

<http://www.SchoolQuran.com>

Quran Learning For Kids

<http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Kids.php>

Quran Learning For Women and Girls

<http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Women.php>

Quran Learning for All Family

<http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Family.php>

Learn Quran With Tajweed

<http://www.schoolquran.com/Learn-Quran-With-Tajweed.php>

Quran Courses

<http://www.schoolquran.com/Quran-Courses.php>



سلسلہ
مواعظ حسنہ نمبر ۲۵



نورِ ہدایہ اور اس کی علامت

حصہ اول

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دہلیت برکاتہم



042-6370371
042-6373310

زیر سرپرستی: یادگار خانفتاہ ابدادیہ اشرفیہ

جامعہ مسجد قدسیہ بالقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائد اعظم، لاہور پوسٹ نمبر 2074 پوسٹ کوڈ نمبر 54000

ہشدر: انجمن احیاء السنہ
نئی آباد، باغبانپورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر 54000
042-6861584, 6551774



(حصہ اول)

عارف حضرت فاضل الشاہ حکیم محمد اختر صاحب تبرکات



زیر نگرانی

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

جامعہ مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر شاہراہ قائد اعظم، لاہور



نہشہ:

انجمن احیاء السنہ ریسرڈنٹ نفیر آباد، باغبانپورہ، لاہور۔

سلسلہ اشاعت دعوت الحق ۲۵

نام کتاب ————— (تورخ ایام مسیحی) (ص: اول)

تصحیح کتابت ————— حافظ سہیل احمد عثمانی (ایم اے) / حافظ محمد یونس (ایم ایس سی)

واعظ ————— عارف الحق حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب بیت برکات ہیں

ناشر ————— انجمن احیاء السنۃ نفیر آباد، باغبانپورہ، لاہور۔

اشاعت چہارم _____ شوال المکرم ۱۴۲۰ھ

ملنے کے لیے

شعبه نشر و اشاعت خانقاه امداديه اشرفيه، اشرف المدارس

گلشن اقبال، بلاک نمبر 2، پوسٹ جس نمبر 11182، کراچی 47 - فون : 461658

● ڈاک کے ذریعہ دعا و اعظم کی ترسیل صرف این چوں سے ہوتی ہے

یادگار خانقاہ ابدادیہ اشرفیہ ————— پوسٹ بکس نمبر: 2074

جامعہ مسجد قدسیہ بالقابل چڑیا گھر، لاہور — فون: 6370371-6373310

انجمن احیاء السنۃ نفیر آباد، باغمانیورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر 54920

فون: 6551774 - 6861584

نگران اشاعت

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَارِفُ اللَّهِ الْمُتَّقُونَ مِنْ الْمُلُوكِ وَالْمُلُوكِ عَلَيْهِمْ السَّلَامُ عَارِفُ اللَّهِ الْمُتَّقُونَ مِنْ الْمُلُوكِ وَالْمُلُوكِ عَلَيْهِمْ السَّلَامُ

۳۲۔ راجپوت بلاک، نفیر کلاں، باغبانپورہ، لاہور۔ فون: 6551774 - 6861584

فہرست

- ۵ _____ عرض مرتب
- ۹ _____ اہل اللہ سے محبت اللہ سے محبت کی دلیل ہے
- ۹ _____ جنت پر اہل اللہ کی فضیلت کی دلیل منقول
- ۱۰ _____ فادخلی فی عبادی میں یا تخصیصی کا راز
- ۱۰ _____ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام علم
- ۱۰ _____ اہل اللہ کی فضیلت کی دلیل منقول
- ۱۲ _____ اللہ کے دروازے
- ۱۲ _____ دیا ہے رابطہ آہ و فغاں سے
- ۱۳ _____ آہ اور اللہ کا قرب
- ۱۴ _____ ایک واقعہ سے مناسبت روحانی پر استدلال
- ۱۴ _____ ایک صاحب جذب کا لطیفہ
- ۱۶ _____ دلیل ولایت وجد و حال نہیں بلکہ تقویٰ ہے
- ۱۷ _____ نظر کی سرحد اور دل کے دائرہ اختلاف کی حفاظت
- ۱۸ _____ شیخ سے فیض یافتہ ہونے کی علامت

- ۱۸ ————— صادق اور متقی کی نسبتِ تساوی پر دلیل بہتص
- ۱۹ ————— صادقین نازل ہونے کا راز
- ۱۹ ————— ایک جعلی پیر کے فریب کا واقعہ
- ۲۱ ————— بزرگی کا معیار
- ۲۲ ————— مصاحبِ اہل اللہ پر تقویٰ کی ذمہ داری
- ۲۳ ————— شکرِ حقیقی اور اس کی دلیل قرآن پاک سے
- ۲۳ ————— داڑھی رکھنے کی ترغیب عاشقانہ اور تازیانہ محبت
- ۲۴ ————— داڑھی کے وجوب کے شرعی دلائل
- ۲۴ ————— خود اپنے کو تکلیف دینے والا عمل
- ۲۵ ————— شیر اور داڑھی
- ۲۵ ————— مخلوق کی لاج رکھنے والا خالق
- ۲۶ ————— نمازیوں کو اہتمامِ ستر کا ایک مشورہ
- ۲۷ ————— داڑھی نشانِ شجاعت اور شعارِ مردانہ ہے
- ۲۸ ————— سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا سعادتِ عظمیٰ ہے
- ۲۸ ————— دُنیا میں بھی عزت
- ۲۹ ————— جیسا جسم ویسی روح
- ۲۹ ————— جنت میں اہل جنت کے داڑھی نہیں ہوگی
- ۳۰ ————— انبیاءِ علیہم السلام کے چہروں پر داڑھی ہونا خود دلیلِ جمال ہے

- ۳۲ _____ سر کے بالوں کے احکام
- ۳۲ _____ حرمتِ اسبابِ ازار اور اس کے دلائل
- ۳۴ _____ ستر کی حدود اور اس کی حکمت
- ۳۴ _____ روحانی بیوٹی پارلر
- ۳۵ _____ قبر میں انسان کی بے کسی
- ۳۵ _____ خوش رہنے کا طریقہ
- ۳۶ _____ ایک عبرت انگیز واقعہ
- ۳۶ _____ سکھ میں اللہ کو یاد رکھنے کا انعام
- ۳۷ _____ مونچھوں کے احکام
- ۳۸ _____ صحبتِ اہل اللہ کی تاثیر اور اس کی ایک مثال
- ۳۹ _____ جعلی پیروں کے حال کا جال
- ۴۰ _____ سچا مُرشد عظیم الشان نعمت
- ۴۰ _____ حفاظتِ نظر کے لیے قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے
- ۴۱ _____ حفاظتِ نظر کا انعام عظیم
- ۴۲ _____ یورپ میں حفاظتِ نظر سے ولایتِ عظمیٰ مل سکتی ہے
- ۴۲ _____ بد نظری میں بے چینی اور حفاظتِ نظر میں عافیت
- ۴۳ _____ اپنی بیویوں کی قدر کیجئے
- ۴۳ _____ حکیم جالینوس کا واقعہ

- ۴۴ _____ اہل اللہ سے مناسبت علامتِ سعادت ہے
- ۴۶ _____ محبتِ النبیہ کی لذت بے مثل ہے
- ۴۸ _____ شرحِ صدر اور اس کے معنی
- ۴۹ _____ دل میں نورِ ہدایت آنے کی علامات
- ۵۰ _____ نورِ ہدایت کی پہلی علامت
- ۵۲ _____ نورِ ہدایت کی دوسری علامت
- ۵۳ _____ نورِ ہدایت کی تیسری علامت

نزولِ سکینہ بر قلبِ عارف

میرے پیئے کو دوستو! سن لو

آسمانوں سے مے اُترتی ہے

اسِ میکۃِ غیب سے کیا جام ملا ہے

ہے دُورِ مجھ سے دوستو! دنیاے تفکر

عرض مرتب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء کو امریکہ تشریف لے جاتے ہوئے عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے جناب مولانا محمد ایوب سورتی صاحب دامت برکاتہم کی دعوت پر تقریباً دو ہفتہ انگلینڈ میں قیام فرمایا تھا اور مجلس دعوت الحق (یو کے) کے اجتماع سے جامع مسجد لفیصل لیسٹر میں خطاب فرمایا تھا جس کو سن کر وہاں کے احباب علما و عوام سب نہایت مسرور ہوئے اور جامع مسجد لفیصل لیسٹر کے امام صاحب مولانا آدم صاحب دامت برکاتہم نے جو اپنے بزرگوں کے متوتیلین میں ہیں اور لیسٹر کے معزز و معروف بزرگ ہیں اس وعظ کی نہایت قدر دانی فرمائی اور فرمایا کہ میں اٹھارہ سال سے اس مسجد کا امام ہوں لیکن برطانیہ کی سرزمین پر میں نے ایسا مدلل عاشقانہ بیان نہیں سنا اور مولانا موصوف نے وعظ کو طبع کرنے کی پیشکش فرمائی اور اس کی طباعت کے جملہ مصارف کا انتظام فرمایا۔ فَجَزَاهُ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب خلیفہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے اس کو ٹیپ سے ضبط فرمایا اور ذکر اللہ اور طمینان قلب کے نام سے یہ وعظ پہلی بار مجلس دعوت الحق (یو کے) کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ اس کی اشاعت ثانی خانقاہ امدادیہ شرفیہ گلشن اقبال کراچی کی جانب سے ہوئی اور ڈربن (جنوبی افریقہ) سے اس کا

انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول عطا فرمائیں۔

اس سفر کے دوران ہی برطانیہ کا دوسرا سفر زیادہ وقت کے لیے کرنے کی درخواستوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کئی حضرات نے سفر کے جملہ مصارف قبول کرنے کی پیش کش کی۔ لندن سے حضرت والا امریکہ اور کینیڈا تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ایک ماہ قیام رہا۔ واپسی کے کچھ عرصہ بعد ہی حضرت مولانا محمد ایوب صاحب دامت برکاتہم وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط اور ٹیلیفون حضرت والا کو برطانیہ تشریف لانے کی دعوت دیتے رہے اور وہاں کے احباب کے شوق اور تڑپ کا اظہار فرماتے رہے۔ چنانچہ مولانا موصوف کی دعوت پر اس سال ستمبر ۱۹۹۵ء میں حضرت والا نے برطانیہ کا دوسرا سفر فرمایا اور تقریباً تین ہفتہ قیام فرمایا اور مختلف شہروں کا دورہ فرمایا جس سے خواص و عوام سب کو عظیم نفع ہوا۔

پیش نظر وعظ نور ہدایت اور اس کی علامات (حصہ اول) حضرت مولانا آدم صاحب دامت برکاتہم کی فرمائش پر مؤرخہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ مطابق ستمبر ۱۹۹۵ء بروز اتوار بعد نماز ظہر بوقت دو بجے دوپہر جامع مسجد فیصل بیسٹریس ہوا جس میں دور اور قریب کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قرآن پاک کی آیت سے نور ہدایت کی علامات کی تفسیر حضرت والا نے نہایت سوز و درد اور اپنے خاص محبت و کیفیت آفریں انداز میں فرمائی کہ مجمع پر ایک محویت کا عالم طاری تھا۔ بیان کے بعد حضرت مولانا آدم صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ آج کے بیان میں تو لوگوں کو ہوش ہی نہیں تھا کہ ہم کہاں ہیں، گویا کسی اور ہی عالم میں تھے اور فرمایا کہ بیان کے بعد مسجد کے دروازہ پر آکر مجھے احساس ہوا کہ میں

مسجد میں ہوں اور اس مسجد کا امام ہوں اور مولانا موصوف نے فرمایا کہ اس وعظ کو بھی طبع ہونا چاہیے اور خود ہی اس کا نام نُورِ الٰہیۃ وِ عَلَماۃ تجویز فرمایا اور اس کے مصارف کے انتظام کی ذمہ داری بھی قبول فرمائی۔ فَجَزَاهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ اگلے دن بعد مغرب مسجد نور لیسٹر میں حضرت والا کا بیان تجویز تھا۔ چناں چہ مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۹۵ء۔ بعد مغرب سات بج کر پچاس منٹ پر مسجد نور لیسٹر (انگلینڈ) میں حضرت والا نے جو بیان فرمایا اس میں نورِ ہدایت کی مزید عارفانہ و عاشقانہ تشریح فرمائی اور مثنوی مولانا رومی کی تمثیلات سے مزید وضاحت فرمائی جس سے مضمون اور زیادہ نگین و نگین ہو گیا جس کے ایک ایک لفظ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خوشبو اور جذبِ الہیہ کی برقی روحسوس ہوتی ہے لہذا اس وعظ کو حصہ دوم کے طور پر منسک کر دیا گیا اور دونوں وعظ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی سے ایک ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝۔

احقر سید عشرت جمیل ملقب بہ میر عفا اللہ عنہ
خادم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکات
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی۔

نُورُ الْهِدَايَةِ وَعَلَامَاتُهَا نورِ ہدایت اور اس کی علامات

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى أَمَّا بَعْدُ
فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فَمَنْ يَرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ

(پارہ ۸ سورۃ النعام آیت ۱۲۵)

حضرات سامعین! پیچھے سال اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپ سے ملاقات
ہوئی تھی۔ اس مرتبہ پھر مولانا محمد ایوب صاحب جو مجلس دعوت الحق لیسٹر کے بانی
ہیں انہوں نے مجھے خط لکھا اور بار بار ٹیلیفون کیا کہ اس وقت پھر لندن کا سفر کر لیا
جائے۔ میں نے مولانا سے عذر کیا تھا کہ اس وقت فرانس کے جزیرہ رسی یونین
میرا جانا ضروری ہے۔ بعض وجوہ سے وہاں کا سفر ملتوی ہوا اس لیے آپ حضرات
کی خدمت کو غنیمت سمجھ کر بلکہ مال غنیمت سمجھ کر میں پھر حاضر ہو گیا ہوں۔ دوستوں
کی ملاقات کیا مال غنیمت سے کم ہے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس
کو میرے مُرشدِ اول شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت نقل کیا کرتے تھے
کہ جب سے مجھے یہ خبر ملی کہ جنت میں دوستوں کی ملاقات ہوگی مجھے جنت کا شوق
بڑھ گیا اور کیوں نہ ہو دوستوں کی ملاقات کو اللہ تعالیٰ نے بھی جنت سے مقدم

بیان فرمایا ہے۔ دیکھئے قرآن پاک سے استدلال ہے۔

اہل اللہ سے محبت اللہ کی محبت کی دلیل ہے | میرے شیخ

اس کو بیان کر کے بہت مست ہو جاتے تھے کہ جو لوگ اہل اللہ کی ملاقات کے حریص اور مشتاق ہوتے ہیں حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کے صحیح عاشق ہیں۔ اگر کوئی کباب والے سے عشق کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ عاشق کباب بھی ہے۔ اگر کسی کو شامی کباب سے پکپی ہے تو جب گلی میں یا بازار میں آواز آتی کباب والا! تو اس کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں یا نہیں؟ اور وہ کیا کہتا ہے۔

از محب می آید اس آواز دوست

ارے یہ میرے دوست کی آواز کہاں سے آرہی ہے؟ کباب دوست ہے اس کا۔ اسی طرح جو اللہ کا عاشق ہوتا ہے اس کو اللہ والوں سے عشق و محبت لازمی ہے۔

جنت پر اہل اللہ کی فضیلت کی دلیل منقول | میرے شیخ شاہ عبدالغنی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب جنت میں داخلہ ملے گا تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلے یہ حکم ہوگا کہ میرے خاص بندوں سے ملو، میرے عاشقوں سے ملو۔ فَادْخُلْ فِي عِبَادِي میرے خاص بندوں سے ملاقات کرو۔ وَادْخُلْ جَنَّتِي۔ (پارہ ۳۰، سورۃ فجر) اور جنت کا درجہ بعد میں ہے۔ پہلے اہل اللہ کا درجہ ہے، پہلے اللہ والوں سے ملو جو میرے خاص بندے ہیں۔

اور بایں تخصیص کیوں
لگائی؟ کیوں کہ دنیا

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ مِیْنِ یَّا تَخْصِیْصِیْ کَارَارِ

میں یہ میرے خاص ہو کر رہے۔ نفس و شیطان کی غلامی سے نکل کر معاشرہ اور
سوسائٹی سے نکل کر خاندانی اور صوبائی اور ملکی اور بین الاقوامی تہذیب اور روایات
کو توڑ کر انہوں نے ہماری شریعت کے احکام پر اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی سنت پر زندگی گزاری اس لیے دنیا میں بھی یہ ہمارے خاص تھے اور آج
یہاں بھی یہ ہمارے خاص ہیں ہی لیے ہم نے یا خصوصیت کی لگا دی فَادْخُلِیْ
فِیْ عِبَادِیْ۔ کہ جاؤ وہ میرے خاص بندے ہیں پہلے ان سے ملو۔ میرے شیخ
فرماتے تھے کہ اللہ والوں کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ جنت سے زیادہ ان کو
اللہ تعالیٰ نے اہمیت دی۔ جو چیز پہلے بیان کی جاتی ہے اس کی زیادہ اہمیت
ہوتی ہے۔ اللہ والوں کو درجہ اولین میں رکھا اور جنت کو درجہ ثانوی میں رکھا۔

حضرت چھو لپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام علم | اس پر حضرت نے
عجیب دلیل بیان

فرمائی۔ حضرت بہت بڑے عالم تھے کہ دیوبند کی صدر مدرس کے لیے حضرت
حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا انتخاب فرمایا تھا جب علامہ نور شاہ
کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ڈابھیل تشریف لے گئے۔ حضرت کے علوم عجیب و غریب تھے

فرمایا کہ فَادْخُلِیْ فِیْ
عِبَادِیْ مِیْنِ اللہ تعالیٰ

اٰہِلُ اللہ کی فضیلت کی دلیل معقول

نے اللہ والوں کو جنت پر فضیلت کیوں دی اس کا راز کیا ہے؟ اس کا استدلال

عقلی کتنا عجیب و غریب فرمایا کہ عقلی دلیل یہ ہے کہ جنت مکان ہے، اللہ والے اس کے مکین ہیں اور مکین فضل ہوتا ہے مکان سے۔ کیا دلیل ہے سُبْحَانَ اللہ! یہاں بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے ذوقِ سلیم عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ سے جن کو عشق و محبت ہے وہ اللہ والوں کو دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں۔ یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ بھی دیوانہ ہے اللہ کا اور اس پر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے عجیب و غریب دلیل پیش کی ہے اور یہ مولانا رومی کون ہیں؟ آٹھ سو برس پہلے کے بزرگ مشنوی کے سارے اٹھائیس ہزار اشعار کہنے والے، سلطانِ خوارزم کے سکے نو اسے، بادشاہ کا سگانواسہ لیکن اپنی عزت و جاہ کو اللہ پر فدا کر کے اپنے پیرو مشائس الدین تبریزی کا بستر سر پر رکھ کر گلی درگلی شہروں میں اور صحراؤں میں جرتے تھے اور یہی کہتے تھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی محبت سکھا دو۔ پہلے پانچ سو علماء ان کے پیچھے چلتے تھے لیکن سب علماء سے کہدیا کہ میرا سلام لو اور کچھ دن مجھے اللہ کی محبت سیکھنے دو۔ یہ جاہ مانع ہے اللہ سے۔ بہت سے لوگوں کا دل کتنا ہے کہ میں فلاں اللہ والے سے اللہ کو پاسکتا ہوں لیکن جاہ مانع ہے کہ لوگ کہیں گے کہ دیکھو یہ بھی پیری مریدی کے چکر میں آگئے۔ میں اپنے یہاں مزاحاً کہتا ہوں کہ جو اس کو چکر سمجھتا ہے اختر بھی اس کے چکر میں نہیں آتا۔

جائے جسے مجذوب نہ زاہد نظر آئے

بھائے نہ جسے زندہ پھر کیوں ادھر آئے

فرزانہ جسے بننا ہو جائے وہ کہیں اور

دیوانہ جسے بننا ہو بس وہ ادھر آئے

سو بار بگڑنا جسے منظور ہو اپنا
وہ آتے ادھر اور پچھم و بسر آتے

اللہ کے دروازے | میں دوستوں سے یہی کہتا ہوں کہ اللہ والے

اللہ کے دروازے ہیں۔ آپ دروازوں کے سائز نہ ناپتے ورنہ آپ اللہ سے محروم رہیں گے یہ مت دیکھئے کہ حکیم امت اور بڑے بڑے علماء اور اولیاء اللہ تو چلے گئے آج کل کے مرشیدین تو سٹر پٹر، کنڈم ناقابل ریفرینڈم ہیں ان کے پاس جانے سے کیا ملے گا؟ دروازوں کو مت دیکھو، دروازوں کا انتقال ہوتا رہتا ہے لیکن اللہ وہی زندہ حقیقی موجود ہے جو دروازوں کے ذریعہ عطا فرماتا ہے بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے دروازے سے ایک ایک ہزار روپیہ دیا، پچاس پچاس پونڈ دیا اور چھوٹے دروازے سے کسی کو اشارہ کیا اور اس چھوٹے دروازہ سے دس ہزار پونڈ دے دیا۔ بس جس کو جس دروازہ سے خدائے تعالیٰ کو صاحب نسبت بنانا ہے اس دروازہ سے ہی وہ بیچیز مل جائے گی۔ آپ دروازوں کو مت ناپتے۔ مشائخ میں تقابل اور تفضیل مت کیجئے۔ بس یہ دیکھئے کہ اس دروازہ کا رابطہ دینے والے سے ہے یا نہیں؟ یہ اللہ کا دروازہ ہے یا نہیں؟ اس دروازہ کو اللہ سے رابطہ ہے یا نہیں؟

کیا ہے رابطہ آہ و فغاں سے | رابطہ پر مجھے اپنا ایک شعر یاد آگیا۔ جب کبھی آپ کو کوئی

غم آجائے کیونکہ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جس کو کبھی کوئی غم نہ آئے بڑے بڑے پیادوں کو، اللہ کے مقبولین کو غم آتا ہے لیکن غم کا علاج حدیث میں ہے

کہ نماز حاجت پڑھو اور اللہ سے رولو۔ بچہ کو غم ہو ابا سے رولے بندہ کو غم ہو ربا سے رولے۔ اس پر میرا شعر ہے۔

کیا ہے رابطہ آہ و فغاں سے

زمین کو کام ہے کچھ آسماں سے

زمین سے کیا مراد ہے؟ ہم مٹی کے انسان ہیں۔ جب کوئی کام ہو تو اللہ سے رابطہ کرو بجائی! آہ و فغاں و گریہ و زاری کے ذریعہ سے

کیا ہے رابطہ آہ و فغاں سے

اور آہ کو اللہ سے خاص قرب ہے۔ زور سے کھینچ کر کہتے اللہ! اللہ! ہماری آہ کو

آہ اور اللہ کا قرب

اللہ نے خریدا ہوا ہے، اپنے نام کے ساتھ ملایا ہوا ہے۔ یہی دلیل ہے کہ ہمارا اللہ اللہ ہے۔ باطل خداؤں کے نام میں ہماری آہ نہیں ہے۔ لے لو ان کے نام۔ مروت ہے اس میں آہ؟ فرعون۔ ہے اس میں آہ؟ شداو۔ ہے اس میں آہ؟ رام چندر، گرو نانک جتنے بطل خداؤں میں ہوئے کسی میں ہماری آہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا کمال قدرت یہ ہے کہ کسی بطل خدا ظالم کو یہ سوچ بھی ہی نہیں کہ وہ اپنا نام اللہ رکھے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے یہ کوئی تکیہ نہ ہے۔

تو دوستو! یہ کہہ رہا تھا کہ میرے شیخ و مرشد نے فرمایا کہ جس کو اللہ سے محبت ہوتی ہے اس کو اللہ والوں سے ضرور محبت ہوتی ہے۔ اب مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال دیکھتے۔ وہ واقعات اور قصص میں بڑے بڑے مشکل مضامین کو حل فرما دیتے ہیں۔

فرمایا کہ حکیم جالینوس
کا جنگل کی طرف

ایک واقعہ سے مناسبتِ روحانی پر استدلال

صبح کے وقت ٹہلنے کا معمول تھا۔ بزرگوں کا ارشاد ہے صبح کی ہوا لاکھ روپے کی دوا۔ خود حکیم الامت مجددِ اہل سنت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صبح کو جنگل میں ٹہلتے تھے۔ قرآن پاک کے پانچ پارے تھانہ بھون کے جنگل میں ٹہلتے ہوئے پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کچھ ملنا ہوتا ہے اسی جنگل میں پا جاتا ہوں یعنی علوم وہیں النفا ہو جاتے ہیں کیونکہ جنگل میں گناہ نہیں ہوتے آبادی میں گناہ ہوتے ہیں وہاں صاف ستھری پاکیزہ فضا میں علوم عطا ہو جاتے ہیں وہیں سب کچھ مل جاتا ہے تو حکیم جالینوس ہوا خوری کے لیے ٹہلنے نکلا۔ راستہ میں اس کو ایک پگل ملا۔ جالینوس کہتا ہے کہ اس پگل نے مجھے آنکھ ماری، چشم زد و قہقہہ کر دیا۔ آنکھ ماری اور زور سے ہنسا۔ حکیم جالینوس فوراً واپس آیا اور دوا خانہ میں اپنے ملازم سے کہا کہ میں جو پگل کو دوا دیتا ہوں آج مجھے بھی ایک غمراہ فوراً کھلا دو عطار نے کہا کہ حضور بھی تو آپ بالکل خیریت گئے ہیں پگل ہونے میں کچھ منازل ہیں کچھ ٹیڑھ ہوتے ہیں بعد بد جتنی غلبہ کی پگل ہوتا ہے اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا

ایک صاحبِ جذب کا لطیفہ

پاکستان کے شہر ٹیکسلا میں

میرے ایک خلیفہ حکیم امیر احمد صاحب مرحوم بڑے صاحبِ جذب، صاحبِ نسبت تھے۔ اللہ کی یاد میں بہت روتے تھے۔ وہ میرے ساتھ سفر کر رہے تھے وادی کاغان کا۔ پہلے بالا کوٹ آیا۔ مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر میں نے حاضری دی میں نے اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ یہ وہ شخص ہے، شاہ

ولی اللہ کا پوتا، ناز و نعمت کا پلا ہوا، دہلی کے بڑے بڑے رئیس اور تاجرجس کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے کہ شاہ ولی اللہ کا پوتا جابر ہا ہے۔ ایسا ناز و نعمت کا پلا ہوا اور معزز شخصیت دہلی سے آکر بالا کوٹ کے پہاڑوں کے گھاس اور تنکوں پر اپنا خون بہا دیا۔ وہاں ایک مصرعہ بھی لکھا ہوا ہے کہ۔

خون خود را بر کمره و کسار ریخت

یہ اسماعیل شہید وہ شہید ہے کہ جس نے بالا کوٹ کے پہاڑوں کے گھاس اور تنکوں پر اپنے خون کو کھیر دیا۔ شاہ ولی کے پوتے کا خون اس بالا کوٹ کے پہاڑوں کے دامن کے گھاس اور تنکوں پر اللہ کی محبت میں بہہ گیا۔

خون خود را بر کمره و کسار ریخت

وہاں سے جب ہم آگے چلے تو وہاں کا سفر ایسا ہے کہ ایک طرف دو ہزار فٹ کی گہرائی اور ایک طرف پہاڑ کا دامن۔ وہاں اگر موٹر گرتی ہے تو کوئی بچتا نہیں اور حکیم امیر احمد صاحب کو حال آجاتا تھا اور حال میں ان کی آواز نکلتی تھی یا رب! یا رب! یا رب! اب ان کو حال شروع ہو گیا اور وہ ڈرائیور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے حکیم صاحب سے کہا کہ اگر آپ کے اس حال کی وجہ سے یہ ڈرائیور بے حال ہو گیا اور وہ ان نعروں سے گھبرا گیا اور موٹر دو ہزار فٹ نیچے گر گئی تو ہم میں سے ایک بھی نہیں بچے گا۔ آپ تو مجھے آدھے پاگل معلوم ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اتنے دنوں سے آپ کے ساتھ ہوں اور میں آدھا ہی پاگل ہوا۔ ارے ابھی تک میں پورا پاگل نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ دیکھو یہ عجیب پاگل ہے پاگل ہونے کا اس کو اتنا شوق ہے کہ آدھا پاگل ہونا اس کو ناگوار ہے کہ میں اللہ تعالیٰ

کا پورا پاگل کیوں نہیں ہوا؟

دلیل ولایتِ جد و حال نہیں بلکہ تقویٰ ہے | اب حال پر بھی ایک بات عرض

کردوں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جس کو حال آجائے وہ بہت بڑا ولی اللہ ہے۔ یاد رکھئے کہ ولی اللہ وہی ہے جو شریعت اور سنت پر عمل کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے جس کو دیکھو ہر سال حج اور عمرہ کرتا ہے اور ہر وقت تسبیح ہے اس کا تقویٰ دیکھو کہ کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہے۔ وہ آیت یہ ہے: **إِنْ أَوْلِيَاءُ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا**۔ (انفال) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے دنیا والو! سن لو کہ میرا ولی وہی ہے جو مجھے ناراض نہیں کرتا گناہ سے بچتا ہے۔ یہ نہیں کہ ہر وقت تسبیح اور خوب رونا گانا لیکن جب لندن کی سڑکوں پر چلے میسٹر ہو کہ ہانچ سٹر ہو وہاں اس کا میسٹر دیکھو کہ کہاں کہاں ٹیسٹ کر رہا ہے؟ حرام ذائقہ لے رہا ہے؟ کس مہم کو اور کس آمد و انگریز کو شخص دیکھ رہا ہے۔ تب پتہ چلے گا کہ اس کے قلب میں کس قدر اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت ہے۔ وہاں یہ آیت یاد رہے کہ **يُغْضُّوا مِنْ أَنْبَارِهِمْ**۔ اپنی نگاہوں کو ایمان والے نیچی کر لیں وہاں بخاری شریف کی یہ روایت یاد رہے کہ **زَنَى الْعَيْنُ النَّظْرَ**۔ (کتاب الاستیذان) نظر بازی کرنا اور نظر کی حفاظت نہ کرنا، کسی کی بہو بیٹی اور کسی کی وائف کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ آج اسی کا عذاب ہے کہ جس کو دیکھو نیند نہیں آرہی ہے، جن کے میسٹر آزاد ہیں ان مسٹروں کو نیند نہیں آرہی ہے، ولیم فائیو کھا رہے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ کیوں دیکھی کسی کی وائف کہ کھانی پڑی ولیم فائیو۔ کیوں دیکھا؟ اپنی بیوی پر صبر کرو۔

اس سے بڑھ کر کوئی ایسی بات نہیں جو بدست مولیٰ ملی ہو۔ دوستو! اس کو درد بھر دے دل سے کہتا ہوں کہ اپنی بیویوں کی قدر کر لو۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ تہجد و اشراق و سبحات و حج اور عمرہ دلیل ولایت نہیں ہے دلیل ولایت تقویٰ ہے۔ جو شخص اپنی خلوتوں میں اللہ والا ہو، بازاروں میں اور شہروں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو اپنے اوپر غالب رکھتا ہو وہ ولی اللہ ہے۔

نظر کی سرحد اور دل کے دار الخلافہ کی حفاظت | نظر کی اور دل کی یہ دو عظمت

کریجئے اور ولی اللہ ہو جائیے۔ اختر اس بات کو علما کے محضر میں پیش کر رہا ہے کہ سلطنت کی حفاظت دو طرف سے ہوتی ہے۔ سرحد سے اور دار الخلافہ یعنی کپٹل سے۔ اللہ تعالیٰ نے سرحد اور دار الخلافہ دونوں کی حفاظت کا حکم نازل کیا یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ۔ ہم تمہاری آنکھوں کی سرحدوں سے باخبر ہیں۔ اگر تم نے خیانت کی تو سرحد سے سن آجائے گا، غیر اللہ آجائے گا تمہارا لا الہ کمزور پڑ جائے گا پھر اللہ سے محروم ہو جاؤ گے اور دوسرا کیا ہے۔ وَمَا تَخْفَى الصُّدُورُ (پارہ ۲۴ سورہ مومن) اور اللہ تمہارے سینہ اور دل کے رازوں سے باخبر ہے کہ تمہارے ہاتھ میں تسبیح اور دل میں معشوقوں کا خیال موجزن ہے۔

بس جو دو حفاظت کر لے۔ آنکھ کو بچالے اور دل کو بچالے گندے خیال نہ لائے، پچھلے گناہوں کا مزہ بھی نہ لوٹے۔ شیطان بڑا زبردست نیچر ہے اور بروز نیچر خاص فیچر دکھاتا ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ یہ تلا ہو گیا، داڑھی رکھ لی، بزرگوں سے تعلق ہے اب یہ گناہ نہیں کرے گا تو پچھلے گناہوں کا نقشہ اس کو دکھاتا ہے۔

اور کہتا ہے کہ اب تم ان گناہوں کا مزہ لو جو ماہی میں کیے تھے اس لیے قصداً پانے گناہوں کے خیالات، اللہ کی نافرمانی سے مزہ لینا حرام ہے۔ پچھلی ہو یا اگلی ہو۔ تو ماہی کے گناہوں کا خیال بھی نہ لائے۔ بس دو حفاظت کا نام خانقاہ ہے دل کی حفاظت اور آنکھوں کی حفاظت جسے یہ دو باتیں حاصل ہو گئیں تو سمجھ لو کہ ان شاء اللہ خانقاہ کا اصل اسے مل گیا۔ جس نے آنکھوں کو نہ بچایا تو سرحد سے غیر اللہ داخل ہو گیا، جب غیر اللہ ہو گا تو اللہ کیسے ملے گا اور جس نے دل میں گندے خیالات پکائے اس کا دارا خلافت اور کیمپٹل خطرہ میں پڑ گیا۔

شیخ سے فیض یافتہ ہونے کی علامات

اس لیے دوستو اگر کسی مرید کو دیکھنا

ہو کہ یہ اپنے شیخ کے ساتھ اتنے زمانہ سے ہے اس کو اپنے شیخ و مرشد سے کتنا فیض حاصل ہوا تو اس کی تہجد اور اشراق مت دیکھو، اس کو سڑکوں پر دیکھو کہ جب یہ مخلوق میں مخلوط رہتا ہے تو پھر وہ کتنا اللہ کو یاد کرتا ہے۔ پھر اس کا ٹیسٹر دیکھو کہ حرام مزے تو نہیں ٹیسٹ کر رہا ہے؟ اس سڑکی ٹرمس ہوئی کہ نہیں اور چسٹر پہنے ہو تو مانچسٹر میں اس کو آتماؤ کہ یہاں یہ نظر بچاتا ہے کہ نہیں؟ اسی لیے عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بنیاد ولایت تقویٰ پر رکھی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تقویٰ حاصل کرو گے تو میرے ولی بن جاؤ گے۔ اور تقویٰ نہیں پاسکتے ہو مگر صاحب تقویٰ کی صحبت سے۔

صادق اور متقی کی نسبت تساوی پر دلیل بانٹنا

اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ (پارہ ۱۱، توبہ) صادقین معنی متقین ہے اور اس کی دلیل کیا ہے؟ اُولَٰئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوا وَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (پارہ ۲، بقرہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صادقون اور متقون بالکل ایک ہیں، کلی مساوی ہے۔

صادقین نازل ہونے کا راز | پھر صادقین کیوں نازل فرمایا؟ جب مفہوم ایک ہی ہے صادقین

اور متقین دونوں مساوی ہیں تو اللہ نے صادقین کیوں نازل فرمایا اور متقین سے کیوں صرف نظر فرمایا؟ اس کا راز میرے قلب میں اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کی دُعاؤں کی برکت سے عطا فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ متقی نہ ہو کاذب ہو اور تم کاذبین کا دامن پکڑ لو اس لیے صادقین نازل فرمایا کہ جو صادق فی الحق فی حق میں بچا ہو اس کی جلوت اور خلوت کو دیکھو۔ جس مرید کو دیکھنا ہو کہ اس نے اپنے شیخ سے کتنا فیض حاصل کیا اس کو سڑکوں پر دیکھو کہ یہ اپنی نگاہوں کی کتنی حفاظت کرتا ہے، اگر اس کے قلب میں اللہ کی عظمت ہے تو ان شاء اللہ غیر اللہ کو نہیں دیکھے گا۔ آپ بتائیے کہ اگر شیر ساتھ ہو تو کیا وہ لومڑیوں اور بندروں سے دل لگائے گا جب کہ شیر راستہ میں کتنا بھی ہو کہ دیکھو بندر کو نہ دیکھنا۔

ایک جھلی پیر کے فریب کا واقعہ | بندر پر ایک واقعہ یاد آیا کہ بلوچستان میں ایک جھلی

پیر نے ایک شخص سے کہا کہ تم مجھے دس ہزار روپیہ دے دو اور میرے یہاں کرسی میز لگا دو تو تم جس پوسٹ پر ہو میں اس سے ترقی کی تعویذ دبا دوں گا اور

تم کو ترقی مل جائے گی۔ وہ بے چارہ بے وقوف تھا۔ بعد میں ٹوٹ لٹا کر پٹ پٹا کر میرے پاس آیا۔ دس ہزار دے دیا اور اس کے بعد جس پوسٹ پر تھا اس سے اور نیچے کر گیا۔ اس نے جلی پیر سے کہا کہ تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا، میرا دس ہزار واپس کرو تو اس نے کہا کہ میں نے جو تم کو ایک وظیفہ دیا تھا تو میں نے ایک شرط لگائی تھی کہ جب یہ وظیفہ پڑھنا تو بندر کا خیال مت کرنا۔ قرآن سر پر رکھ کر سچ سچ بتاؤ کہ تم کو بندر کا خیال آیا تھا کہ نہیں؟ اس نے کہا کہ اگر تم منع نہ کرتے تو کبھی خیال نہ آتا۔ ظالم تیرے منع ہی کرنے سے جب میں نے تسبیح پکڑی اور سامنے بندر۔ اگر آپ کسی کو منع نہ کریں تو زندگی بھر کسی کو خیال نہیں آئے گا لیکن اگر آپ اس کو بتادیں کہ یہ وظیفہ پڑھتے وقت بندر کا خیال نہ کرنا تو ضرور آئے گا۔ تو یہ جلی پیر اس طرح ٹھگتے ہیں کہ قصور اسی کا کر دیا کہ تم نے چونکہ بندر کا خیال کیا اس لیے وظیفہ نے اثر نہیں کیا۔

تو ہمارے بزرگ مولانا شاہ محمد احمد صاحب پر تاب گدھی الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن کی زیارت مولانا محمد ایوب صاحب نے بھی کی ہے جو میرے شیخ کے خلیفہ بھی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے کسی نعمت سے نوازا ہے وہ اپنے منہ سے تو نہیں بتائیں گے اس لیے بتادیا کہ حضرت مولانا شاہ ابراہیم صاحب دامت برکاتہم کا خلیفہ اختر بھی ہے اور مولانا محمد ایوب صاحب سورتی بھی۔ اور یہ اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ ان کی اس نعمت کا شہرہ ہو جائے اور مخلوق کو استفادہ آسان ہو۔ اور ترکیشور میں انہوں نے بہت عرصہ حدیث پڑھائی ہے اور لیٹر میں مجلس دعوتہ الحق کی بنیاد ڈالی اور میں وہیں ٹھہرا ہوا ہوں۔

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے شیخ بھی تھے۔ میں ان سے بیعت بھی ہوا تھا۔ میں نے تین دریاؤں سے پانی پیایا ہے کوئی سنگم ہوتا ہے اور کوئی تربیتی ہوتا ہے۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شاہ ابراہیم صاحب دامت برکاتہم ان تین دریاؤں کا پانی آپ اس فقیر سے ان شاء اللہ پیس گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور سب سے پہلے میں حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب ہی کے پاس تھا کیوں کہ طیبہ کالج آباد میں جب میں حکیم بن رہا تھا تو روزانہ ان ہی کی صحبت میں جا کے بیٹھ جاتا تھا۔ بزرگوں سے عشق و محبت اور اللہ والوں کی تلاش تو مجھ کو تھی کہ اللہ ملے گا تو صرف اللہ والوں ہی سے ملے گا۔ مٹھانی کس سے ملتی ہے؟ مٹھانی والوں سے اور کباب، کباب والوں سے اور آم، آم والوں سے بس سمجھ لیجئے کہ اللہ اگر حاصل کرنا ہے تو کسی اللہ والے کے ساتھ رہتے مگر اس کی شرائط میں یہ بھی ہے کہ وہ جو مشورہ دے اس پر عمل بھی کرو۔

بزرگی کا معیار | خیر تو حضرت نے جو شعر پڑھا اس کے معنی یہ تھے کہ بعض بے وقوف لوگ صاحبِ حال کو ولی اللہ سمجھتے

ہیں کہ بس کو دنے لگے خوب چلائے، نعرہ مارے۔ نعرہ لگایا اور وہ سمجھے کہ بس یہ تو عرشِ عظیم پر رہتا ہے چاہے اس کی زندگی سنت کے خلاف ہو۔ یہ دیکھو کہ ٹیڈیوں کو دیکھ کر نظر بچاتا ہے کہ نہیں؟ اختریہ کہتا ہے کہ کسی کی بزرگی دیکھنا ہو تو سڑکوں پر دیکھو جس صوفی اور جس مولوی اور جس پیر کو دیکھنا ہو تو اس کا تقویٰ دیکھو کہ نمکیات لیلانے کائنات سے احتیاط کرتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ

نمکیاتِ لیلائے کائنات سے نظر بچاتا ہے تو یہ دلیل ہے کہ اس کے قلب کے اندر خالقِ نمکیاتِ لیلائے کائنات ہے۔ کوئی سُورج کی ہم نشینی کا دعویٰ کرے کہ میں سُورج کا دوست ہوں اور ستاروں پر فریفتہ ہو جائے تو اس کا یہ ستاروں پر فدا ہونا دلیل ہے کہ یہ جلیسِ خورشید ہم نشین سُورج اور صاحبِ آفتاب نہیں ہے۔ مُردہ لاشوں پر فدا ہو جانا اور ان کے رنگ اور ڈسٹمپر کو دیکھ کر خلافِ راہِ پیغمبر چلنا دلیل ہے کہ اس شخص کا قلب محروم ہے۔ اگر اللہ کی محبت کا جھنڈا اس کے قلب پر لہرایا ہوتا تو یقیناً یہ نگاہ نیچی کر لیتا کہ میرے اللہ کا یہ حکم ہے۔ اسی لیے جگر مُراد آبادی نے کہا ہے۔

میرا کمالِ عشق بس اتنا ہے اے جگر

وہ مجھ پہ چھا گئے میں زمانہ پہ چھا گیا

جس پر اللہ کی محبت چھا جاتی ہے وہ کہیں مغلوب نہیں ہو سکتا۔ نفس کی کیا حقیقت ہے۔ نفس و شیطان سب اللہ والوں کے سامنے مغلوب ہو جاتے ہیں۔
مُصاحبِ اہل اللہ پر تقویٰ کی زیادہ ذمہ داری ہے | دوستو! اسی

لیے عرض کرتا ہوں کہ اللہ والوں کے ساتھ رہو تو اور زیادہ محتاط رہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں اتنی اچھی صحبتوں میں بھی یہ ظالم اپنی بد معاشیوں سے باز نہیں آتا، نظر کی خباثتوں سے باز نہیں آتا۔ اس کو تو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہیے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی نعمت سے نوازا ہے نعمت پا جانے کے بعد نعمت دینے والے کا شکریہ اور زیادہ ہو جاتا ہے

یا نہیں؟ اس کو ایک نعمت حاصل ہے۔ وہ کیا ہے؟ صحبتِ صالحین۔

شکرِ حقیقی اور اس کی دلیل قرآن پاک سے | اس نعمت کا شکر کیا ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شکر یہ تو ادا کرتا ہوں کہ اللہ تیرا شکر ہے اللہ تیرا شکر ہے۔ لیکن شکرِ حقیقی گناہوں کو چھوڑنا ہے۔ دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ۔ اے صحابہ بدر! اے بدر کی جنگ لڑنے والے صحابہ! تمہاری مدد کی خدائے تعالیٰ نے اور تم کو فتح عطا فرمائی۔ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ۔ یہ جملہ حالیہ ہے حالانکہ تم بہت کمزور تھے فَأَتَقُوا اللَّهَ پس تم میری نافرمانی مت کرنا۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ (پہلے، سورہ آل عمران ۱۲۳) تاکہ تم شکر گزار بندے بن جاؤ۔ بس اختر اس مسجد میں یہ اعلان کرتا ہے کہ اصلی شکر گزار وہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو چھوڑ دے حرام کھانا چھوڑ دے حرام نظر چھوڑ دے، جتنے بھی گناہ ہیں سب سے توبہ کر لے۔ اسی میں ایک یہ بھی ہے کہ داڑھی ایک مُشت رکھ لے۔ دیکھتے حوالہ دیتا ہوں۔

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

داڑھی رکھنے کی ترغیب عاشقانہ اور تازیانہ محبت | بتائیے

کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر داڑھی تھی کہ نہیں۔ تو اگر ہم اپنے نبی کی شکل نہ بنائیں گے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ تم کو میری شفاعت چاہیے؟ کسے گا کہ جی ہاں آج گناہوں

کے لیے تو آپ ہی کی شفاعت کا سہارا ہے اور آپ نے سوال کر لیا کہ تو نے میری شکل میں کیا عیب پایا کہ ظالم تو نے ساری دنیا کی شکلیں بنائیں اور میری شکل نہیں بنائی تو کیا جواب دو گے؟ بتائیے یہ گال ہمارے ہیں یا اللہ کے ہیں؟ ہم بھی اللہ کے ہیں، ہمارے گال بھی اللہ کے ہیں۔ جب اللہ کے ہیں تو اللہ کے حکم کا جھنڈا ان گالوں پر لہرا دیجئے۔ واڑھی ایک مُشت رکھتے۔

واڑھی کے وجوہ کے شرعی دلائل | جو کھاتے ہیں، ایک مُشت نہیں رکھتے ہشتی زیور

جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ پر تمام علما کا اجماع ہے کہ چاروں ائمہ کے نزدیک واڑھی ایک مُٹھی رکھنا واجب ہے اور ایک مُٹھی سے کم کرنا بھی حرام ہے۔ جتنا منڈانا حرام ایک مُٹھی سے کم کرنا اتنا ہی حرام ہے لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا دونوں میں فرامی فرق نہیں۔ اس پر چاروں ائمہ کا اجماع ہے۔ اگر امام شافعی یا امام احمد بن حنبل یا امام مالک کے نزدیک کچھ بھی گنجائش ہوتی تو کہہ دیا جاتا کہ چلو گنجائش پر عمل کر لو لیکن دوستو! چاروں ائمہ کا اجماع ہے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کی کتاب تبلیغی نصاب سارے عالم میں پڑھی جاتی ہے انہوں نے ایک رسالہ لکھا ہے واڑھی کا وجوہ۔ اس میں چاروں ائمہ کا اجماع نقل کیا ہے۔ اس کو پڑھ لیجئے بجاتی۔

خود اپنے کو تکلیف دینے والا عمل | اور پھر اس میں دیکھتے ایک تکلیف بھی ہے سنت کے

خلاف ہر عمل میں ایک مصیبت ہے۔ صبح صبح اٹھ کے گال کی کھنچائی کرنا بغیر گال

کھینچے ہوئے بیڈ چل نہیں سکتا۔ تو اپنی کھچانی خود کرنا بھائیو! بتاؤ کیسا ہے؟ ابھی دشمن آپ کی کھچانی کر دے تو آپ تعویذ لینے آتے ہیں کہ مولانا تعویذ سے دو محلہ میں ایک دشمن ہے جو میری کھچانی کرتا رہتا ہے اور آپ اپنے ملازم گالوں کی خود کھچانی کرتے ہیں۔ ایک کوٹ پھر ڈبل کوٹ اور آخری کوٹ کا نام شاید آپ کو معلوم ہوگا! کھوٹی اکھاڑ کوٹ۔

ایک صاحب نے میرے کہنے سے داڑھی رکھ لی تو ایک دن ان کی بیوی نے کہا میاں ہمیں بھی دُعائیں یاد رکھنا۔ تو انہوں نے پوچھا کہ اس سے پہلے کبھی آپ نے مجھ سے دُعائے لیے نہیں کہا جب میں داڑھی منڈا رہا تھا تو اس نے کہا کہ اس وقت آپ دُعائے اہل نہیں تھے۔ آپ اہلیہ لگ رہے تھے داڑھی نہ ہونے سے لَا فَرْقَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ لَنْذَادُوسْتَوْعَرْضُ کرتا ہوں کہ داڑھی سے دنیا میں بھی فائدہ ہے۔

شیر اور داڑھی | اچھا آپ لوگوں نے کبھی عجائب خانوں میں شیروں کو دیکھا ہے؟ اختر جو آپ سے خطاب کر رہا ہے۔

میرا معمول ہے جس ملک میں جاتا ہوں وہاں کے شیروں کو دیکھتا ہوں آج ملک کوئی شیر بھر مجھ کو نہیں ملا جس کے داڑھی نہ ہو اور پٹہ بھی ہوتا ہے کہ دُم اگر نہ ہوتی تو شیخ کامل معلوم ہوتا نا ظالم۔ دُم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانور ہے۔

مخلوق کی لاج رکھنے والا خالق | اور اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے دُم کیوں لگائی؟ کیوں کہ

جانور بے عقل ہے۔ ان کی شرم کی جگہ اللہ نے دُم سے چھپا دی۔ یہ راز اختر ہے۔

مومن لیجئے۔ شاید بہت سے لوگوں نے یہ راز نہ سمجھا ہو کہ جانوروں کو دُم کیوں عطا فرمائی اور انسان کو کیوں عطا نہیں فرمائی؟ چونکہ انسان کو اللہ نے عقل دی وہ اپنی شرم کی جگہ کو کپڑوں سے چھپا سکتا ہے۔ جانور بے چارے بے عقل ہیں اللہ نے اُن کے دُم لٹکا دی کہ ان کی شرم کی جگہ چھپی رہے۔ آہ! اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی لاج آتی۔

نمازیوں کو اہتمامِ ستر کا ایک مشورہ | اسی لیے کہتا ہوں کہ پتلون
اگر ڈھیلی ڈھالی ہے تو جائز

تو ہے مگر کم از کم کُرتا پیچھے ہونا چاہیے۔ فیکٹری میں جب کہ انجینئر کام کر رہا ہے تو کیوں کہ مشین میں اس کے کپڑے آجاتے ہیں تو فیکٹری میں جہاں مشینیں چل رہی ہوں وہاں اس کی گنجائش ہے کہ کپڑے کو اندر کر لو کیونکہ مشین میں کپڑے پھنس جاتے ہیں لیکن مسجد میں کون سی مشینیں لگی ہیں کہ کُرتے کو اندر ٹھونسے رہتے ہیں کہ آگے پیچھے سب نظر آ رہا ہے۔ یہ غیرت اور شرم کے بھی خلاف ہے۔ یہ میں یہ حیثیت مفتی کے نہیں بتا رہا ہوں یہ حیثیت دارالافتاء حیا اور شرم کے بات کر رہا ہوں کہ پچھلا حصہ نظر آتا ہے شرم آتی ہے اس لیے میں نمازیوں سے کہتا ہوں کہ کُرتے کو نکال کر پیچھے ڈال دیجئے تاکہ آگاہی چھپا ہو، پیچھا بھی چھپا ہو۔ یہ اللہ کے دربار کا ادب ہے اور اس میں کوئی مشکل بھی نہیں۔ اور بیشک فیکٹریوں میں مشینوں میں جب انجینئر کی حیثیت سے آپ راؤنڈ لگائیں تو آپ بے شک اپنا ساؤنڈ رکھتے۔ لیکن مسجد میں تو کوئی مشین نہیں یہاں جب آیتے تو کُرتے کو پتلون سے نکال لیجئے۔ تاکہ اگلا حصہ بھی چھپا ہو، پچھلا حصہ بھی

پچھپا ہو۔ حیا اور شرم اللہ کی عظمت کا حق ہے۔ کتنے بڑے مالک کے سامنے کھڑے ہو۔

داڑھی نشانِ شجاعت اور شعارِ مردانہ ہے | تو میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے

دنیا کے عجائب خانوں کے شیروں کو دیکھا کہ سب کے داڑھی تھی۔ جس نے نہ دیکھا ہو تو کبھی دیکھ لینا کہ شیر بہر جتنے ہوتے ہیں ان کی پوری داڑھی ہوتی ہے اور شیر کی بی بی یعنی شیرنی کے منہ پر بالکل بال نہیں ہوتے۔ ابھی ساؤتھ افریقہ میں دیکھا کہ ایک شیر اور ایک شیرنی سڑک پر بیٹھے ہوئے تھے اور بڑی دعاؤں کے بعد وہ نظر آئے۔ تین سو ساٹھ کلومیٹر کا جنگل ہے کبھی بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی شیر دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ شیر اختیار میں تو ہے نہیں کہ چلو دکھا لاؤ۔ ہم ملاؤں کو اللہ تعالیٰ دکھا دیتا ہے۔ دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ اتنی دُور سے آئے ہیں شیروں کو حکم دے دے کہ قریب آجائیں تو ایک شیر اور شیرنی بالکل راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دیکھا کہ شیرنی کے چہرہ پر ایک بال بھی نہیں اور شیر کی پوری داڑھی۔ تو میں اپنے دوستوں سے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ایک سوال کرتا ہوں کہ آپ شیر بننا چاہتے ہیں یا شیرنی؟ جو شیرنی بننا چاہتا ہو ہاتھ اٹھا دے (سب لوگ ہنسنے لگے اور حضرت والا کی تقریر سے سب لوگ محفوظ ہوئے تھے حتیٰ کہ جن کے داڑھی نہیں تھی وہ بھی مسرور نظر آئے تھے۔ جامع)

دیکھا آپ نے ایک ہاتھ بھی نہیں اٹھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مرد بنایا ہے۔ اس میں اتنا فائدہ ہے کہ جس دن آپ نے داڑھی رکھ لی اسی دن سے

آپ کو دنیا میں بھی عزت عطا ہوگی بیوی بھی دُعا کر لے گی اور خاندان بھی کسے گا کہ
صوفی صاحب ذرا ہمیں بھی دُعا میں یاد رکھنا۔ یہ کوئی معمولی نعمت ہے؟

سُورِ عِلْمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش کرنا سعادتِ عظمیٰ ہے | اور سب
سے بڑی

سعادت و نعمت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں گے۔ بتاؤ بیوی کو
خوش کر دیا، فقر والوں کو خوش کر دیا، سوسائٹی اور معاشرہ کو خوش کر دیا اور آہ !
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل دکھا دیا۔ بخاری شریف میں آپ کا ارشاد ہے
کہ دَاڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ۔ وَقَرُّ دَا لِدُّحٰی وَ اخْفُوا الشَّوَارِبَ اور
اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَ اغْفُوا الدُّحٰی (بخاری جلد ۲، کتاب اللباس) علماء بیٹھے
ہوئے ہیں، پوچھ لیجئے۔ آپ بتائیے کہ جن کی شفاعت کے سہارے ہم جی رہے
ہیں ان کا قلب مبارک خوش کر دینا بہتر ہے یا اپنا دل یا بیوی کا دل یا فقر والوں
کا دل؟

دُنیا میں بھی عزت | جس نے بھی دَاڑھی رکھی میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ
نے اس کو دنیا میں بھی عزت عطا فرمائی۔ پورے

پاکستان کی ہاکی ٹیم کا سابق کپتان اور موجودہ کوچ جو پاکستان کی طرف سے ساری
دنیا میں بھیجا جاتا ہے اتنا معزز شخص اس نے دَاڑھی رکھ لی۔ میں نے پوچھا کہ تمہارے
شاگرد جو کھلاڑی ہیں تمہارا مذاق تو نہیں اُڑاتے؟ کہا کہ ہاکی کے جتنے میرے شاگرد
کھلاڑی ہیں اب وہ سب مجھے سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صوفی صاحب دُعا
کرنا۔ میری تو عزت بڑھ گئی۔ جو دَاڑھی رکھے گا اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ عزت

ملے گی اور قیامت کے دن آپ اللہ کے حضور یہ شعر پیش کر سکیں گے ۔
 ترے محبوب کی یا رب شاہد کے آیا ہوں
 کون سا محبوب ؟ مدینہ والا محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ترے محبوب کی یا رب شاہد کے آیا ہوں
 حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت کے آیا ہوں

جیسا جسم ویسی روح | دیکھئے انسانی ماں کے پیٹ میں انسان کا
 اسٹرکچر بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں انسان
 کی روح ڈال دیتا ہے۔ گدھی اور کتیا کے پیٹ میں پہلے گدھے اور کتے کا
 اسٹرکچر بنتا ہے پھر اس میں گدھے اور کتے کی روح ڈال دیتے ہیں۔ جیسا اسٹرکچر
 اور ڈھانچہ ہوتا ہے ویسی ہی روح اس میں ڈال دی جاتی ہے۔ جب ہم اللہ والوں
 کا اسٹرکچر اور ظاہر بنائیں گے تو اللہ والوں کے اسٹرکچر میں اللہ تعالیٰ اللہ والوں
 کی روح ہمارے اندر ان شاء اللہ داخل کر دے گا اور روزانہ بلیڈ استعمال کرنے
 کی محنت سے بھی بچ جائیں گے۔

جنت میں اہل جنت کے واڑھی نہیں ہوگی | اب رہ گیا یہ
 کہ کال چکنے

ہونے کا مزہ کیسے آئے گا؟ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ
 جب تم لوگ جنت میں داخل ہو گے تو کسی جنتی کے چہرہ پر واڑھی نہیں ہوگی نہ
 کسی نبی کے واڑھی ہوگی نہ کسی ولی کے واڑھی ہوگی۔ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ
 الْجَنَّةَ جُرُودًا مُّزْدًا مُّكَّ حَلِيْنًا الخ (ترمذی جلد ۲، ابواب صفحۃ اہل الجنۃ ص ۸۱)

ایک دم کیسے ہو گئے؟ جیسے اٹھارہ سال کا کوئی خوب صورت نوجوان سُرخ سفید گالوں پر جیسے قندھاری انار پھوڑا ہوا اور چہرہ پر داڑھی کا ایک بال بھی نہ ہو ایسے سب جنتی ہوں گے۔ بس ذرا کچھ دن صبر کر لو، اللہ و رسول کا حکم مان کر چند دن کی دنیا میں داڑھی رکھ لو، ان شاء اللہ پھر جنت میں نہ بیٹھ کی ضرورت ہوگی نہ حجام کی۔ وہاں داڑھی نکلے گی ہی نہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر رکھ لو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی عزت ہوگی۔

انبیاء علیہم السلام کے چہروں پر داڑھی ہونا خود دلیلِ حمال ہے

اور یہی کیا کم ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل مبارک سے ہماری شکل مشابہ ہو جائے گی۔ اگر داڑھی رکھنے سے چہرہ بد نما لگتا تو داڑھی ہرگز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت نہ ہوتی۔ اللہ اپنے پیاروں کی شکل کو پیارا ہی بناتا ہے۔ یہی دلیل ہے کہ داڑھی رکھنے سے شکل بد نما نہیں بلکہ خوب صورت ہو جاتی ہے۔ کیا عمدہ شعر ایک نوجوان نے کہا ہے۔

اگر داڑھی کے رکھ لینے سے چہرہ بد نما لگتا

تو پھر داڑھی مرے سرکار کی سنت نہیں ہوتی

داڑھی کے متعلق ایک خاص حکم عرض کیے دیتا ہوں کہ نچلے ہونٹ کے

نیچے جو بال ہیں یہ داڑھی کا بچہ کہلاتے ہیں۔ بعض لوگ انہیں منڈا دیتے ہیں داڑھی

کا بچہ بھی داڑھی کے حکم میں ہے۔ اس کا منڈانا بھی حرام ہے اور بعض لوگ خط

بناتے بناتے نچلے جیڑے کے آخر تک لے آتے ہیں کہ مین چوتھائی (۲۴)

کال فارغ البال ہو جاتا ہے اور داڑھی کی ایک ہلکی سی لکیر رہ جاتی ہے۔ اس طرح وہ اپنا ذوق کمسنی پورا کرتے ہیں۔ تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ جبرے کے اوپری حصہ پر جو بال ہیں ان کو صاف کر سکتے ہیں لیکن نچلے جبرے کے بال داڑھی میں شامل ہیں ان کا منڈانا حرام ہے اور داڑھی مینوں طرف سے ایک مُشت ہونی چاہیے۔ ٹھوڑی کے نیچے بھی ایک مُشت اور دائیں اور بائیں جانب بھی ایک مُشت۔ داڑھی کو حجام کے حوالے نہ کیجئے۔ اپنی مٹھی میں اپنی داڑھی پکڑ لیجئے پھر جو مٹھی سے زیادہ ہو اس کو حجام سے ترشوائیے ورنہ خیریت نہیں ہے۔ یہ حجام کہتے ہیں کہ داڑھی سڈول کر دوں؛ اور سڈول کرتے کرتے ڈول کر دیتے ہیں۔ لہذا داڑھی مینوں طرف سے اپنی مٹھی میں رکھ کر ترشوائیے پھر تیل لگا کر اس میں لنگھی کیجئے تاکہ داڑھی خوب صورت معلوم ہو۔ میر صاحب کی داڑھی پر میرا ایک شعر ہے (احقر راقم الحروف سے فرمایا کہ میر صاحب پہلے اپنی داڑھی دکھا دو۔ احقر سامعین کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جامع) اب ان کی داڑھی پر میرا شعر سنئے۔

میر کی داڑھی کا نقشہ یوں سُنا کرتے ہیں ہم
ناچتا ہو مور جیسے پر کو پھیلائے ہوئے

میرے چھوٹے پوتے نے کہا کہ دادا میر صاحب کا پر تو نیچے ناچ رہا ہے لیکن موروں کا پر تو اوپر ناچتا ہے۔ میں نے کہا کہ بھائی یہ سوال تو تمہارا بہت اچھا ہے۔ بچوں کا بھولا پن اور سادگی۔ (پھر احقر کو بیٹھ جانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ جامع)

سر کے بالوں کے احکام | بالوں کے تین طریقے مسنون ہیں۔ یا تو پورے سر کے بالوں کو اُسترے سے مُنڈوا دیں یا کانوں کی نو تک پٹے رکھ لیں یا اگر چھوٹے بال رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں لیکن ہر طرف سے برابر ہوں۔ پیچھے چھوٹے اور آگے سے بڑے جن کو انگریزی بال کہتے ہیں ان کا رکھنا جائز نہیں۔ ان کو تو آپ خود انگریزی بال کہتے ہیں یہ اسلامی بال کیسے ہو سکتے ہیں؟ اپنے پیارے نبی کے پیارے طریقوں کو چھوڑ کر غیروں کے طریقے اختیار کرنا بتائیے محبت کے خلاف ہے یا نہیں؟

حُرمتِ اِسْبَالِ اِزار اور اس کے دلائل | اب ایک دوسرا حکم بتاتا ہوں کہ ٹخنہ

چھپانا حرام ہے۔ بعض کم علم اور لٹریچر نویس جو تھوڑا سا لٹریچر پڑھ کر خود کو مولانا سمجھنے لگتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں ہے کہ اگر تکبر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں مگر یہ بتاؤ کہ ان جُملا کی بات مانوں یا بخاری شریف کے شارح علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک لاکھ حدیث کے حافظ ہیں جنہیں حافظ احمد شاکر لکھا جاتا ہے وہ کتاب اللباس جلد ۱۰ میں فیصلہ لکھتے ہیں کہ تمام حدیثیں جمع کر کے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ٹخنہ چھپانا حرام ہے۔ ایک صحابی نے استثنیٰ مانا کہ میری پنڈلی سوکھ گئی ہے ہڈی پر گوشت نہیں ہے اِنِّیْ حِمْسُ السَّاقِیْنِ۔ مجھے ٹخنہ چھپانے کی اجازت دے دیجئے۔ لیکن اس بیماری کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتنا اہم حکم ہے۔

ایک دوسرے صحابی کو آپ نے دیکھا کہ ان کا ٹخنہ چھپا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ اے میرے صحابی لَا تَسْبِلْ۔ اپنا ٹخنہ مت چھپایا کرو۔ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ۔ اللہ تعالیٰ ٹخنہ چھپانے والوں سے محبت نہیں کرتا (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۴) کیوں دوستو! ٹخنہ چھپانے سے آپ کو حکومت کی طرف سے کتنا پونڈ ملتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہو جانا اس سے بڑھ کر کیا نقصان ہوگا! الحمد للہ یہاں علمائے بیٹھے ہوئے ہیں مسلم شریف کی روایت ہے کہ جو ٹخنہ چھپاتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے بات بھی نہیں کرے گا۔ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کلام محبت نہیں فرمائیں گے۔ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کو اپنی نظر رحمت سے محروم کر دے گا۔ وَلَا يُزَكِّيهِمْ۔ اور انہیں توفیقِ تزکیہ نہیں دے گا۔ یعنی ایسوں کو توفیقِ اصلاح بھی نہیں دے گا۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ (مسلم جلد ۱، باب تحریم الاسبال صفحہ ۱۷)

اب اگر کسی کو ٹخنہ لگتی ہو، یا پیروں میں درد رہتا ہو یا اور کوئی تکلیف ہو تو وہ موزہ پہن لے۔ علامہ خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ ہبل الجہود شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں کہ جو لباس نیچے سے آ رہا ہو اس سے ٹخنہ چھپائے تو کوئی حرج نہیں۔ موزہ پہن لیجئے کہ نیچے سے آ رہا ہے اور جب بیٹھے ہو بیٹھنے کی حالت میں معاف ہے دیکھ لیجئے بیٹھے ہوئے سب کا ٹخنہ چھپا ہوا ہے، کوئی حرج نہیں۔ لیٹے ہو، چادر اوڑھ لو اور ٹخنہ چھپا لو کوئی گناہ نہیں۔ لیکن جب چل رہے ہوں یا کھڑے ہوں ان دو حالتوں میں ٹخنہ چھپانا

گناہ ہے اور یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں ہے۔

ستر کی حدود اور اس کی حکمت | اور اس کا بھی خیال رکھتے کہ ہفت سے گھٹنے تک چھپانا فرض ہے۔

انگریزوں کو دیکھ کر نیکر پہن کر صبح و صبح دوڑ مت لگائیے۔ بعض مسلمانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ نیکر پہنے ہوئے ہیں اور گھٹنے کھلا ہوا ہے۔ ایک صاحب نے پوچھا کہ ناف سے گھٹنے تک چھپانا کیوں فرض ہو گیا؟ جب کہ اصل مقام جو چھپانا ہے وہ لنگوٹ سے بھی چھپ جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ جہاں فوجی افسر رہتے ہیں وہاں حکومت کی طرف سے دُور تک تار لگا دیا جاتا ہے تاکہ فوجی افسروں کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے وہ صاحب ہنسے اور کہا کہ بس سمجھ میں بات آگئی۔

رُوحانی بیوٹی پارلر | یہ چند باتیں جو ذہن میں آگئیں درمیان میں کہہ دیں۔ اچھا بتائیے آج کل لڑکیاں جب

شادی کے بعد رخصت ہو کر شوہر کے پاس جاتی ہیں تو ان کو بیوٹی پارلر میں داخل کرتے ہیں جہاں ان کو سر سے پیر تک سجاایا جاتا ہے۔ اگر کوئی پیر یا مولوی آپ کو سر سے پیر تک روحانی بیوٹی پارلر میں سجا دے کہ جب قیامت کے دن آپ پیش ہوں تو اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں تو یہ کیا ظلم ہے؟ کیا آپ روحانی بیوٹی پارلر میں حسین و جمیل نہیں ہونا چاہتے؟ کیا آپ اپنی اولائے بندگی کو ایسا سنوارنا نہیں چاہتے کہ جب قیامت کے دن پیش ہوں تو اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں؟ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی کہ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَصُدَّ عَنِّيْ وَجْهَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رداء الطبرانی فی الکبیر جلد ۱، صفحہ ۲۵۸)

گنزالعمال جلد ۱ صفحہ ۴۳۲) اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں اس

بات سے کہ قیامت کے دن آپ اپنا چہرہ مجھ سے پھیر لیں۔ یہ دُعا آپ نے اس لیے مانگی کہ ہم اُمت کے لوگ سیکھ لیں کہ یوں اللہ سے مانگا کرو ورنہ آپ تو معصوم بخشے بنائے اور محبوب ربِّ العالمین ہیں۔

اس لیے دوستو! جلدی جلدی سر سے پیر تک ہم سب ان ہی کے بن جائیں۔ ہم آپ کس کے ہیں؟ بتائیے۔ اللہ کے ہیں یا نہیں؟

نہیں ہوں کسی کا تو کیوں ہوں کسی کا
اُنہیں کا اُنہیں کا ہوا جا رہا ہوں

نفس و شیطان اور یہ معاشرہ اور بیوی
یہ سب کچھ کام نہیں دیں گے۔ قبر میں

قبر میں انسان کی بے کسی

جب جنازہ اترتا ہے تو بتائیے کس کی بیوی قبر میں ساتھ جاتی ہے؟ کس کے دوست احباب جاتے ہیں؟ پاڑ اور سمو سے جاتے ہیں؟ گجراتی دوستو! دسترخوان پر تمہارے دو محشوق بہت اہم ہیں۔ اگر سمو اور پاڑ نہ لےو تو مین بان کو جھانپ کر دکھاتے ہو کہ تم نے ہماری کیا خاطر کی؟

بس اللہ تعالیٰ کو خوش کر لیجئے۔ اللہ تعالیٰ
نے احساناً ذمہ لیا ہے کہ وہ ہمیں خوش رکھیں

خوش رہنے کا طریقہ

گے۔ جو بچہ اپنے ابا کو خوش رکھتا ہے ابا اپنے اس بیٹے کو خوش رکھتا ہے۔ جو بیوی اپنے شوہر کو خوش رکھتی ہے وہ شوہر بھی اپنی بیوی کو خوش رکھتا ہے۔ جو شاگرد اُستاد کو خوش رکھے اُستاد بھی اس کی خوشیوں کے لیے

دُعائیں مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہم جتنا خوش رکھیں گے زمین پر اتنے ہی خوش رہیں گے۔

ایک عبرت انگیز واقعہ | میں اپنے خاندان کا ایک قصہ سناتا ہوں۔ میرے خاندان میں ایک بڑے

میاں تھے۔ میں نے کہا کہ دائرہ رکھ لو۔ کہنے لگے کہ دائرہ بہت مشکل معلوم ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ دیکھو جب قبر میں جنازہ اترے گا تو یہ گال کیڑے کھا جائیں گے۔ پھر یہ زمین بھی نہ رہے گی۔ جلدی سے سبزہ اگا لو، جلدی سے باغ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لگا لو۔ لیکن نہیں مانے۔ پھر ان کو کینسر ہو گیا۔ گال پر ایک دانہ تھا۔ اس کو گھوڑے کے بال سے انہوں نے باندھ دیا۔ وہ زخم شریک، گال میں سوراخ ہو گیا اور کینسر ہو گیا اور گال سے ایک ایک چھٹانک مواد نکلنے لگا تو اس وقت دائرہ رکھ لی۔ میں نے بہت دن کے بعد دیکھا تو کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ دائرہ رکھ لی۔ کہنے لگے کہ کینسر کی وجہ سے میرے گال میں سوراخ ہو گیا جسے لوگ گھن کرتے تھے تو میں نے دائرہ سے وہ سوراخ چھپا لیا۔ میں نے کہا کہ کاش آپ اللہ کے لیے دائرہ رکھتے تو اللہ کا پیار نصیب ہو جاتا۔ مسلسل نافرمانی سے عقل بھی معذب ہو جاتی ہے۔ دوستو! بس اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے معلوم نہیں کس وقت مالک ناراض ہو جائیں اور کسی عذاب میں مبتلا ہو جائے۔

شکھ میں اللہ کو یاد رکھنے کا انعام | اس لیے حدیث پاک میں ہے کہ جو شکھ میں اللہ تعالیٰ

کو یاد رکھتا ہے، دکھ میں اللہ تعالیٰ بھی اس کو یاد رکھتے ہیں اُذْکُرُوا اللہَ فِی
الرَّخَاءِ مُنْکَہ اور عافیت میں اللہ کو یاد رکھو۔ یَذْکُرْکُمْ فِی الشَّدَّةِ۔ اللہ تعالیٰ
تم کو دکھ میں یاد رکھیں گے۔ اس لیے دوستوں سے کہا کرتا ہوں کہ جنہوں
نے دائرہیاں نہیں رکھی ہیں، وہ رکھ لیں اور جنہوں نے رکھ لی ہیں لیکن چھوٹی
ہیں، وہ ایک مُشت رکھ لیں۔ دوستو! اس میں دیر نہ کیجئے، زندگی کا کیا بھروسہ
ہے، جوان یہ نہ سوچیں کہ جب بوڑھے ہو جائیں گے تو رکھ لیں گے۔

نہ جانے بلالے سپا کس گھڑی
تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

اور جو بوڑھے ہو چکے، بال سفید ہو چکے، انہیں اب کس چیز کا انتظار ہے؟

اور مونچھیں اتنی بڑی رکھنا جائز نہیں جس سے
ہونٹ کا کنارہ چھپ جائے۔ شَفَہ عُلَیَا

کا طَرَفِ اٰخِر یعنی اوپر کے ہونٹ کا آخری کنارہ نہ چھپنا چاہیے۔ اول تو
مونچھوں کو بالکل برابر کر لیجئے، فضل درجہ یہی ہے۔ اپنے بیٹوں کے لیے کیا
چاہتے ہو کہ فرسٹ ڈویژن پاس ہوں یا سیکنڈ ڈویژن؟ جب فرسٹ ڈویژن
چاہتے ہیں تو دین میں فرسٹ ڈویژن یہ ہے کہ مونچھوں کو بالکل باریک کر لیا
جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل شیخ اسی ریت صاحب
نے او جز المسالک شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ مونچھوں کو اتنا باریک
کرتے تھے کہ ہونٹوں کی سفیدی دُور سے نظر آتی تھی اور باریک مونچھوں سے
بیویوں کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ میرے یہاں فرانس کے ایک طالب علم

کے مونچھیں تھیں۔ اگرچہ بہت بڑی نہیں تھیں۔ میں نے کہا کہ ان کو باریک کر لو۔
کہنے لگے کہ میرا منہ چھوٹا ہو جاتے گا۔ میں نے کہا کہ میرے کہنے پر عمل کر لو۔ اگر
پھر منہ چھوٹا لگے تو دوبارہ رکھ لینا۔ مونچھیں باریک کر کے گھر گیا اور بیوی نے
دیکھا تو بہت خوش ہوئی۔ پھر ہنستا ہوا آیا کہ بیوی نے تو مجھے بہت شاباشی
دی اور آپ کو بڑی دعا دے رہی ہے اور مجھ سے کہا کہ آپ کے ہونٹوں کو
دیکھ کر تو آج مجھے بہت لطف آ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ

اپنے لبوں کو ان کے لبوں کی طرح کیا

مونچھوں کو باریک کرنا بہت اہم سنت ہے۔ یاد رکھیے جو بڑی بڑی پنچھیں
رکھتے ہیں بیویوں کو سخت ناگوار ہوتا ہے۔ ہر سنت میں راحت ہی راحت ہے۔
دوستو! اپنے لیے اور آپ سب کے لیے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
ہم کو ایسا یقین و ایمان عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کی ہر سانس اپنے مالک و
خالق اور زندگی دینے والے پر خدا کر دیں اور ایک سانس بھی اپنے مالک کو
ناراض نہ کریں۔ بتائیے ایسے ایمان و یقین کی ضرورت ہے یا نہیں؟

صحبتِ اہل اللہ کی تاثیر اور اس کی ایک مثال

یقین اہل یقین و اہل تقویٰ اور اولیاء اللہ کی صحبتوں سے ملتا ہے۔ اسی لیے
کہتا ہوں کہ زندگی میں چالیس دن کسی اللہ والے کے پاس رہ لیجئے پھر دیکھتے
کیسا ایمان و یقین ملتا ہے۔ انڈامرغی کے پروں میں اکیس دن میں زندگی
پا جاتا ہے، بچہ چھلکا خود توڑ دیتا ہے اور بزبان حال کہتا ہے

کھینچی جو ایک آہ، تو زنداں نہیں رہا
مارا جو ایک ہاتھ گریباں نہیں رہا

اسی طرح بدوین صحبت اہل اللہ کے ایمانی حیات نہیں ملتی جن علما نے اللہ والوں کی صحبت اٹھائی دیکھ لیجئے کہ ان کا کیا حال ہے، کیسا ایمان و یقین ہے! وہ معاشرہ اور زمانہ پر غالب ہیں اور جنہوں نے اللہ والوں سے استغنا برت لیا آپ ان کے علم و عمل میں فاصلے پائیں گے۔

جعلی پیروں کے حال کا جال | تو میں عرض کر رہا تھا کہ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ

نے فرمایا کہ آج کل لوگ جس کو دیکھتے ہیں کہ خوب کو در رہا ہے گریبان پھاڑ دیا سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بڑا اللہ والا ہے۔ ایک جعلی پیٹو مقرر تھا اسے جب کوئی زمیندار بلاتا کہ ہمارے یہاں وعظ کہہ دو تو پُرانا بوسیدہ کپڑا پہن کر جاتا تھا۔ پھر تقریر کے دوران اپنے اوپر حال لاتا تھا اور زور سے اَللّٰہ کا نعرہ لگا کر کپڑے پھاڑ دیتا تھا۔ زمیندار بے چارہ مہمان کی عزت کا خیال کر کے نیا جوڑا بنوا دیتا تھا کہ اس ظالم نے میرے یہاں کپڑا پھاڑا ہے اب اس کو ننگا کیسے واپس کروں۔ تو یہ لوگ ایکنگ کرتے ہیں۔ حال وال نہیں آتا، وہ ایکنگ ہے۔ جعلی حال تو اللہ والوں کا ہوتا ہے لیکن وہ دُنیا سے بے غرض اور ان کی علامات ہی کچھ اور ہوتی ہیں۔ جعلی پیروں کے حال پر اب مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وہ شعر سُنا سنا ہوں۔ بہت مزے دار شعر ہے۔ فرماتے ہیں :-

حال تیرا حال ہے مقصود تیرا مال ہے
نیا خوب تیری چال ہے لکھو کچھ اندھا کرنا

بڑے بڑے ایم ایس پی ایچ ڈی انگریزی داں اور پڑھے لکھے
وہاں بچسے ہوئے ہیں۔ حالانکہ دیکھ رہے ہیں نہ یہ نماز پڑھتا ہے نہ کچھ
ہر وقت دھبا دھب طبلہ چل رہا ہے۔

سچا مُرشدِ عظیم الشان نعمت ہے | اس زمانہ میں جس کو اللہ تعالیٰ
سچا مُرشدِ عطا فرما دے سمجھ

لو کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ میرے شیخ اس بات کو
کہہ کر رونے لگتے تھے کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ عبد الغنی
ہم نے تجھے حکیم الامت مجددِ ملت تھانوی جیسا پیر دیا تھا تو نے اس کا
کیا شکر ادا کیا تو یہی کہوں گا کہ اے اللہ اس نعمت کا شکر مجھ سے ادا نہیں
ہو سکا اور حضرت یہ کہہ کر رونے لگتے تھے کسی کو سچا پیر مل جائے تو یہ
عظیم الشان نعمت ہے اور اصلی پیر وہ ہے جو دل کی پیرا نکال دے اور
پیرا کے معنی ہیں درد، تکلیف، دکھ یعنی اللہ سے غفلت کا کینسر چھا کر دے

حفاظتِ نظر کے لیے قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے | اور
سب

سے بڑی نعمت ہے کہ بندہ کو گناہ چھوڑنے کی ہمت نصیب ہو جائے۔
آپ بتاتے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض رکھنا اگرچہ ایک سانس کے لیے
ہو، اگرچہ لندن کی سڑکوں پر ہو کیا کوئی اچھی بات ہے؟ یہاں لوگ کہتے

ہیں کہ صاحب میرا ارادہ تو نہیں تھا لیکن نظر پڑ گئی۔ میں نے کہا کہ اس شہر لندن کے لیے اور اس ملک برطانیہ کے لیے عدم قصدِ نظر کافی نہیں ہے اس ملک میں یہاں جو گھر سے نکلے اور دیکھنے کا ارادہ نہیں وہ محفوظ نہیں رہ سکتا بلکہ ارادہ کر کے چلو کہ نہیں دیکھنا ہے، آسمان والے کے ساتھ مشغول رہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میری نظر پر رہے اور میری نظر کس پر جا رہی ہے۔

حفاظتِ نظر کا انعام عظیم | آپ کہیں گے کہ صاحب یہ تو بہت بڑا مجاہدہ ہے میں کہتا ہوں کہ اس پر

انعام بھی تو عظیم ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو نظر بچاتا ہے اس کو حلاوتِ ایمانی دوں گا، ایمان کی مٹھاس، اپنی محبت کی حلاوت۔ علامہ ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آنکھ کا حرام مزہ چھڑا کر دل میں حلاوتِ ایمانی یعنی ایمان کا حلال مزہ ڈال دیا، بصارت کی حرام لذت لے کر بصیرت دے دی۔ دیکھنا ہے تو آسمان کو دیکھتے، بزرگوں کو دیکھتے، قرآن پاک کو دیکھتے، بیوی کو دیکھتے، بچوں کو دیکھتے ماں باپ کو دیکھتے۔ جب نامحرم شکلیں آجائیں اس وقت نظر میں نیچی کر لیجئے جس پر مجھے اپنا ایک پُرانا اور مزے دار شعر یاد آ گیا یہ آپ لوگوں کی کرامت اور برکت ہے۔

جب آگے وہ سامنے نابینا بن گئے

جب کوئی نامناسب نمکین شکل سامنے آگئی تو نظر نیچے کر لی جیسے کچھ

دکھلاتی ہی نہیں دیتا، اگر آندھی چل رہی ہو، ریت کے ذرے اڑ رہے

ہوں، خاک اُڑ رہی ہو اس وقت کیا کریں گے؟ کیا اس وقت کوئی آنکھ بھاڑ کر دیکھے گا بیل کی طرح؟ تو یہ حسین شکلیں کس بالو سے اور کس ریت سے کم ہیں۔ بالو (ریت) تو آنکھ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے، یہ تو ہمارا ایمان ضائع کرتے ہیں اس لیے۔

جب آگے وہ سامنے نابینا بن گئے
جب ہٹ گئے وہ سامنے سے بینا بن گئے

یورپ میں حفاظتِ نظر سے ولایتِ عظمیٰ مل سکتی ہے | نامحرم شکل

سامنے سے ہٹ جاتے تو اب خوب دیکھو۔ تھوڑی دیر کا مجاہدہ ہے اور اگر مجاہدہ زیادہ ہے تو حلاوتِ ایمانی بھی تو زیادہ ملے گی۔ آپ کون سے نقصان میں جا رہے ہیں؟ بزنس خسارہ میں نہیں ہے بڑے نفع میں جا رہی ہے۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ لندن میں اگر کوئی نظر بچالے تو بہت بڑا ولی اللہ ہو جائے گا۔ اس ملک میں اگر کوئی نظر کی حفاظت کر لے تو بابا فرید الدین عطار اور خواجہ معین الدین چشتی آج میری جیسے بڑے بڑے اہل نسبت پیدا ہو سکتے ہیں۔ بس تھوڑی سی ہمت کر لیجئے، پکا ارادہ کر لیجئے۔

بد نظری میں بے چینی اور حفاظتِ نظر میں عافیت |

اچھا ذرا کوئی بتاتے کہ ان کو دیکھنے سے ملتا کیا ہے؟ سوائے دل کے تڑپانے کے۔ رات بھر تڑپو، دن بھر تڑپو۔ ایک شخص نے حضرت حکیم الامت

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ میں جب میں نہیں دیکھتا ہوں تو دل تڑپ کر رہ جاتا ہے کہ ہائے کسی شکل رہی ہوگی تو حضرت حکیم الامت نے پوچھا کہ جب تم نہیں دیکھتے ہو تو وہ تڑپ زیادہ دیر تک رہتی ہے یا دیکھنے کے بعد لکھا کہ جب نہیں دیکھتا ہوں تو دو تین منٹ خیال آتا ہے پھر نہیں آتا لیکن جب دیکھ لیتا ہوں تو بہتر گھنٹے اس کا غم ستاتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ خود فیصلہ کر لو کہ نہ دیکھنے میں عافیت ہے یا دیکھنے میں؟ اور فرمایا کہ بد نظری احمقانہ گناہ ہے جو چیز اپنے اختیار میں نہ ہو دوسروں کا مال دیکھ دیکھ کر دل کو تڑپانا احمقانہ بات ہے یا نہیں؟ اور ایسا شخص احمق ہے یا نہیں؟ ارے میاں گھر کی دال روٹی جو اللہ نے حلال کی دی ہے وہ تمام بریانیوں سے بہتر ہے۔

اپنی بیویوں کی قدر کیجئے

جو لیلیٰ بدست مولیٰ ملی ہے وہ دُنیا بھر کی تمام لیلیاؤں سے اعلیٰ ہے کیونکہ

بدست مولیٰ ملی ہے۔ اپنی بیوی کو لیلیٰ کہو اور اگر بڑھی ہو گئی تو اس سے یہ کہو کہ اے میری بڑھیا، سکر کی پڑیا ارے واہ ری میری گڑیا اور اللہ پر نظر رکھو کہ میرے مولیٰ نے اس کو دیا ہے۔ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوتے ہیں؟ کتنے لوگ بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے اولیاء اللہ ہو گئے اور بیویوں کو ستانے سے کتنے لوگ عذاب میں مبتلا ہو گئے خاص کر جو رومانٹک قسم کے لوگ ہیں جب اس کا منک جھڑ گیا تو اوجہ دیکھتے بھی نہیں۔ ہر وقت دھمکی دیتے ہیں کہ اب میں دوسری شادی کروں گا۔ آپ پر تو بڑھاپا طاری

ہو گیا اور جب تم بڑھے ہو گے تو وہی بیوی کہہ دے کہ او بڑھے نکل گھر سے تب پتہ چلے گا۔ یہ کیا بات ہے، حسن کوئی اختیار میں ہے ارے بچے ہو گئے باپ دادا بن گئے اب ڈیپارچر کا خیال کرو۔ مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جب پوتا ہو جائے تو دادا کو چاہیے کہ اب قبرستان کا خیال کرے کیونکہ پوتا بزرگانِ حال کتنا ہے کہ دادا میاں اب گھر میں جگہ نہیں اب جاؤ قبرستان۔

(حضرتِ والانے دریافت فرمایا کہ کیا وقت ہو گیا آخر زقم الحروف نے یاد دلایا کہ حکیم جالینوس کا قصہ باقی رہ گیا تو حضرتِ والانے خوش ہو کر فرمایا کہ ماشاء اللہ جزاک اللہ اور معین سے فرمایا کہ میر صاحب کو آپ سب لوگ جزاک اللہ کہیں ورنہ ہم یہ قصہ بھول ہی گئے تھے۔ جامع)

حکیم جالینوس کا واقعہ | حکیم جالینوس جب ٹہل کر آیا تو اس نے ملازم سے کہا کہ مجھے ایک خوراک پاگلوں

والی دو اٹھلا دو عطار نے کہا کہ آپ اتنی جلدی کیسے پاگل ہو گئے؟ آدمی اہستہ آہستہ پاگل ہوتا ہے۔ حکیم جالینوس نے کہا کہ ایک پاگل مجھ کو دیکھ کر آج خوش ہوا ہے اس کا خوش ہونا اور ہنسا اور مجھے آنکھ مارنا یہی دلیل ہے کہ میں کچھ پاگل ضرور ہوں۔ اگر کچھ پاگل نہ ہوتا وہ پاگل مجھے دیکھ کر خوش نہ ہوتا کیونکہ پاگل کو پاگل ہی سے مزہ آتا ہے۔ اس کو جو مجھ سے مناسبت محسوس ہوتی یہ دلیل ہے کہ مجھ میں کچھ نہ کچھ پاگل پن ضرور ہے چاہے تھوڑا سا ہی ہو

اہل اللہ سے مناسبت علامت سعادت ہے | اب مولانا

رومی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی گنہگار بندہ چاہے وہ شراب پیتا ہو، وارہی بھی نہ رکھتا ہو، بے نمازی بھی ہو، لیکن وہ کسی ولی اللہ کو دیکھ کر خوش ہو جائے تو سمجھ لو کہ یہ کسی وقت ولی اللہ ہونے والا ہے۔ یہ اللہ کا کچھ عاشق ضرور ہے اس کے اندر عشق الہی کے جراثیم موجود ہیں۔ اللہ والوں کو دیکھ کر جس شخص کا دل خوش ہو جاوے تو سمجھ لو کہ اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت موجود ہے۔

اب کافی دیر ہو گئی ہے۔ جو آیت میں نے تلاوت کی تھی اس وقت صرف اس کا ترجمہ کیے دیتا ہوں بقیہ مضمون **اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ** پھر کسی اور مقام پر بیان کروں گا۔ کیونکہ زیادہ بیان سے میں تھک جاتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ مولویوں کے وعظ میں مزہ نہیں آتا مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور یہ میرے بزرگوں کا صدقہ ہے کہ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ انہیں پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت میں یہ شعر پڑھتا ہوں۔

زمانہ بڑے غور سے سُن رہا تھا

ہمیں تھک گئے داستان کہتے کہتے

اور میرا ایک شعر یہ بھی ہے

جہاں دے کر ملا ہے دل میں وہ جانِ جہاں مجھ کو

بہت خواہ تمنا سے ملا سلطانِ جاں مجھ کو

اور جنگلوں کے سائے میں کیرا، جاتا ہوں

مری صحرانوردی اور میری چاک دامانی
 بہت محبوب کرتی ہے مری آہ و فغاں مجھ کو
 اب آگے کا شعر سنئے کہ میں آپ لوگوں میں کیوں بیان کر رہا ہوں
 کہاں تک ضبطِ غم ہو دوستورِ راہِ محبت میں
 سنانے دو تم اپنی بزم میں میرا بیان مجھ کو
 مجھے خدائے تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اختر
 کے شامل حال ہو تو دنیا بھر کے بادشاہوں کو بٹھا دو اور ساری دنیا کے
 مہاجرین کو بٹھا لو اور ساری دنیا کے لیلیٰ محبوبوں اور رومانٹک دنیا کو بٹھا
 لو اور مجھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے درد بھرے دل سے بیان کا شرف
 عطا فرمائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بادشاہوں کو اپنے تخت و تاج سلطنت
 نیلام ہوتے نظر آئیں گے اور آفتاب و چاند کو اپنی روشنیاں پھینکی نظر آئیں
 گی اور ساری دنیا کے لیلیٰ و محبوبوں اور دنیا کے رومانٹک سب اپنے کو
 بحرِ اٹلانٹک میں غرق پائیں گے۔ اللہ کی محبت کے سامنے سارے عالم
 کی کیا حقیقت ہے۔

محبتِ الہیہ کی لذت بے مثل ہے | دوستو! اسی لیے کہتا
 ہوں کہ کسی اللہ والے

سے اللہ کی محبت کو دل میں پالیں آپ سے بڑا دنیا میں کوئی مالدار نہیں
 ہوگا۔ خالق دو جہاں جس کے ساتھ ہو اس کی قیمت کا کیا پوچھنا ہے اور ایسا
 مزہ ایسا مزہ ملے گا جس کی لذت کو دنیا کی کوئی لغت بیان نہیں کر سکتی۔ جو

سارے عالم کو شکر دے سکتا ہے وہ خود کتنا میٹھا ہوگا! سارے علم کے گنتوں میں کس کون پیدا کرتا ہے؟ اگر خدا گنتوں میں رس نہ دے تو گنتے پمچھروانی کے ڈنڈے ہو جاتیں۔ جو اللہ سارے عالم کو شکر دیتا ہے اس کی مٹھاس کا کیا عالم ہوگا لیکن ہمیں کیوں محسوس نہیں ہوتا؟ کیونکہ ہمیں دُنیا کی محبت کا بلیر یا چڑھا ہوا ہے۔ جسے بخار ہے، قے ہو رہی ہے اسے کباب بریانی کا مزہ آتے گا؟ چند دن کسی اللہ والے کے ساتھ رہ لو پھر دیکھو کہ اللہ کا نام لینے میں کیا مزہ آتا ہے۔

اے دل ایس شکر خوشتر یا آنکہ شکر سازد
اے دل یہ چینی زیادہ میٹھی ہے یا چینی کا خالق اے
اے دل ایس قمر خوشتر یا آنکہ قمر سازد
اے دل یہ چاند زیادہ حسین ہے یا چاند کا بنانے والا آہ
بالب یارم شکر را چہ خبر
میرے اللہ تعالیٰ کے نام کی لذت کو شکر کیا جانے، ادنیٰ سی مخلوق ہے اس کی مٹھاس بھی مخلوق ہے اور
بارخش شمس و قمر را چہ خبر
اللہ تعالیٰ کی تجلیات کے سامنے سورج اور چاند کیا نیچے ہیں،
اللہ تعالیٰ کے جلوؤں کے سامنے سورج اور چاند کی روشنی کیا جانے کہ روشنی
بس چیز کا نام ہے؟ ایک اللہ والا شاعر کہتا ہے۔

ترے جلوں کے آگے نہمتِ شرح و بیان کھدی
زبان بے نگہ رکھ دی نگاہ بے زباں لکھ دی

کیا عرض کریں ان کی تجلیات کے بیان کے لیے الفاظ نہیں۔ مولانا رومی خود فرماتے ہیں کہ جب عرشِ اعظم سے اللہ کے قُرب کی خوشبو حالتِ ذکر میں جلال الدین رومی اپنی روح میں محسوس کرتا ہے تو ساری دنیا کی لغت سے میں اس کی تعبیر نہیں کر سکتا کیونکہ ساری دنیا کی لغت فارسی ہو، ترکی ہو، عربی ہو، سب مخلوق ہے اور خالق غیر محدودِ عظمتوں والا ہے تو اُس کی غیر محدودِ عظمتوں کو مخلوق کی محدود لغت سے میں کیسے تعبیر کر سکتا ہوں؟

اب اس آیت کا ترجمہ کرتا ہوں | **شرح صدر اور اس کے معنی**
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوراً مسجدِ نبوی کے منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا اے لوگو! اس وقت قرآن پاک کی ایک آیت نازل ہوئی۔ بھگت وہ سنانا مجھ پر فرض ہے لہذا سن لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کو ہم ہدایت دینا چاہتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں۔

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ هِيََا أَنْ صَدْرُهُ
ہے۔ یعنی مَنْ يُرِدِ اللَّهُ هَذَا آيَتُهُ۔ اللہ تعالیٰ جس کی ہدایت کا ارادہ فرماتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سینہ

کو کس طرح کھولتے ہیں؟ فرمایا کہ سینہ اس طرح کھلتا ہے کہ اس میں اپنا ایک نور داخل کر دیتے ہیں جس سے اس کا دل بہت وسیع ہو جاتا ہے (روح المعانی پ ۸)۔ ایک ہاتھی نشین نے ایک جھونپڑی والے سے کہا کہ میں تجھ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں تو غریب جھونپڑی والے نے کہا کہ آپ سے کون دوستی کرے؟ آپ تو میرے یہاں ہاتھی پر بیٹھ کر آئیں گے میری تو جھونپڑی ہی مسمار ہو جائے گی، نہ میں رہوں گا نہ میری جھونپڑی رہے گی۔ اس نے کہا کہ میں جس غریب سے دوستی کرتا ہوں اس کا گھر اتنا بڑا بنوا دیتا ہوں کہ میں ہاتھی پر بیٹھ کر آ سکوں۔ اللہ تعالیٰ جس کے قلب کو اپنے لیے قبول فرماتے ہیں اس کو اتنا بڑا کر دیتے ہیں کہ سارے احکام کا بجا لانا اس کو آسان اور سارے گناہوں سے بچنا اس کو سہل ہو جاتا ہے۔

سُن لے اے دوست جب ایم بھلے آتے ہیں

گھات ملنے کی وہ خود آپ ہی بتلاتے ہیں

جس کو وہ اپنا بناتے ہیں اس کے دل کو خود پتہ چل جاتا ہے کہ وہ مجھے

اپنا بنا رہے ہیں، اے محسوس ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا بنا چاہتے ہیں۔

نہیں دیوانہ ہوں صغیر نہ مجھ کو ذوقِ عرفانی

کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود جیبِ گریباں کو

دل میں نورِ ہدایت آنے کی علامات | مشکوٰۃ باب فضل فقر۔

ص ۴۴۶ روح المعانی

جلد ۸، ص ۲۲۔ پھر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پوچھا

کہ اے اللہ کے رسول ﷺ سینہ کھلنا تو آپ نے بتا دیا کہ ہدایت کا نور دل میں آجاتا ہے لیکن کیا اس کی کوئی علامت بھی ہے؟ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درجات کو بلند فرمائے کہ انہوں نے سوال کیا کہ نور ہدایت کے دل میں آنے کی علامت کیا ہے؟ ورنہ انگریز کہہ سکتا تھا کہ ہمارے دل میں بہت نور ہے۔ دیکھتے نہیں کہ ہماری چٹری میں بھی اُجالا آگیا ہے تم کالو اور ہندوستان یو کیا جانو کہ نور کیا چیز ہے؟ بتائیے کہ سکتا تھا کہ نہیں؟ صحابہ کرام کا احسان ہے کہ ان کے سوال سے نور ہدایت کی علامات کا ہم کو علم ہو گیا۔

آپ نے فرمایا اس نور کے دل میں آنے کی تین علامات ہیں دوستو! غور سے سنتے اور غور کیجئے کہ ہمارے دلوں میں ہدایت کا یہ نور کس حد تک داخل ہوا ہے؟

نور ہدایت کی پہلی علامت پہلی علامت یہ فرمائی کہ النَّجَافِ مِنْ دَارِ الْغُرُورِ دُنیا جو

دھوکہ کا گھر ہے اس سے وہ کنارہ کش رہتے ہیں۔ دُنیا میں رہتے ہیں لیکن دُنیا سے دل نہیں لگاتے۔ کشتی کو پانی میں چلاتے ہیں لیکن پانی کو کشتی کے اندر نہیں گھسنے دیتے۔ کشتی بغیر پانی کے چل سکتی ہے؟ پانی ہی پر چلتی ہے لیکن پانی کو اندر نہیں گھسنے دیتے۔ اگر غلطی سے پانی کچھ اندر آ گیا تو کشتی والے ایک ملازم رکھتے ہیں جو ڈبہ میں پانی بھر بھر کر کشتی کے باہر پھینک دیتا ہے کیونکہ اگر کشتی میں پانی بھر جائے تو کشتی بچے گی؟ جن کے

دلوں میں دُنیا گھس گئی ہے آج ان کا یہ حال ہے ۔
 نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ ہے نہ حج ہے
 تو پھر اس کی کیا خوشی ہو کوئی جنت کجی حج ہے
 بلکہ وہ چنٹ بھی ہے ۔ لاکھ جنرل مرچنٹ رہے ۔

تو پہلی علامت یہ ہے کہ دُنیا جو دھوکہ کا گھر ہے اس سے دل نہیں
 لگاتے ۔ مولانا رومی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کا نام دھوکہ کا گھر لکھ لکھ کر
 رکھا ؛ جب جنازہ قبر میں اترتا ہے تو تاجر صاحب کا کاروبار قبر میں جاتا ہے
 ان کی مر سیڈیز اور شاندار گاڑیاں جاتی ہیں ؛ ان کے سمو سے اور پاڑ جاتے
 ہیں ؛ ان کے موبائل جن پر وہ ٹل ٹل کر ، زاویے بدل بدل کر اور شان
 دکھانے کے لیے عجیب عجیب منہ بنا کر بات کرتے ہیں بتاؤ وہ قبر میں ساتھ
 جاتے ہیں ؛ اسی لیے دُنیا دھوکہ کا گھر ہے کہ جب جنازہ قبر میں اترتا ہے
 تو کوئی ساتھ نہیں دیتا ، نہ کاروبار ، نہ سمو نہ پاڑ ۔

بس جس کے دل میں ہدایت کا نور داخل ہوتا ہے اس کی پہلی علامت
 یہ ہے کہ دُنیا جو دھوکہ کا گھر ہے اس سے وہ دل نہیں لگاتا ۔ جسم ہے وہ
 دُنیا میں رہتا ہے ، بیوی بچوں کا بھی حق ادا کرتا ہے ، کاروبار بھی کرتا ہے ،
 کار بھی رکھتا ہے لیکن دل میں اس کے یار ہوتا ہے یعنی محبوب حقیقی تعالیٰ شانہ
 اس حقیقت کو اگر کوئی مشکل سمجھ رہا ہو تو وہ میرا ایک اُردو شعر سن لے ۔

دُنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے
 یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب جدا رہے

نورِ ہدایت کی دوسری علامت

لیکن اس علامت میں
حدیث کے ظاہری الفاظ

سے غلط معانی نکال کر ہندو جوگی اور راہب بھی شامل ہو سکتے تھے جو دریا
کے کنارے دُنیا سے بظاہر کنارہ کش ہو جاتے ہیں لیکن کلامِ نبوت کی علامت
کا اعجاز ہے کہ دوسری علامت نے جوگیوں اور راہبوں کو اس زمرہ سے
نکال دیا۔ وہ کیا ہے؟ آخرت کی طرف ہر وقت توجہ۔ وَالْإِنَابَةُ إِلَى
دَارِ الْخُلُودِ۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوسری
علامت یہ ہے کہ جنت اور آخرت کی طرف ان کے دل میں ہر وقت خیال
رہتا ہے کہ ہمیں اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے۔ دیکھتے ہیں یہاں کراچی
سے آیا ہوں۔ لندن میرے لیے پردیس ہے یا نہیں؟ تو آپ بتائیے کہ
یہاں کراچی کو بھول جاؤں گا؟ ایسے ہی جو صلی عقلمند لوگ ہیں وہ دنیا سے
آخرت کی طرف جانے کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں کہ ایک دن دُنیا سے جانا
ہے اپنے وطن جانا ہے، اپنے موٹی سے ملنا ہے۔ اس لیے جلدی جلدی وہ
آخرت کو کرنسی ٹرانسفر کرتے رہتے ہیں کیونکہ دیکھتے ہیں کہ ایک دن سب
چھوٹ جائے گا اور یہی رہ جائے گا لہذا جلدی سے کوئی مسجد بنوا دی کوئی
مدرسہ بنوا دیا۔ لہذا عقلمند مالدار لوگ جو اللہ والوں کی صحبت میں رہتے ہیں
اس طرح جلدی جلدی اپنی رقم ٹرانسفر کرتے رہتے ہیں کہ کسی مسجد میں لگا دیا،
کسی مدرسہ میں رقم لگا دی یا زمین خرید کر کسی اللہ والے عالم کو دے دی کہ
آپ یہاں کوئی بڑا مدرسہ یا جامعہ یا دارالعلوم بنائیے۔ یہ سب سے بڑا

کا رخی رہے کیونکہ وہ مجھتا ہے کہ زمین قیامت تک باقی رہے گی۔ یہ زمین کا صدقہ جاریہ قیامت تک رہے گا۔ آخرت میں کرنسی ٹرانسفر کرنے کے یہ سب طریقے ہیں۔

اور تیسری علامت کیا ہے؟
نورِ ہدایت کی تیسری علامت
 وَالْإِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ

قَبْلَ نَزْوَالِهِ۔ اور موت آنے سے پہلے وہ تیار رہتا ہے، موت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے کہ میری کتنی نمازیں قضا ہیں، جلدی سے ادا کر لو، کتنے روزے باقی ہیں، کتنی زکوٰۃ باقی ہے سب کی ادائیگی کی فکر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو جو باتیں پوچھیں گے موت آنے سے پہلے اپنے اعمال کی فائل درست رکھتا ہے بس دل میں نورِ ہدایت آنے کی یہ تین علامات ہیں۔

کوئی ایسا گھر نہیں ہے کہ جس میں آدمی نے اپنے باپ دادا کے بارے میں نہ سنا ہو کہ وہ دُنیا سے چلے گئے اور جو دُنیا سے گیا بتاتے پھر وہ کبھی واپس آیا؟ لہذا جس دُنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا اور لوٹ کر کبھی نہ آنا ایسی دُنیا سے دل کا کیا لگانا۔

بس دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ آپ مُسافر کی دُعا قبول فرماتے ہیں، اے خدا آخرتِ مُسافر ہے، میرا صاحب بھی مُسافر ہیں ہم سب کو ایسا ایمان و یقین عطا فرما، ایسی لذت آپ کے نامِ پاک میں مل جائے کہ سلطنت سے بھی ہم فروخت نہ ہو سکیں، سُورج اور چاند بھی ہمیں خرید نہ سکیں، ساری دُنیا کی بیلاناں ہمیں خرید نہ سکیں اور ہر مائش

آپ پر فدا ہو اور ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں اور ہماری نیا بھی
 بنا دے اور آخرت بھی۔ اے مالکِ دو جہاں! اخترِ آپ سے اپنے لیے اپنے
 بچوں کے لیے اپنے دوستوں کے لیے دونوں جہاں کی نعمت مانگتا ہے۔
 مالکِ دو جہاں سے دونوں جہاں کو مانگے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ۔ اور ہم لوگوں کے دل میں جو جو جائز حاجتیں ہیں، اے اللہ
 ان کو پورا فرما دے۔ اے اللہ جس کو جو بیماری اور پریشانی ہو، ہم سب کی
 بیماریوں کو اور پریشانیوں کو صحت و عافیت سے، اور ہمارے دکھ کو سکھ
 سے تبدیل فرما دے، ہمارے غموں کو خوشیوں سے بدل دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
 اٰجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

اتباعِ سنت سے محبوبیت کا راز

فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں خاص برکت کا راز یہ ہے کہ جو شخص آپ
 کی ہنیت (وضع) بناتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو محبت اور پیار آتا ہے کہ یہ میرے
 محبوب کا ہم شکل ہے۔ پس یہ وصولِ کاسب سے اقرب طریق ہے (اللہ تک
 پہنچنے کا سب سے قریب راستہ ہے)۔

(کمالاتِ اشرفیہ)



سلسلہ
مواعظ حسنہ نمبر ۲۶



نورِ ہدایہ اور اس کی علامت

حصہ دوم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبِ مہبت برکاتہم



042-6370371
042-6373310

زیر سرپرستی: یادگار خافتاہ امدادیہ اشرفیہ

جامعہ مسجد قدسیہ بالمقابل چٹیا گھر، شاہراہ قائد اعظم، لاہور۔ پست بکس نمبر 2074 پست کوڈ نمبر 54000

پیشہ: انجمن احیاء السنہ
نمبر: ۵۵۱۱۳۳، ۵۵۱۱۳۴



اور
آگے علامات
(حصہ دوم)

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

یادگار خانقاہ امدادیہ شرفیہ لاہور

پوسٹ نمبر: 2074 ہسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 042-6370371-6373310

انجمن احیاء السنۃ (دہلی) قادیان، یامبہ پورہ لاہور۔ پوسٹ کوڈ: 54920
فون: 042-6551774، 042-6861584

مجموعہ حقوق محفوظ نہیں ہیں!
چھاپنے کی عام اجازت ہے
سلسلہ اشاعت دعوت الحق نمبر 261

نام کتاب _____ نور ہدایت الہی کی علامات (حصہ دوم)
مواظ حسنہ نمبر 26 _____

صحیح کلمات _____ حافظ سہیل احمد عثمانی (ایم اے) حافظ محمد یونس (ایم اے سی)
واعظ _____ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
ناشر _____ انجمن احیاء اہل حق (جبرڑ) نقہ نقیر آباد، باغ بپنرہ لاہور
اشاعت اول _____ ربیع الاول 1421ھ

ش کے ہے

شعبہ نشر و اشاعت خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، اشرف المدارس
گلشن اقبال بلاک نمبر 2، پوسٹ بکس نمبر 11182، کراچی 47۔ فون: 461658

ڈاک کے ذریعہ مواظ کی ترسیل صرف ان چوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

پوسٹ نمبر: 2074 پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 6373310-6370371-042

انجمن احیاء اہل حق (جبرڑ) نقہ نقیر آباد، باغ بپنرہ لاہور۔ پوسٹ کوڈ: 54920
042-6861584, 042-6551774 فون

مکرم ان اشاعت
حاکم عبدالمقیم
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

فہرست

- ۵۔ ہم لوگ دُنیا کے نمیشل نہیں ہیں۔
- ۶۔ دُنیا کی حقیقت۔
- ۷۔ موت پیچھے چلی آتی ہے۔
- ۸۔ سورۃ ملک میں حیات پر موت کی تقسیم کی حکمت۔
- ۹۔ پردیس میں تعمیر وطن۔
- ۱۰۔ حسنہ فی الدنیا کے معانی۔
- ۱۱۔ یہ خزاں ہے جو بانداز بہار آئی ہجرت کی عظمتوں کا پاس رکھنا۔
- ۱۲۔ دُنیا دارُ الغرور اور متاعِ قلیل ہے۔
- ۱۳۔ متاع کے لغوی معنی کی تحقیق۔
- ۱۴۔ منطق کے ایک مسئلہ کی دلچسپ تشریح۔
- ۱۵۔ دُنیا متاعِ قلیل کب ہے اور نعم المتاع کب ہو جاتی ہے؟
- ۱۶۔ دُنیا پر غالب آنے کا طریقہ۔
- ۱۷۔ حق تعالیٰ کی عظمت و جلالتِ شان کے سامنے مخلوقات کی حقارت۔
- ۱۸۔ صاحبِ نسبت کی کیفیت و سرور کا عالم۔
- ۱۹۔ بد نظری کا عذاب بے چینی و بے خوابی۔
- ۲۰۔

- ۲۰۔ اہل اللہ سے فیض یافتہ ہونے کی علامات
- ۲۱۔ دل میں نسبت مع اللہ کی مثال قطب نما کی سُوئی سے
- ۲۲۔ دُنیا کے سانپ کو پکڑنے کا منتر
- ۲۲۔ اللہ کو بھولنے کی وجہ قَلتِ محبت ہے
- ۲۳۔ عارضی رنگ و روپ کی پھریت
- ۲۳۔ حُسنِ فانی سے اہل اللہ کے استغناء کی وجہ
- ۲۳۔ صاحبِ نسبت کے قلب کو بے مثال لذت عطا ہوتی ہے
- ۲۵۔ اہلِ مجاز کی بے چینیاں
- ۲۶۔ دل کے چین کا واحد راستہ
- ۲۶۔ آنکھوں کا زنا
- ۲۷۔ حرمتِ زنا کی ایک عجیب حکمت
- ۲۷۔ اللہ کی یاد کی دو قسمیں
- ۲۷۔ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ہے
- ۲۸۔ گناہوں سے بچنا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے
- ۲۹۔ صحابہ کی شدتِ محبت کے آثار
- ۲۹۔ گناہوں پر قرارِ قَلتِ محبت کی دلیل ہے
- ۳۰۔ قبولِ توبہ کی چار شرائط
- ۳۰۔ شرطِ اول : گناہ سے الگ ہو جائے
- ۳۰۔ شرطِ دوم : گناہ پر نادم ہو جائے

- ۳۰۔ شرط سوم : عزم کرے کہ اب کبھی یہ گناہ نہ کروں گا
- ۳۱۔ شرط چہارم : اہل حقوق کو مال واپس کرے
- ۳۱۔ صحبت اہل اللہ کے بغیر کوئی اللہ والا نہیں بن سکتا
- ۳۲۔ اہل اللہ کی صحبت میں کتنا رہے؟ صحبتِ متیقن میں تسلسل کی اہمیت اس کی مثال
- ۳۳۔ اللہ والوں کی صحبت سے کیا ملتا ہے؟
- ۳۴۔ اہل اللہ کی لذتِ باطنی
- ۳۵۔ اللہ والے عاشقِ ذاتِ حق ہیں
- ۳۵۔ عالمِ برزخ میں تین رجسٹر
- ۳۵۔ مرنے کے بعد گناہ چھوٹنے پر کوئی ثواب نہیں
- ۳۶۔ باوجود قدرت ترکِ گناہ کا نام تقویٰ ہے
- ۳۶۔ دنیا اور آخرت کے امتزاج کی مثال
- ۳۷۔ صحبتِ ناجنس کا اثر
- ۳۸۔ افنائے نفس کی مثال تبدیلِ ماہیت سے
- ۳۹۔ صحبتِ شیخ سے ظہورِ صلاحیت کی مثال
- ۳۹۔ زمانہ کے اہل اللہ سے استفادہ ضروری ہے
- ۴۰۔ نفع کے لیے مناسبت شرط ہے
- ۴۰۔ شرحِ صدر کی تفسیر زبانِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
- ۴۱۔ دل میں نورِ ہدایت داخل ہونے کی علامات
- ۴۱۔ پہلی علامت : دنیا سے کنارہ کش ہو جانا

- ۴۲ _____ دُنیا دھوکہ کا گھر کیوں ہے ؟
- ۴۳ _____ مثنوی رومی میں دُنیا کے دار الغرور ہونے کی عجیب تمثیل
- ۴۶ _____ مثنوی میں دار الغرور کی دوسری تمثیل
- ۴۷ _____ حُب دُنیا کے شیطانی جادو کی علامات
- ۴۹ _____ دُنیا کا جادو اُتارنے کا طریقہ
- ۴۹ _____ دار الغرور کی تیسری تمثیل
- ۵۰ _____ جہنم خاکی کے قلعہ میں لذت درآمد کرنے والے پانچ دریا
- ۵۲ _____ موت کے وقت جسمانی لذتوں کا انقطاع اور انسان کی بے کسی
- ۵۳ _____ موت کے اندھیروں میں کس چراغ سے نور ملتا ہے ؟
- ۵۵ _____ دوسری علامت : آخرت کی طرف توجہ و انابت
- ۵۶ _____ دردِ محبتِ الہیہ کی عجیب تعبیر
- ۵۷ _____ ذکر کو شکر پر مقدم فرمانے کی حکمت
- ۵۷ _____ حق تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کے بعض ضروری اعمال
- ۵۸ _____ تیسری علامت : موت سے پہلے موت کی تیاری



نورِ ہدایت اور اس کی علامات

(حصہ دوم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰهُ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّهْدِيْهٖ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (پ سُوْرۃ النّٰم)
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَمَ فَاَنْتَکُمْ خَلَقْتُمْ
لِلْاٰخِرَةِ وَالْاٰنِیَا خَلَقْتُ لَکُمْ (الدار المنثور فی التفسیر
بالماتور للسیوطی ص ۲۲۲ ج ۶ بحث سُوْرۃ الصف)

ہم لوگ دنیا کے نشیل نہیں ہیں۔ | حضراتِ سامعین !

ہم چاہے لندن میں ہیں یا پاکستان و ہندوستان میں ہوں زمین کے جس گوشے میں بھی ہوں اور چاہے ہم کو کسی ملک کی نیشنلٹی مل جائے لیکن دنیا کے ہم نشیل نہیں ہیں۔ ایک دن ہم کو دنیا سے بھی جانا ہے خواہ ہماری بلڈنگ دو ہزار گز پر ہو بعض رئیس ہمارے یہاں ایسے ہیں کہ دو ہزار گز کی بلڈنگ میں رہتے ہیں مگر آخر میں ان کو زمین کے نیچے دو گز کا بنگلہ ملتا ہے۔ کیوں بھئی زمین کے نیچے کوئی

بڑا بنگلہ ملتا ہے؟ دو ہی گز کا ملتا ہے اور لباس بھی اتار لیا جاتا ہے کیا بے کسی ہوتی ہے!

دُنیا کی حقیقت

شاعر کہتا ہے اور دُنیا کی حقیقت پیش کرتا ہے اور
شعر بھی میرا ہی ہے، بنا دینا ہوں کہ میرا شعر ہے

کیوں کہ جن کو مجھ سے خاص تعلق ہے ان کو لطف زیادہ آتا ہے۔

یوں تو دُنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی

قبر میں جاتے ہی دُنیا کی حقیقت کھل گئی

سڑکوں پر آپ دیکھتے تو کیسی لندن کی سڑکیں ہیں اور ان کے مکانات اور
رنگ برنگ کی تنکیاں سامنے نظر آتی ہیں تو دُنیا رنگین معلوم ہوتی ہے یا نہیں؟
لیکن قبر میں جاتے ہی دُنیا کی حقیقت کھل گئی کہ آج کوئی بھی ہمارا نہیں اور زبانِ
حال یہ شعر رخصت ہونے والا پڑھتا ہے۔

شکریہ! قبر تک پہنچانے والو شکریہ اب کیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

بہن! اور بیوی بچے کچھ تو ان میں گھر ہی تک جاتے ہیں اور جانی باپ بچے اور بھتیجی بھتیجیاں کے بعد
وہ جانے والا یہی کہتا ہے کہ شکریہ! قبر تک پہنچانے والو شکریہ اب کیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

نظیر اکبر آبادی ایک شاعر گزرا ہے وہ ایک نقشہ کھینچتا ہے۔

کئی بار ہم نے یہ دیکھا کہ جن کا مُشیتن بدن تھا مبیض کفن تھا

جسم اور باڈی نہایت شاندار، کفن نہایت چمکدار لیکن

جو قبر کمن ان کی اکھڑی تو دیکھا

پانچ چھ مہینے کے بعد بارش ہوئی اور قبر کھد گئی تو کیا دیکھا

بہ عضو بدن تھا نہ تبار کفن تھا
جسم کا کوئی عضو بھی نظر نہیں آیا اور کفن کا ایک تار، ایک سوت بھی نظر
نہیں آیا۔

موت پیچھے چلی آتی ہے ذرا دھیان رہے | ہمارے حضرت
حکیم الامت

مجدد ملت تھانوی نور اللہ مرقدہ علمائے شیخ بڑے بڑے علماء اور مشائخ کے
مرشد نے اپنے حجرے میں دو شعر لکھوا کر دیوار پر ٹانگے ہوتے تھے روزانہ اس
کو پڑھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کو بھی اپنی بیٹری چارج کرنی پڑتی ہے
اور اپنا ایمان گرم رکھنا پڑتا ہے، اگر سرد ہوا میں چل رہی ہوں تو چائے کی
گرمی اور ہیٹر کام دیتا ہے یا نہیں؟ تو جب ہیٹر ایک مخلوق چیز ہے اور
چائے ایک مخلوق چیز ہے، وہ ہمیں گرم کر دیتی ہے تو اللہ والوں کی صحبت
کا کیا حال ہوگا، کہ جن کے قلب میں ایمان کا ہیٹر چل رہا ہے اور جن کی
آنکھوں میں اور زبانوں میں اثرات موجود ہیں، تو وہ دو شعر پیش کر رہا ہوں
جو حکیم الامت کے حجرے میں آویزاں تھے اور حضرت روزانہ اس کو دیکھتے تھے

رفقے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں کیتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

سُورۃ ملک میں حیات پر موت کی تقدیم کی حکمت | بحرانِ اللہ

میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سُورۃ ملک میں حیات پر موت کو مقدم فرمایا ہے۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ اور پھر ایک اشکال اور سوال فرمایا: بِحِثِّیْتُ اُسْتَاذُ اور میں شاگرد تھا۔ فرمایا کہ یہ بتاؤ آخر میاں کہ پہلے زندگی ملتی ہے یا پہلے موت آتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت پہلے زندگی عطا ہوتی ہے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے کیوں موت کا تذکرہ مقدم فرمایا؟ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ تو پھر خود جواب دیا کہ یہ اس لیے فرمایا ہے کہ جو زندگی اپنے ڈپارچر کو، رخصت ہونے کو سامنے رکھے گی، وطن اصلی جانے کا خیال رکھے گی، وہ زندگی پر دس کی مشغولیوں کے ساتھ ساتھ تعمیرِ وطن کو فراموش نہیں کرے گی۔ چند روزہ حیات کی لالچ میں اور عارضی عیش کی خاطر اپنی ہمیشہ کی زندگی کو برباد نہیں کرے گی میرے تین جملے سُن لیجئے جو کہ عطا تے آسمانی ہیں آپ کا ضمیر اس پر شہادت دے گا۔ جس دُنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا، کیوں بھتی اس میں کسی کو کوئی اشکال ہے جو کیا وہ پھر لوٹ کر آیا؟ جس دُنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا اور لوٹ کر پھر کبھی نہ آنا، ایسی دُنیا سے دل کا کیا لگانا، بتاؤ یہ جملے کچھ اثر انداز ہو رہے ہیں یا نہیں، جس دُنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا اور لوٹ کر پھر کبھی نہ آنا ایسی دُنیا سے دل کا کیا لگانا، کیا کوئی شخص لوٹ کر آیا کہ ذرا اپنی بلڈنگ دیکھ لوں، اپنے کاروبار کو دیکھ لوں، اپنی موٹر کو دیکھ لوں

کوئی آتا ہے؟ نہیں۔

پردیس میں تعمیرِ وطن

اس لیے دوستو! مبارک وہ بندے ہیں جو
دُنیا کی مشغولیت کے باوجود پردیس میں

رہتے ہوئے اپنی تعمیرِ وطن میں مشغول رہتے ہیں جس کا ذریعہ اللہ والوں کی صحبت
ہے، حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ سارے دنیا کے مفتی جس
کاروبار کے جواز پر فتویٰ دیں کہ یہ بالکل جائز کاروبار ہے، یہ بزنس و تجارت
بالکل جائز ہے لیکن اگر وہ اتنا مشغول ہو جاتا ہے کہ اللہ والوں کی صحبت میں
جانے کا اسے وقت نہیں ملتا، اتنا کماتا ہے کہ بزرگوں کے پاس کم آتا تو دیکھ کر
آنا ہی نہیں ہوتا ہے تو میں ایسی تجارت کو حرام کہوں گا، کیوں؟ اس لیے کہ
جب بزرگوں کے پاس نہیں جاتے گا تو آہستہ آہستہ اس کی دینی حالت کمزور
ہو جائے گی، لہذا جس دُنیا سے پردیس کی جس مشغولیت سے وطن کی تعمیرِ خطرے
میں پڑ جائے، بتاؤ وہ یکسے جائز ہوگی؟

ایک شخص نے کانپور سے حضرت تھانوی کو لکھا کہ میں پہلے اوایین اور
تہجد بھی پڑھتا تھا اب میری تہجد قضا ہونے لگی اور اوایین بھی چھوٹنے لگی۔
اشراق اور چاشت سب چھوٹ گئی پھر کچھ دن کے بعد لکھا کہ اب تو میری
جماعت کی نماز بھی ختم ہو گئی پھر لکھا کہ اب تو فرضِ خطرے میں ہے تو حضرت
نے لکھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو صاحبین کی صحبت میسر نہیں ہے۔ بتائیے
کتنی اہم چیز ہے، نسبت اور تعلق مع اللہ کا حصول اور اس کا بقا اور اس کا
ارتقا اہل اللہ کی صحبت پر موقوف ہے۔

حَسَنَةُ فِي الدُّنْيَا كَيْ مَعَانِي

اس لیے علامہ اوسے رحمۃ اللہ علیہ نے
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً كِي

تفسیر میں لکھا ہے کہ دُنیا میں کیا کیا چیزیں حسنہ ہیں جن کو اللہ نے مانگنے کو
کو سکھایا ہے، کہ تم ہم سے یہ مانگو کہ یا اللہ ہم کو دُنیا میں حسنہ دے اور آخرت
کی بھی بھلائی اور حسنہ دے۔ تو دُنیا کی حسنہ میں یہ چیزیں منجملہ حسنات شامل ہیں:

۱. الْعَافِيَّةُ وَالْكَفَافُ عافیت وغیر محتاجی
۲. الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ نیک بیوی
۳. الْأَوْلَادُ الْأَبْرَارُ نیک اولاد
۴. أَمْوَالُ الصَّالِحِ حلال روزی، حلال مال
۵. الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ دین کا علم حاصل ہونا اور اس پر عمل یعنی توفیق عبادت
۶. ثَنَاءُ الْخَلْقِ مخلوق میں تعریف و نیک نامی
۷. الصِّحَّةُ وَالْكَفَايَةُ صحت و کفایت
۸. النَّصْرَةُ عَلَى الْأَعْدَاءِ دشمنوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد
۹. وَالْفَهْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ کتاب اللہ کی فہم
۱۰. صُحْبَةُ الصَّالِحِينَ اللہ والوں کی صحبت

(روح المعانی جلد ۲، صفحہ ۹۱)

جس کو اللہ والوں کی صحبت حاصل نہیں د، دُنیا کی حسنہ سے محروم ہے
میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ پنجرے
میں جوتی چڑیا پھنس کر آتی ہے اور چمن اور گلشن سے محروم کر دی جاتی ہے

شکاری دھوکا دینے کے لیے پنجرے کی تیلیوں کو رنگین کر دیتا ہے اور دانوں کو بھی رنگین کر دیتا ہے تاکہ اس کو چمن یاد نہ آئے اور پھڑپھڑانا بھی بھول جاتے اس کے پر اور بازو مفلوج ہو جائیں اسی طرح یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ مومن سموسہ اور پاپڑ، کچھڑی اور کڑھی وغیرہ کے رنگین دانوں میں ایسا مشغول ہو جائے کہ اس کی طبیعت میں شوق ہی نہ رہے کہ آخرت کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے تو شیخ فرماتے تھے کہ نئی چڑیا پر فرض ہے کہ پرانی چڑیوں سے رابطہ کرنے کے تم لوگ چمن سے جدا ہو کر کس طرح فریاد کرتی ہو اے چڑیو! پھر یہ شعر پڑھتے تھے۔

کس طرح فریاد کرتے ہیں تباد و قاعدہ

اے اسیرانِ قفس میں نو گرفتاروں میں میں

تو جو لوگ پردیس کی رنگینیوں میں مبتلا ہو گئے ان کو چاہیے کہ اللہ والوں کی صحبت میں رہیں اور ان سے پوچھیں کہ کس طریقہ سے آپ اللہ سے دعا مانگتے ہیں اور کس طریقہ سے اللہ کو یاد کرتے ہیں بھئی وہ یاد کرنا ہمیں بھی سکھا دو، خواجہ عزیز الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ میرے شیخ نے سنایا۔ کیا کہیں علم سماعی بھی عجیب نعمت ہے۔ صحابہ کی سُنّت یہی ہے کہ ان حضرات کے کان براہِ راست زبانِ نبوت سے علم حاصل کرتے تھے۔ بزرگوں کی باتیں سُن کر جو علم آتا ہے وہ بڑا موثر ہوتا ہے، وہ دل ہوتا ہے زبانِ دل کا ترجمان اور کانِ دل کا ترجمان، دل سے جو بات نکلتی ہے دوسرا دل اس کو کان کے ذریعہ سے کھینچ لیتا ہے کان بھی قیف کی طرح سے ہے۔

یہ خزاں ہے جو باندازِ بہار آتی ہے | تو فرمایا کہ میں لکھنؤ گیا تو لکھنؤ
میں پورا شہر سجایا ہوا تھا،

کیوں! وائسرائے کی آمد تھی، خواجہ صاحب بھی ساتھ تھے خواجہ صاحب نے میرے
شیخ کا بستر اپنے سر پر رکھا جبکہ برابر کے خلیفہ وہ بھی تھے۔ حضرت حکیم الامت
کے خلیفہ خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب نے حضرت سے فرمایا کہ میں خلیفہ تو
ہوں لیکن غیر عالم ہوں اور آپ عالم خلیفہ ہیں اس لیے آپ کا بستر سر پر رکھنے
کو سعادت سمجھتا ہوں، اس کے بعد تھوڑی دیر میں جلدی سے قلی کو بلا کر اس کے
سر پر رکھ دیا اور یہ فرمایا کہ حضرت ایک سی آتی ڈی آگیا ہے کیونکہ میں ڈپٹی
کلکٹر ہوں اور انگریز بڑا ظالم ہے فوراً میرے خلاف کوئی رپورٹ لکھ دے گا
تو میری نوکری خطرے میں پڑ جائے گی کہ یہ ڈپٹی کلکٹر ہو کر قلی بن جاتا ہے۔

دین کی عظمتوں کا پاس رکھنا | اس سے معلوم ہوا کہ جو علماء دین
ہیں جن کے سپرد دین کی خدمت

ہے ان کو کوئی ایسی حرکت کرنا جائز نہیں جس سے دین کی عظمتوں کو نقصان پہنچے
ساؤتھ افریقہ کے ایک تاجر نے بتایا کہ ایک مولوی ہندوستان سے آیا
اتنا مانگتا تھا کہ ہم نے دنیا میں اپنی زندگی میں ایسا لالچ نہیں دیکھا اور تین
سال ہو گئے لیکن ابھی تک ان کا سامان جا رہا ہے، ہدیہ کے نام پر مانگا حالانکہ
یہ ہدیہ نہیں ہے، ہدیہ تو وہ ہے کہ بے سوال ملے۔ مانگ مانگ کر جمع کیا۔
ایک بہت بڑے شخص نے مجھے یہ روایت بتائی ہے، بتا رہا ہوں کہ کسی
عالم دین کو اور دین کے خادم کو ایسی حرکت جائز نہیں ہے کہ جس سے دین

کی عظمتوں کو نقصان پہنچے، چاہے وہ دوسروں کے لیے جائز بھی ہو مگر جو دین کے مقتدا اور خادم ہیں ان کو وہ جائز کام بھی جائز نہیں ہے جس کی وجہ سے عوام میں ان کی سبکی اور خفت اور بے عظمتی پیدا ہو تو خواجہ صاحب نے قلی کے سر پر بستر رکھا اور باہر نکل آئے اور باہر نکل کر فرمایا کہ حضرت سارا لکھنؤ دہسن کی طرح سجایا ہوا ہے۔ اس پر بھی اسی وقت میرا ایک شعروں ہوا ہے

رنگ رلیوں پہ زمانہ کی نہ جانائے دل
یہ خزاں ہے جو بانداز بہار آتی ہے

دیکھا آپ نے بچپن کو ہم نے جوانی میں دیکھا ہے اور جوانوں کو بڑھا دیکھ رہا ہوں اب بڑھے کے بعد آگے منزل قبر کی ہے یہ رونگ ہے اور قبر کے بعد میدانِ محشر کے حساب و کتاب کے لیے تیار ہو جانا چاہیے اکوڑ خٹک سے ایک رسالہ اتنی نکلتا ہے اس میں شعر دیکھا تھا کہ

ہو چمن سے گزریے تُو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زائے
خزاں کے دن بھی ہیں سامنے لگانا دل کو بہار سے

دُنیا دارُ الغرور اور متاعِ قلیل ہے | اس دُنیا سے جس نے دل لگایا دُنیا نے دھکا مار کر

اسے قبر میں لٹایا، پھر پتہ چلا کہ جو دُنیا آگے پیچھے پھر رہی تھی دھوکہ باز تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کا نام دارُ الغرور رکھا، یہ متاعِ قلیل ہے، قلیل پونجی ہے۔

متاع کے لغوی معنی کی تحقیق

علامہ صمعی جو کہ بہت بڑے
علماء نحو میں سے ہیں ان کے خیال

ہوا کہ متاع کا لفظ جو قرآن پاک میں نازل ہوا ہے اس کے معنی کیا ہیں تو وہ
عرب کے دیہاتوں میں گئے چونکہ بڑے شہروں میں عرب اور عجم میں اختلاط
ہو گیا تو اس وجہ سے ایک دیہات گئے تاکہ اس کی صحیح لغت جو عرب بولتے
ہیں وہ معلوم کر سکیں اور گاؤں میں زبان زیادہ صحیح اور محفوظ ہوتی ہے تو وہاں
انہوں نے دیکھا کہ ایک چھوٹا بچہ پانچ چھ سال کا بیٹھا ہوا تھا کہ ایک کتا آیا
اور باورچی خانہ میں گھس گیا اور میلا کپڑا جس سے پونچھا لگایا جاتا ہے اور برتن
صاف کیا جاتا ہے اس کتے نے اس کو لیا اور لے جا کر پہاڑ پر بیٹھ گیا۔ اب
اس بچہ کی ماں آتی تو جو عربی زبان اس بچہ نے استعمال کی علامہ صمعی رحمۃ اللہ علیہ
جیسے شخص نے جو عالم نحو ہیں اس کو فوراً نوٹ کر لیا کہ الحمد للہ لغت حل ہو گئی
کیوں کہ قرآن پاک عربوں کے محاورات پر نازل ہوا ہے۔ اس بچہ نے کہا
يَا اُرْحٰى جَاءَ الرَّقِيْمُ وَاَخَذَ الْمَتَاعَ وَتَبَارَكَ الْجَبَلُ یعنی چنگبر گتا
آیا اور اس نے متاع اٹھائی، متاع یعنی وہ صافی جس سے برتن صاف کرتے
ہیں۔ آہ! اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ دنیا کیا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
وے علامہ آوسی کو جن کے بارے میں علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
فرمایا کرتے تھے کہ تفسیر روح المعانی سے بڑھ کر عربی زبان میں کوئی تفسیر نہیں
ہے وہ ماہر تفسیر حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے دنیا کو متاع کیوں فرمایا؟ دنیا حقیر و خوچی کب ہے؟ اگر دنیا

اللہ سے غافل کر دے تب دُنیا ذلیل و خوار اور بری ہے یعنی دُنیا متاعِ طلیل بشرطِ شستی ہے۔ اب آپ کہیں گے کہ بشرطِ شستی کیا شے ہے؟

منطق کے ایک مسئلہ کی آسان اور دھچپ تشریح | ہر شئی تین

چیزوں سے ثابت ہوتی ہے بشرطِ شستی، بشرطِ لاشتی، لا بشرطِ شستی، علمِ حضرات اس کو پڑھانے میں کچھ مشکل محسوس کرتے ہیں اور طلباء بھی یہی کہتے ہیں کہ پتہ نہیں کہ اُس تا دجھی سمجھے ہیں یا نہیں؛ لیکن میں اس کو مولویوں کے بہت پسندیدہ ذوق کے مطابق حل کرتا ہوں یعنی دعوت۔ اگر آپ یہ کہ دیں کہ دعوت مجھے اس شرط پر منظور ہے کہ آپ کباب شامی ضرور کھلائیں گے یا پاپڑ یا سموسہ چلو بھیجی؟ ہجراتی دعوت ہی سہی تو اس کا نام دعوتِ بشرطِ شستی ہے اور اگر آپ کہیں کہ بڑا گوشت مجھے نقصان کرتا ہے بڑا گوشت نہیں کھلائیں گے تو یہ دعوتِ بشرطِ لاشتی ہے اور اگر یہ کہیں کہ جو چاہو کھلاؤ اور جو چاہو نہ کھلاؤ یہ لا بشرطِ شستی ہے تو میرے بزرگوں اور اکابر نے جب یہ میری تقریر سنی تو فرمایا کہ بھئی تم نے کھانے پینے میں کتنا بڑا مسئلہ حل کر دیا۔

دُنیا متاعِ قلیل کب ہے اور نعم المصاب کب ہو جاتی ہے؟

علامہ الوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دُنیا کے حقیر ہونے کے لیے شرط لگا دی کہ دُنیا حقیر اور ذلیل و بُری کب ہے؟ اِنْ اَلْهَتَاكَ عَنْ طَلَبِ الْآخِرَةِ ﴿روح المعانی: ج ۲، صفحہ ۱۸۵﴾ بشرطِ شستی بری ہے کہ اگر تم کو آخرت سے

غافل کر دے اور اگر تم نے دُنیا کو اللہ کے راستہ میں خرچ کیا مسجد اور مدرسے بنائے اور علماء دین کی خدمت کی اور دین کی اشاعت اور دین پھیلانے میں اپنا پیسہ لگایا تو اِنْ جَعَلْتَ الدُّنْيَا وَسِيلَةً لِّلْآخِرَةِ اٰتَمَّ دُنْيَا كُوْاْخِرَتِ كے لیے وسیلہ بنا لو وَذَرِيعَةً لِّهَا اور آخرت کا ذریعہ بنا لو تو فرماتے ہیں کہ پھر دُنیا ذلیل نہیں ہے فَهِيَ نِعْمَ الْمَتَاعُ پھر وہ بہترین پونجی ہے کہ جس کے ذریعہ سے آخرت بن جائے آپ بتائیے کہ جو پیر کعبہ شریف کا طواف کریں وہ پیر حقیر ہیں؛ جس ہاتھ سے حجر اسود کا بوسہ ملے یا اللہ والوں کا مصافحہ نصیب ہو بھلا وہ ہاتھ حقیر ہو سکتے ہیں؛ ہمارا فرض ہے کہ ہم دُنیا کو آخرت بنالیں، لیکن دُنیا کو آخرت بنانے کے لیے ہمت اور توفیق کب ہوتی ہے اور نوٹ کو اور پونڈ کو گن گن کر تو ند میں رکھنا اس سے نجات کب ملے گی؟

دُنیا پر غالب آنے کا طریقہ | جب کسی اہل آخرت کی صحبت نصیب ہوگی کہ جن کے دل پر

اللہ کی محبت چھا گئی ہو، تو ان کی صحبت کی برکت سے آپ کے دل پر بھی چھا جائے گی۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیکھو علم کتنا ہی حاصل کر لو دُنیا تم پر غالب رہے گی، علم سے دُنیا مغلوب نہیں ہوگی، لیکن کس سے مغلوب ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ ۷

یار غالب جو کہ تا غالب شوی

مجھتی میں مولانا رومی کا بچپن سے عاشق ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ان

اللہ والوں کے پاس رہو کہ جو دُنیا پر غالب آچکے ہیں دُنیا جن کے سامنے

مثل کُتی ہے، مغلوب ہے ان کے ساتھ رہو تاکہ تم بھی غالب ہو جاؤ، جب
غالب کے پاس رہو گے تو غالب ہو جاؤ گے مگر غالب سے مراد وہ شاعر
نہیں ہے دہلی کا۔ بلکہ غالب سے مراد وہ ہے کہ جس پر آخرت اور اللہ کی محبت
غالب ہو جائے، جیسا کہ شاعر جگر مراد آبادی فرماتے ہیں :-
میرا کمال عشق بس اتنا ہے اے جگر
وہ مجھ پہ چھا گئے میں زمانہ پہ چھا گیا

جس پر اللہ کی محبت چھا جاتی ہے وہ جہاں جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ
غالب رہے گا۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اللہ
والا جہاں بھی جاتے گا غالب رہے گا ان شاء اللہ سلاطین کی محفل میں بھی غالب
رہے گا، مالداروں کے پاس بھی غالب رہے گا، جہاں جائے گا چھا جائے گا،
کوئی حال کوئی ماحول کوئی معاشرہ اس کو اللہ سے غافل نہیں کر سکتا بلکہ غافلین کو
بھی وہ اللہ کی یاد دلانے کا اور پھر یہ شعر پڑھا کرتے تھے :-
جہاں جاتے ہیں ہم تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگ محفل دیکھ لیتے ہیں

حق تعالیٰ کی عظمت و جلالتِ شان کما منہ مخلوقات کی حقارت

اللہ جس کے دل میں آتا ہے واللہ اس کی نگاہوں میں سورج اور چاند کی روشنیاں
پھینکی پڑ جاتی ہیں کیونکہ سورج کو روشنی کی بھیک دینے والا کون ہے اور چاند
کو روشنی کی بھیک دینے والا کون ہے؟ اللہ ہے تو جس کے دل میں اللہ

آتا ہے اس کی روشنی کے آگے سورج اور چاند کی روشنی بھکی معلوم ہوتی ہے۔
 مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے جزا دے فرماتے ہیں کہ ہ
 مگر تو ماہ و مہر را گوئی خفا

اے خدا اگر چاند اور سورج کو آپ طعنہ دے دیں کہ تم لوگوں میں کچھ
 روشنی نہیں ہے، تم مخفی مخلوق ہو۔

مگر تو قد سرو را گوئی دوتا

اگر سرو کے درخت کو جو سیدھا ہوتا ہے اور عاشق لوگ اپنے عشوق
 کی جسامت اور قامت اور ان کی نازک بدنی کی جس سے تشبیہ دیتے ہیں تو
 اگر آپ کہیں کہ اے سرو کے درخت! جن کی سیدھائی مشہور اور ضرب الشل ہے
 تم سب کے سب ٹیڑھے ہو۔

مگر تو کان و بحر را گوئی فقیر

مگر تو چرخ و عرش را گوئی حقیر

اگر سونے اور چاندی کی کانوں کو خزانہ اور سمندر کے وہ سواحل کہ جہاں
 کروڑوں کروڑوں کے موتی پیدا ہوتے ہیں اگر اے اللہ آپ فرمادیں کہ تم
 سب میرے سامنے فقیر، غریب اور مسکین ہو اور اگر ساتوں آسمانوں اور
 عرش اعظم کو آپ فرمادیں کہ تم حقیر مخلوق ہو تو۔

ایں بہ نسبت با کمال تو رواست

ملک و اقبال و غنا ہا مروت رواست

اے خدا آپ کی عظمتوں کے سامنے آپ کے کمالات کے سامنے

آپ کو زیب دیتا ہے اور آپ کو حق پہنچاتا ہے کہ آپ جو چاہیں ان کو کہیں کہ یہ آپ کے ادنیٰ مخلوق، ادنیٰ بھک منگے ہیں اور سلاطین کے تخت و تاج کو اگر آپ فرمادیں کہ تم کچھ نہیں ہو تو یہ آپ کو زیب دیتا ہے کہ ملک اقبال و سلطنت آپ ہی کے لیے خاص ہے۔

صاحب نسبت قلب کے کیف و سرور کا عالم | ایک اللہ والے

کو دنیوی تخت و تاج سے زیادہ نشہ نصیب ہوتا ہے کیونکہ تخت و تاج اللہ کی ادنیٰ بھیک ہے اور جن کے دل میں اللہ آتا ہے، سلطنت کے تخت و تاج دینے والا آتا ہے، ان اللہ والوں کے دل کا کیا عالم ہوتا ہے اس کے سامنے سلاطین کے تخت و تاج کیا بیچتے ہیں اور سورج و چاند کی روشنی کیا فروخت کرتی ہے اور دنیا کی لیل و نسل کا حسن و جمال کیا بیچتا ہے اور میں نے بتایا تھا کہ اللہ والا وہ ہے کہ جتنا وہ خدا کو مسجد میں یاد کرتا ہو وہ لیسٹر کی شرک پر بھی اپنے ٹیسٹر کو حرام لذتوں سے بچاتا ہو ورنہ پھر بزرگی اس کا نام نہیں ہے کہ مسجد میں تو مسجد میں پڑے روئے ہیں اور جب لیسٹر کی شرک پر گئے تو اپنا ٹیسٹر کھول دیا، ہیکلین کو کچھ رہے ہیں، یہ نمک حرامی نہیں ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے کہ نظر کی حفاظت کرو **يَعْصُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ** (پ ۱۸، سورہ نور) اپنی نگاہوں کو نیچی کرو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری شریف کی حدیث میں فرمایا کہ نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے (بخاری جلد ۲، کتاب الاستیذان) جب یہ سامنے آجائیں تو نظر کی حفاظت کرو، پھر نظری

کرنا یہ نمک حرامی ہے اور نمک حلال وہ ہے کہ جو اپنی بیوی پر قناعت کرے کہ اے اللہ مجھے جو آپ نے بیوی دی ہے اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی لیلیٰ نہیں ہے کیونکہ بدست مولیٰ ملی ہے۔ دوستو! درد بھرے دل سے عرض کرتا ہوں قناعت کرو اپنی حلال پران شاء اللہ مرنے کے بعد پھر جنت میں اللہ ہماری سب تمنائیں پوری کریں گے۔

بد نظری کا عذاب بے چینی و بے خوابی | لیکن یہاں حرام نمک چکھنے سے آپ

کو سکون نہیں ملے گا۔ یہ خوب سمجھ لیں۔ جنہوں نے نظر کی حفاظت نہیں کی آج ان کی نیندیں حرام ہیں دن بھر جس کو دیکھتے ہیں رات کو پھر نیند حرام ہو جاتی ہے پھر کیا کھاتے ہیں وہ کہ جب وہ دیکھتے ہیں کسی کی وائف تو ان کو کھانی پڑتی ہے و یسیم فاتیو، پانچ نمبر کی ایک گولی ہے نیند کی مگر وزن وہی ہے وائف کا اگر اللہ کا نام لو اور آنکھوں کو بچا کر رکھو کسی کو دیکھو ہی نہیں کیوں کہ دیکھنے سے کوئی وہ ہمیں مل جائے گی بھئی بتاؤ جو چیز ہمیں نہ ملنے والی ہو اس کو دیکھ دیکھ کے ہاتے ہاتے کرنا یہ احمقانہ اور بے وقوفی کا گناہ ہے۔ جو اللہ نے ہمیں چٹنی روٹی دی بس اس کو سب کچھ سمجھو اگر دوسری طرف نظر ڈالی تو پا پڑ کے بجائے جھا پڑ پاؤ گے۔

اہل اللہ سے فیض یافتہ ہونے کی علامت | تو میں عرض کر رہا تھا کہ اگر کسی

کو دیکھنا ہو کہ یہ کس قدر خانقاہ سے فیض یافتہ ہے اور اس پر اللہ والوں کی

محبت کا کیا اثر ہے اور ذکر اللہ اور تسبیح و تحمید کا اس پر کیا اثر ہے تو اس کو
شرکوں پر دیکھو کہ یہ اپنی نظر کی کتنی حفاظت کرتا ہے؟

دل میں نسبت و تعلق مع اللہ کی مثال قطب نما کی سُوتی سے

جیسے قطب نما صحیح ہے یا نہیں اس کا ٹیسٹ کیا ہے لیسٹر والو! سن لو اور قطب نما
کہتے ہیں قبلہ نما کو اس کی سُوتی میں ایک سالہ لگا رہتا ہے مقناطیس کا آسمانی
رنگ لگتا ہوتا ہے اور ذرا سا ہوتا ہے اگر آپ شمال کے علاوہ کسی طرف اس کا
رُخ کریں گے تو وہ ٹڑپنے لگتی ہے اگر ذرا بھی ادھر ادھر ہو جائے لیکن جب اس
کا رُخ شمال کی طرف صحیح کر لیں تو جو مقناطیسی لہریں زمین سے چل رہی ہیں ان
کی وجہ سے قطب نما کی سُوتی سکون میں آجاتی ہے اور جب تک اس کا رُخ صحیح
نہ ہو تڑپتی رہتی ہے۔ ایسے ہی کیسے معلوم ہو کہ کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی
محبت اور نسبت اور تعلق مع اللہ کی دولت آگئی اور اس کے دل میں ایمان کی
روشنی اور پالش لگ گئی اس کی علامت یہ ہے کہ اگر دُنیا کا حُسن یا دُنیا کی دولت
یا دُنیا کی بادشاہت ہمیں اللہ کی طرف سے ادھر ادھر کر دے تو دل تڑپنے لگے
جب تک ہم توبہ کر کے اپنے قلب کی سُوتی کو اللہ کی طرف نہ کر دیں ہمیں سکون نہ
ملے تو سمجھ لو کہ اب دل میں اللہ کا تعلق نصیب ہو گیا ہے یہی دلیل ہے کہ
واقعی یہ با خدا ہے کہ غیر خدا سے اس کو وحشت ہونے لگی۔

تو دوستو! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ
دُنیا دھوکہ کا گھرانہ لوگوں کے لیے ہے چنوں نے دُنیا کو آخرت کا ذریعہ نہیں

بنایا اور اہل اللہ کی صحبت میں نہیں بیٹھے۔

دُنیا کے سانپ پکڑنے کا منتر کیا ہے؟ | ورنہ جو لوگ اہل اللہ کی صحبت میں رہتے

ہیں تو حکیم الامت فرماتے ہیں کہ دُنیا سانپ ہے اس کو پکڑنے کے لیے پہلے منتر سیکھ لو، آپ دیکھتے ہیں کہ مالدار ہی لوگ جو منتر جانتے ہیں وہ سانپ اپنے پٹارے میں رکھتے ہیں اور سانپ کو پکڑے بھی رہتے ہیں اور سانپ کچھ نہیں کر پاتا تو حکیم الامت فرماتے ہیں کہ جس کو دُنیا کمانا ہو پہلے تقویٰ حاصل کر لو، تقویٰ کا منتر حاصل کر لو پھر دُنیا آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ دلیل پیام رسالت ہے کہ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مشکوٰۃ باب استحباب المال صفحہ ۴۵۵) مالدار ہی اس کو نقصان نہیں دے گی جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کو مالدار ہی مضر نہیں ہے چاہے بادشاہت اس کے قدموں میں آجائے تخت تاج بھی اگر اس کے قدموں میں آجائیں تب بھی وہ اللہ کو فراموش نہیں کر سکتا۔

اللہ کو بھولنے کی وجہ قلتِ محبت ہے | اب آپ کہیں گے

بھئی ہم دُنیا میں پھر کس طرح رہیں تو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ اس کا سلیقہ سکھاتے ہیں کہ دُنیا اور آخرت کو ہم جمع کیسے کر سکتے ہیں؟ خوب غور سے سُن لو تاکہ آپ کو یہ نہ شبہ ہو کہ یہاں لندن کی سڑکوں پر تو بڑا مشکل ہے ہم تو اللہ کو بھول جاتے ہیں لیکن اللہ کو بھولنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دل میں اللہ کی محبت اور دِردِ دل نہیں ہے۔ آپ بتائیے کہ اگر ایک کاٹا چُجھ جائے تو بریانی سموسہ اور پاپڑ وغیرہ

دیکھ کر وہ دردِ رہے گا یا ختم ہو جائے گا؟ اور نئی نئی شادی ہوتی ہو جس کو دیکھ
کر آدمی یہ شعر پڑھتا ہے ۛ

کماں خرد ہے کہاں ہے نظامِ کار اس کا
یہ پوچھتی ہے تری نرگس خسارِ آلود

لیکن اگر کاٹنا صحیح چُجھا ہوا ہے تو اس کا درد اس وقت بھی رہے گا، بس اللہ
کی محبت کا کاٹنا جس کے دل میں چُجھ جائے چاہے بریانی اور سموسہ میں رہے،
قالینوں میں رہے، ساری دنیا قدموں میں رہے، ان شاء اللہ وہ اللہ کو جُھول نہیں
سکتا۔ ان حسینوں سے مرنے والوں کی لاشوں سے ان کے ڈسٹمپروں سے جھلا
وہ اللہ کو جُھلا سکتا ہے؟ آہ! ایک شعر اختر کاٹن لو ۛ

خاک ہو جائیں گے قبروں میں حسینوں کے بن
ان کے ڈسٹمپر کی خاطر راہ پیغمبر نہ چھوڑ

عارضی رنگِ روپ کی پھر بیت | یہ عارضی رنگ و روغن
ہے ایک دن بڑھاپا

آئے گا آپ خود ان سے بھاگ جائیں گے کہ ارے یہ بڑھیا ہے جو سو سال
میں گڑیا معلوم ہوتی تھی اب تو نانی اماں لگ رہی ہے۔ اب میں ایک
شعر پڑھتا ہوں کہ ان حسینوں کا کیا حال ہو گا سُنئے ۛ

کمرِ جھک کے مثلِ کمافی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

ان کے بالوں پہ غالب سفیدی ہوئی

کوئی دادا ہوا کوئی دادی ہوئی

پھر جب جغرافیہ اور شکل خراب ہو جائے گی تو آپ بھاگیں گے لیکن زندگی جو ضائع ہوئی اس کا کیا علاج ہے؟ اس لیے میں کہتا ہوں کہ حسینوں کے جغرافیہ پر مت مرو کہ یہ بگڑنے والی شکلیں ہیں ان کو دیکھنے سے آپ باگڑ بلا تو ہو سکتے ہیں عارف باللہ نہیں ہو سکتے، خوب سن لو۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی اب اس پر بھی میرا ایک شعر ہے کہ جب جغرافیہ بدلتا ہے، حسینوں کا حُسن بگڑ جاتا ہے تو بے وقوف لوگ وہاں سے ایسا بھاگتے ہیں جیسے گدھا شیر کو دیکھ کر۔ اس پر میں یہ شعر پیش کرتا ہوں۔

ادھر جغرافیہ بدلا، ادھر تاریخ بھی بدلی

نہ ان کی ہسٹری باقی نہ میری ہسٹری باقی

حُسنِ فانی سے اہل اللہ کے استغنا کی وجہ

کہاں جاتے ہو دستوا
اللہ پر مکرر دیکھو۔

یہ بتاؤ کہ ساری دُنیا کی لیلّاؤں کو نمک کون دیتا ہے؟ جلدی بتاؤ جو انو! اللہ، تو جس کے دل میں وہ خالقِ نمکیات لیلانے کائنات آتا ہے جس کے دل میں ساری لیلّاؤں کا نمک دینے والا آتا ہے وہ ان مرنے والی لاشوں کے چکر میں نہیں آتا۔

صاحبِ نسبت کے قلبِ بے مثال لذت عطا ہوتی ہے

خود اللہ
تعالیٰ

اس کے قلب کو وہ لذت دیتے ہیں کہ ساری دُنیا کے رومانٹک پاگل کیا جائیں
اس نام کی لذت کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو اور اللہ کے عاشقوں سے
پوچھو۔ فرماتے ہیں کہ یہ

باب یارم شکر را چہ خبر

میں جب اللہ کہتا ہوں تو اتنی مٹھاس معلوم ہوتی ہے کہ شکر ظالم کیا
جانے اس مٹھاس کو۔ شکر تو مخلوق ہے اور اللہ کا کوئی ہمسر اور کفو نہیں ہے
وَلَوْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ مکرہ تحت الہفی ہے اور فرماتے ہیں اے دُنیا والو!
اے دوست شکر خوشتر یا آں کہ شکر سازد
اے دُنیا والو! یہ شکر زیادہ میٹھی ہے یا شکر کا پیدا کرنے والا زیادہ میٹھا ہے
اے دوست قمر خوشتر یا آں کہ قمر سازد

اے دل یہ چاند زیادہ حسین ہے یا چاند کا بنانے والا زیادہ حسین ہے۔

اس لیے دیکھ لو کہ لیلّاؤں کے چکر میں
سب کے سب رومانٹک اور

اہل مجاز کی بے چینیاں

دُنیا سے رومانٹک سب بھر اٹلاٹک میں غرق ہیں یہ سب ڈنٹاں انٹک
یا آؤٹ آف اسٹاک ہیں۔ اس مُلا کی زبان سے انگریزی الفاظ بھی سُن لو
سارے رومانٹک پریشان ہیں کسی کو بھی چین نہیں ہے میں قسم کھا کر کہتا ہوں
کہ بحیثیت طبیب اور حکیم ہونے کے آج تک جتنے نوجوان مریض میرے پاس
آئے اور کہا کہ غیند نہیں آتی ہے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ ان کا دل کہیں
لگتا نہیں ہے نہ کسی کاروبار میں لگتا ہے نہ اماں ابا کے پاس لگتا ہے ہر

وقت دل گھبراتا ہے۔ میں نے کہا کہیں نہ کہیں آپ کی گاڑی پھنس گئی ہے
اب اس پر میرا شعر سُنتے ہ

جی اس کا کیا لگے گا کسی کا روبرو میں
دل جس کا پھنس گیا ہو کسی لف یار میں

دل کے چین کا واحد راستہ | اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ ہماری
یاد ہی سے تمہیں چین ملے گا تمہاری

ماں کے پیٹ میں تمہارا دل بنایا ہے اور اس دل کی مشین کا تیل بھی میں نے
قرآن پاک میں نازل کر دیا کہ جتنا مجھے یاد کرو گے اتنا ہی چین پاؤ گے اور یاد کی
دویمیں ہیں۔ بعض لوگ بہت تسبیحیں پڑھتے ہیں مگر کسی ٹیڈی کو نہیں چھوڑتے
جب نماز کا حکم ہو جاتے تو نماز پڑھو، اور جب سڑکوں پر چلو تو اپنی نظر کی
حفاظت کرو، کسی کی ماں، بہن، بیٹی کو مت دیکھو، پوچھو لو علماء حضرات سے
کہ یہ قرآن پاک کا حکم ہے یا نہیں؟ یَعْضُوا مِنْ أَنْبَارِهِمْ (پا، سورۃ نور)
یہ آیت تو قرآن پاک کی ہے۔

آنکھوں کا زنا | بھائی نظر کی حفاظت کرو اور بخاری شریف کی روایت
ہے کہ بد نگاہی آنکھوں کا زنا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ

ہم تو مسلمان ماں بیٹیوں کو نہیں دیکھتے ہیں لیکن کافروں کو نہیں چھوڑتے کہ مالِ غنیمت
کو کہیں چھوڑا جاتا ہے بھلا بتیے ذرا علماء سے پوچھو کہ یہ مالِ غنیمت ہے جب حاد ہو رہا ہو اس وقت بھی
علماء حضرات پوچھ کر کام کرو اور سڑکوں پر ان کافر عورتوں سے بھی نظر بچانا ضروری ہے۔

حُرمتِ زنا کی ایک عجیب حکمت

ہی یونین میں ایک شخص نے
پوچھا کہ زنا کیوں حرام ہے؟

میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غلاموں کو زانی ہونے سے بچا لیا کیوں کہ زنا سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ حرامی ہوتا ہے یا نہیں، تو کہا کہ اچھا کافروں سے کیوں حرام ہے؟ میں نے کہا کہ کافر عورت سے جب بچہ پیدا ہوگا تو کافر اور ایک دشمن کا اضافہ ہوگا اور دوسرا مقدمہ چلے گا کہ حرامی بھی بنایا نالائق اور سیرک دشمنوں کی تعداد بھی بڑھا دی کہ ایک کافر اور بڑھا دیا دو مقدمے چلیں گے۔

اس لیے میں سچ کہتا ہوں اور چین سے رہنے کا نسخہ پیش کر رہا ہوں کہ
اَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (پ ۱۳، سورۃ رعد) اللہ ہی کی یاد سے چین ملے گا۔

اللہ کی یاد کی دو قسمیں

لیکن یاد کی دو قسمیں ہیں نمبر ایک اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والے اعمال کرو اور نمبر دو اللہ

تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو۔ بعض لوگ اعمال رضا تو کرتے ہیں حج و عمرہ خوب کرتے ہیں مگر گناہوں سے نہیں بچتے آپ بتائیے کہ محبت کے حق ہیں یا نہیں ایک محبوب کو خوش رکھنا اور دوسرے اس کو ناراض نہ کرنا۔ ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے بلکہ قرآن پاک سے استدلال بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دو حق ہیں

عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ہے عبادت جیسا کہ آپ اس

وقت عشاء کی نماز پڑھیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ہے۔

گناہوں سے بچنا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے | لیکن شرکوں

پر نظر بچانا، جھوٹ نہ بولنا، سودا صحیح تولنا یہ سب کیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے۔ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ہے اس کی دلیل بھی عجیب ہے ایک دن تلاوت کر رہا تھا کہ دلیل سامنے آگئی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا (پ ۲۹، سورہ نوح) کیا ہو گیا نا لا تقو کہ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں کرتے ہو۔ اتنے عظیم الشان مالک کو ناراض کرتے ہو۔

بدایوں یوپی کا ایک شہر تھا جس کو حکیم الامت مزاحا فرمایا کرتے تھے کہ بدایوں ہی تھا۔ محاورہ ہے اردو کا۔ وہاں ایک شاعر گزرا ہے فانی بدایونی۔ ایک دن اس کی بیوی ناراض ہو گئی اور بولنا چھوڑ دیا تو اس ظالم کا شعر سنو۔ تب پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہمیں کتنا ڈرنا چاہیے! ایک بیوی کی ناراضگی سے ایک ظالم پر دنیاوی عشق میں کیا اثر مرتب ہوا اور اللہ کی نافرمانی ہم بے تحاشا کرتے ہیں اور نظر ادھر ادھر نارتے ہیں مگر ہمارے قلب میں ذرا بھی زخم اور غم نہیں آتا۔ آہ نکلتی ہے ایسے وقت دوستو! دیکھو شاعر فانی بدایونی کیا کہتا ہے کہ میری بیوی آج کل ناراض ہے اس کی تعبیر اس نے کیا کی ہے

ہم نے فانی ڈوبتے دیکھی ہے نبض کائنات

جب مزاج یار کچھ برہم نظر آیا مجھے

ساری دنیا ہی کی نبض ڈوب گئی کیونکہ میری بیوی آج کل ناراض ہے

سنا آپ نے اپنی ہی نبض کو ظالم کتنا کہ ڈوب گئی تو کچھ بات تھی لیکن کہہ رہا ہے ہم نے فانی ڈوبتے دیکھی ہے نبض کائنات یعنی میری بیوی ذرا سی ناراض ہوئی تو میری دنیا تلخ ہو گئی لیکن ظالم نے محبت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے۔

اللہ تعالیٰ بھی اپنے شفقوں
صحابہ کی شدت محبت کے آثار
 کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

جن کو مجھ سے صحیح محبت ہے اگر ان سے کوئی گناہ اور خطا ہو جاتی ہے تو ان پر دو کیفیتیں طاری ہوتی ہیں ایک **ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ** (پ ۱۱، سورۃ توبہ) ساری دنیا ان کو تاریک معلوم ہوتی ہے، زمین ان پر تنگ ہو جاتی ہے، جینے میں مزہ ان کو نہیں ملتا۔ دوسرا **وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ** (پ ۱۱، سورۃ توبہ) اپنی جان سے بیزار ہو جاتے ہیں۔

اور میں دیکھتا ہوں کہ
گناہوں پر قرار قلت محبت کی دلیل ہے
 آج بد نظری کے بعد

نہایت شاندار چائے انڈے اور مکھن چل رہے ہیں ابھی توبہ بھی نہیں کی ہے۔ آپ سوچتے کہ اپنے مالک کو نارض کر کے رزاق کو نارض کر کے اس کا رزق کھانا کیا یہ شرافت ہے؟ حالانکہ اس پر فرض تھا کہ وہ پہلے توبہ کرتا۔ توبہ کر کے اپنے مالک کو خوش کر لیتا پھر چائے پیتا اور توبہ بھی کیسی ہو؟ آج کل توبہ ایسی ہے اللہ توبہ، اللہ توبہ اور دیکھ بھی رہے ہیں عورتوں کو، ایک صاحب لا حول پڑھ کر مجھے دکھا رہے تھے، کہ مولانا لا حول پڑھتے کہ کیا زمانہ آگیا ہے اور کتنی عریانی ہے، دیکھتے ناکہ ٹانگیں کھلی ہوئی ہیں اور ہم کو دکھا بھی رہا ہے میں نے

تھا کہ بے وقوف یہ کون سی لاحول ہے یہ لاحول تو تجھ پر لاحول پڑھ رہا ہے۔

قبولِ توبہ کی چار شرائط | اس لیے دوستو! یہ کہتا ہوں کہ توبہ قبول ہونے کی چار شرطیں ہیں جس کو شیخ

محی الدین ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرحِ مسلم میں لکھا ہے۔ (جلد ۲، باب الاستغفار صفحہ ۳۴۶ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

شرطِ اول: گناہ سے الگ ہو جاتے | اس گناہ سے ہٹ جاتے یہ نہیں کہ عورتوں کو دیکھ بھی

سے ہیں اور یا اللہ توبہ اللہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے، کے نعرے بھی لگا رہے ہیں بڑے بایزید بسطامی معلوم ہوتے ہیں بابا فرید الدین عطار سے کم نہیں معلوم ہوتے۔ اسی توبہ قبول نہیں ہے گناہ سے فوراً الگ ہو جاؤ پہلے نظر ہٹاؤ۔ توبہ کی پہلی شرط ہے اَنْ يَفْلَحَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ پہلے گناہ سے الگ ہو جاتے تب توبہ قبول ہوگی۔

شرطِ دوم: گناہ پر نادم ہو جاتے | اَنْ يَتَذَمَّرَ عَلَيْهَا نَدِمَ يَتَذَمَّرُ سَمِعَ سے

آتا ہے۔ کہ اپنی نالائقی پر ندامت طاری ہو جائے کہ آہ مجھ سے کیوں خطا ہو گئی، رونے لگے، دل میں دکھ آجائے کہ میں نے بڑی غلطی کی، اپنے مالک کو ناراض کر دیا۔

شرطِ سوم: عزم کرے کہ اب کبھی یہ گناہ نہ کروں گا | اَنْ يَعِزَّمَ عَزَمًا جَارِمًا

أَنْ لَا يَعُوذَ إِلَيْهَا أَبَدًا ۱۔ پکا ارادہ کر لے کہ اب اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا چاہے دل سے آواز آتی ہو کہ پھر تم یہی کام کرو گے لیکن آپ دل کا ساتھ چھوڑیئے زبان سے کہہ دیجئے۔ توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کی توبہ قبول ہے چاہے بعد میں ٹوٹ جائے پھر توبہ کرو، اللہ تعالیٰ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے لیکن اس وقت ارادہ نہ ہو کہ گناہ کریں گے۔ توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو بس۔ یہ تو آپ کر سکتے ہیں کہ یا اللہ میرا ارادہ توبہ توڑنے کا نہیں ہے مگر توبہ پر قائم رہنا اور رکھنا اس کی مدد آپ ہی سے مانگتے ہیں۔

شرط چہارم: اہل حقوق کو مال واپس کرے | اور اگر کسی کا مال لے لیا

ہے تو اس کی توبہ کے لیے کیا شرط ہے، وضو خانہ سے کسی کی دو ہزار پونڈ کی گھڑی اٹھا لی، پھر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دو مگر یہ گھڑی واپس نہیں کروں گا، توبہ توبہ قبول ہوگی بھئی؟ مال کی توبہ یہی ہے کہ جس کا مال ہو اس کو واپس کرو۔

صحبت اہل اللہ کے بغیر کوئی اللہ والا نہیں بن سکتا | توخیر میں

عرض کر رہا تھا کہ جب تک کہ ہم صحبت اہل اللہ میں نہیں رہیں گے اہل اللہ نہیں بن سکتے۔ آپ بتائیے کہ دیسی آم لنگڑا آم بن سکتا ہے لنگڑے آم کی صحبت کے بغیر؟ قلم جب لگائی جاتی ہے تو دیسی آم لنگڑا آم بنتا ہے اور دیسی دل جب اللہ والوں کے دل سے پیوند لیتا ہے تو کیا بنتا ہے؟ لنگڑا دل

نہیں ہنگڑا دل بنتا ہے۔ ایسا تگڑا ہوتا ہے کہ پھر اس کی صحبت سے ہزاروں اولیاء اللہ پیدا ہوتے ہیں جو لوگ اپنے بزرگوں کے ساتھ رہنے ان کی برکت سے بھر دوسرے لوگ بھی ولی اللہ بن گئے۔ اہل اللہ کا صحبت یافتہ خالی ولی اللہ نہیں ہوتا ہے بلکہ ولی ساز ہوتا ہے اس کی برکت سے دوسرے لوگ بھی ولی اللہ بن جاتے ہیں۔ اس لیے دوستو! میں عرض کرتا ہوں کہ کچھ دن، کم از کم چالیس دن کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ لو جہاں مناسبت ہو۔ آپ کہیں گے کہ چالیس دن کی کیا خصوصیت ہے، عادت اللہ یہی ہے کہ جو لوگ اپنے بزرگوں کے پاس چالیس دن رہے کچھ پاگئے زیادہ رہو تو اور زیادہ پاؤ۔

اہل اللہ کی صحبت میں کتنا رہے؟
 اَللّٰهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں:
 كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

(پ ۱۱، سورۃ توبہ ۱۱۹) اللہ والوں اور تقویٰ والوں کے پاس رہو۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے پاس کتنا رہے؟ خَالِطُوْهُمْ لَتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ یہ روح المعانی کی عبارت ہے کہ اتنا رہو کہ تم بھی ویسے ہی اللہ والے بن جاؤ، تمہاری آنکھیں بھی گناہوں سے بچنے لگیں اور تمہارے دل میں بھی اللہ کی محبت غالب ہو جاتے۔ اتنا رہو اہل اللہ کے پاس۔

صحبتِ متیقین میں تسلسل کی اہمیت اور اس کی مثال
 حکیم الامت فرماتے

ہیں کہ بعض لوگ رہے مگر ایسے رہے کہ تسلسل نہیں تھا۔ کسی اللہ والے کے پاس لندن پہنچ گئے دس دن رہے، پھر لسٹریں تین دن رہے آئے گئے چاہے

اس طریقہ سے زندگی میں چالیس دن سے زیادہ ہو جائیں مگر نفعِ کامل نہ ہو گا کیونکہ تسلسل بھی ضروری ہے۔ اس کی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب مثال دی ہے کہ اگر مرغی کے پر کے نیچے انڈا اکیس دن تک مسلسل رہے تو اس میں جان آجاتی ہے لیکن مرغی اگر تین دن لندن کے انڈوں پر بیٹھی رہے اور اسٹریٹس آکر پانچ چھ دن دوسرے انڈوں پر بیٹھے اور اس کے بعد بائلی میں جتنے بائلی میں انڈے ہوں ان پر جا کر بیٹھ جاتے تو ایک انڈے میں بھی جان نہیں آئے گی، تسلسل کی ضرورت ہے کچھ دن مسلسل رہ لو جس کی کم سے کم مدت چالیس دن ہے۔ کیا بھتی آپ کے پاس امریکہ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے تو وقت ہے بڑے بڑے بزنس کے لیے جاتے ہیں اور ایم ایس ہونے کے لیے اور پی ایم ڈی ہونے کے لیے وقت ہے، اسی طرح طلبائے دین کو دورہ پڑھنے کے لیے وقت ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانی بڑے پیر صاحب کے بارے میں کیا آپ کو علم ہے کہ کتنے بڑے ولی اللہ تھے! فرماتے ہیں شیخ عبدالقادر جیلانی بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ اے علمائے دین آپ کے علم کی عظمتیں سر آنکھوں پر لیکن مدرسوں سے فارغ ہو کر منبر مت سنبھالو کچھ دن اللہ والوں کے پاس رہ لو۔

اللہ والوں کی صحبت سے کیا ملتا ہے؟ | اور نفس کو مٹالو، اخلاص پیدا کر لو

پھر تمہارا سجدہ، سجدہ ہوگا اور تمہارا سجدہ کیسا ہوگا؟ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سجدہ اور اللہ والوں کے سجدہ میں کیا فرق ہے؟

لیک ذوقِ سجدہ پیشِ خدا

خوشترا آید از دو صد ملک ترا

اللہ والے جب سجدہ کرتے ہیں تو دو سو سلطنت سے زیادہ ان کو

اس سجدہ میں مزہ آتا ہے۔

اہل اللہ کی لذتِ طہنی

مولانا شاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی رحمۃ

اللہ علیہ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں

اور بخاری شریف پڑھایا کرتے تھے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے

فرماتے ہیں کہ مولانا اشرف علی، بنوا جب میں سجدہ کرتا ہوں تو اتنا مزہ آتا ہے

کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارا پیار لے لیا، اور فرمایا کہ تلاوت میں اتنا مزہ آتا

ہے کہ اگر آپ لوگوں کو مل جائے تو کپڑے پھاڑ کے جنگل بھاگ جاؤ اور فرمایا

کہ جب جنت میں حوریں آئیں گی مجھ سے ملنے کے لیے تو میں ان سے کہوں گا

کہ بڑی بی بی! لیکن وہ بڑی نہیں ہوں گی، بڑھی نہیں ہوں گی آپ سمجھ لیجئے کہ

جنت میں سب جوان ہوں گے وہاں ہمیشہ سب جوان رہیں گے مرد بھی بڑھے

نہیں ہوں گے عورتیں بھی بڑھی نہیں ہوں گی وہاں بڑھاپا آئے گا نہیں،

کیوں کہ بڑھاپا تو آتا ہے سورج کی وجہ سے، یہی ظالم ہفتہ بنا کر، مہینہ بنا

کر سال بنا دیتا ہے کہ ستر سال کا ہو گیا ہے یہ بڑھا، وہاں سورج ہو گا

نہیں، لہذا بڑھاپا آئے گا نہیں، تو فرمایا کہ جب جنت میں حوریں آئیں گی تو

ان سے کہوں گا کہ بی بی! قرآن شریف سننا ہو تو بیٹھو ورنہ اپنا راستہ لو،

دیکھا آپ نے یہ ان کا حال ہے۔

اللہ والے عاشق ذاتِ حق ہیں | اللہ والے جنت بھی جو مانگتے ہیں تو اس لیے مانگتے ہیں کہ

جنت آئینہ نعمائے خداوندی ہے۔ وہ جنت کو مقصود نہیں رکھتے ہیں، اللہ کی رضا کو آگے رکھتے ہیں اور یہ حدیث شریف نے ہم کو سبق دیا ہے کہ یہ دُعا کرو کہ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضًاكَ وَ الْجَنَّةَ اے اللہ ہم آپ کی رضا مانگتے ہیں اور جنت درجہ ثنائوی میں مانگتے ہیں۔ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ النَّارِ
 (احکام حج مولفہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ) ہم آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتے ہیں اور دوزخ سے پناہ درجہ ثنائویہ میں ہے یہ اللہ والوں کے عشق کا مقام ہے۔

عالم برزخ میں تین رجسٹر | تو بھئی دیکھو ایک دن دُنیا سے جانا ہے یا نہیں؟ کوئی ہے اس

مجمع میں جس نے کوئی ایسی دوا کھالی ہو کہ اسے موت ہی نہ آئے، تو جب دُنیا سے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تین رجسٹر رکھے ہیں، ایک کافروں کا۔ احمد اللہ کہ ہم سب مسلمان ہیں، دوسرا گنہگار مسلمانوں کا، جو مسلمان ہیں لیکن گناہ نہیں چھوڑے ہیں اور تیسرا اولیاء اللہ کا ہے جو گناہ چھوڑ کر تقویٰ کی برکت کو لی اللہ ہو گئے۔ آپ کس رجسٹر میں انٹر ہونا چاہتے ہیں؟ اولیاء اللہ کے رجسٹر میں نا!

مرنے کے بعد گناہ چھوٹنے پر کوئی ثواب نہیں | اس لیے کہ مرنے کے

بعد تو کوئی گناہ نہیں کر سکتا، چاہے اسی لڑکی کے پاس سے اس کا جنازہ گزرا جاتے

جہاں وہ تاک جھانک کرتا تھا۔ کیا اب کفن سے جھانک سکتا ہے وہ کہ ذرا ٹھہرو
بھتی ایک ٹیڈی آگنی ہے بہت خاص ذرا اس کو دیکھ لوں۔ مرنے کے بعد گناہ
چھوٹ جائیں گے لیکن اب اس پر کوئی اجر نہیں۔

باوجود قدرت کے ترک گناہ کا نام تقویٰ ہے | کیونکہ تقویٰ
جب ہے کہ

طاقت ہو اور ارادہ کا مالک ہو اور پھر گناہ نہ کرے۔ اب تو مر گیا وہ اب کیا
کرے گا۔ مرنے کے بعد تو سب متقی ہو جاتے ہیں مگر وہ متقی نہیں ہے۔ متقی وہ
ہے کہ تقاضا گناہ کا ہو طاقت بھی ہو پھر گناہ نہ کرے۔ اب کسی کی آنکھ میں موتیا
آجائے اندھا ہو گیا اب کتنا ہے کہ میں تو کسی کو نہیں دیکھتا ہوں یہ اس کا کمال
ہے؟ نہیں، جب تک آنکھ تھی روشنی تھی تو ظالم نے ایک کو بھی نہ چھوڑا، اور
اب کتنا ہے کہ میں تو بہت متقی ہوں، اب کیا متقی ہے اب تو اس کو دکھائی
بھی نہیں دیتا، دیکھنے کی طاقت ہو پھر بھی نہ دیکھتا ہو تب متقی ہے۔ اس پر
میرا ایک شعر ہے ۛ

جب آگئے وہ سامنے نابینا بن گئے
جب ہٹ گئے وہ سامنے سے بینا بن گئے

دُنیا و آخرت کے امتزاج کی مثال کشتی اور پانی سے | اب
عرض

کرتا ہوں کہ دُنیا کی محبت کیسے نکلے گی، دُنیا اور آخرت کا امتزاج کیسے حاصل
ہوگا کہ دُنیا بھی رہے اور آخرت بھی رہے، مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ جیسے کشتی پانی پر رہتی ہے۔ اگر پانی نہ ہو تو بتائیے کشتی چلے گی؟ دُنیا اگر نہ ہو تو کیا آپ بغیر کپڑے کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ روٹی نہ ملے تو عبادت کیسے کرو گے؟ جو لوگ کہتے ہیں کہ دُنیا کو لات مارو۔ تین دن کھانا نہ ملے تو مارنے کے لیے تو لات ہی نہ اُٹھے گی۔ دُنیا بھی ضروری ہے جیسے پانی کشتی کے نیچے ہو اگر پانی کشتی کے اندر گھس جائے تو کشتی چلے گی؟ تو جو دُنیا ہماری آخرت کا ذریعہ ہے اگر دل میں یہ دُنیا کا پانی گھس گیا تو آخرت کی کشتی ڈوب جائے گی۔ اس لیے اہل اللہ کی صحبت کی ضرورت ہوتی ہے۔

یار غالب جو کہ تا غالب شوی

یار مغلوباں مشو ہیں اے غوی

اللہ کی محبت جن پر غالب ہو گئی ان کی صحبت میں رہو گے تو غالب ہو جاؤ گے۔ جن پر دُنیا غالب ہے ان کے ساتھ دوستی مت رکھو ورنہ تم بھی مغلوب ہو جاؤ گے۔

اور اس کا قصہ حضرت نے لکھا ہے کہ نواب
 صاحبِ ناز جنس کا اثر

واحد علی کے یہاں لکھنؤ میں ایک مرد صاحبِ عورت بن کر بیگمات کی خدمت کیا کرتے تھے، ایک دن محلِ سرا میں سانپ نکل آیا تو عورتوں نے کہا کہ کسی مرد کو بلاؤ سانپ کو مارے، تو وہ مرد صاحبِ جو تھے انہوں نے بھی کہا کہ ہاں بھئی کسی مرد کو بلاؤ، تو عورتوں نے کہا کہ جناب آپ بھی تو مرد ہیں، کہا کہ اچھا واللہ میں بھی مرد ہوں یعنی وہ اپنا مرد ہونا بھی بھول گئے، تو صحبت کا یہ اثر ہوا۔ تجربہ کی بات کہتا ہوں کہ جو بھی دُنیا میں

ولی اللہ ہوا ہے کسی ولی اللہ کی صحبت اور قلم سے ہوا ہے ۔
 قریب جلتے ہوئے دل کے اپنا دل کر دے
 یہ آگ لگتی نہیں ہے لگاتی جاتی ہے
 جو آگ کی خاصیت وہ عشق کی خاصیت
 اک سینہ بہ سینہ ہے اک خانہ بہ خانہ ہے

صحابی کو صحابی اسی لیے کہا گیا ہے کہ انہوں نے صحبت پائی حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی۔ آج کوئی صحابی ہو سکتا ہے؟ سمجھ لیجئے اس بات کو۔

افنائے نفس کی مثال تبدیل ماہریت
 جیسی صورت ہو گی ویسے ہی

ہم بن جائیں گے۔ گدھا اگر نمک کی کان میں گر جائے تو بتاؤ کہ نمک بن جاتے
 گا یا نہیں؟ ایک نمک کی کان ہے جہاں نمک ہی نمک ہے کروڑوں ٹن
 نمک ہے۔ اور ایک گدھا اس میں پھسل گیا، گر گیا تو کچھ دن میں وہ نمک بن
 جائے گا اس کا پکیٹ مفتی اعظم بھی کھاتے گا، وزیر اعظم بھی کھاتے گا۔ بڑے
 بڑے اولیاء اللہ بھی کھائیں گے کیونکہ اب وہ نمک بن گیا لیکن گدھا نمک
 کب بنتا ہے جب مر جاتا ہے اگر وہ سانس لیتا رہے گا تو گدھے کا گدھا ہی
 رہے گا، تو جو لوگ اپنے نفس کو نہیں مٹاتے اللہ والوں کے پاس رہنے کے
 باوجود بھی نفس کو نہیں مٹاتے سمجھ لو کہ وہ گدھے کے گدھے ہی رہیں گے۔
 اپنے نفس کو مٹا دو، ان شاء اللہ پھر جیسا شیخ ہے ویسے ہی آپ ہو جائیں گے
 بلکہ شیخ سے بھی بڑھ سکتے ہیں، اس کی دلیل سنئے۔

صحبت شیخ ظہورِ صلاحیت کا ذریعہ ہے اور اس کی مثال

حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں کہ مرغی کے پروں میں بطخ کا انڈا رکھ دیجئے۔
بتائیے بطخ مرغی سے فضل ہے یا نہیں؟ فضل ہے اس لیے کہ دریا میں بطخ تیرتی
ہے اور مرغی نہیں تیر سکتی، لیکن مرغی کے پروں میں بطخ کے انڈے سے بطخ
ہی نکلے گا، حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجدد ہونے کی صلاحیت انڈہ
موجود تھی لیکن حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے وہ
مجدد ہوئے کہ نہیں؟ اگر آپ اپنے کو کچھ سمجھتے ہیں تو سخت غلطی پر ہیں۔ اول تو
یہ کہ آپ اپنے کو فضل کیوں سمجھیں لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ کے اندر جو بھی صلاحیت
ہے، جتنی صلاحیتیں ہوں گی ان شاء اللہ تعالیٰ انہیں بزرگوں کی برکت سے
ظاہر ہو جائیں گی۔

اپنے زمانہ کے اہل اللہ سے استفادہ ضروری ہے | آج کل
دروازہ

ناپتے ہیں کہ صاحب یہ بڑے پیر نہیں ہیں چھوٹے پیر کنڈم قسم کے پیر ہیں
اور ناقابلِ ریفرنڈم بھی ہیں لہذا ان سے کوئی خاص فیض نہیں ہوگا۔ میں کہتا ہوں
کہ اگر وہ اللہ والا ہے اور بزرگوں نے اس کو خلافت دی ہے تو اس سے تعلق
قائم کرو، دروازہ کو مت ناپو۔ پیچھے دروازہ میں کون کھڑا ہے اس کو دیکھو
دینے والا اللہ ہے اور اولیاء اللہ انتقال کرتے رہتے ہیں دینے والا وہی اللہ
ہے جس دروازہ سے چاہو لے لو جو آپ کے لیے آسان ہو، اب کئی دنیاوی

بیمار ہوتا ہے مثلاً اگر لستر میں کوئی بیمار ہو تو آج تک کسی سے سُنا ہے کہ بھتی میں تو بہت بڑے حکیم سے علاج کراتا ہوں کیونکہ میں وہی آنی پی شخصیت ہوں لہذا حکیم جہل خان جب قبرستان سے اُٹھ کر آئیں گے تب علاج کراؤں گا، کوئی ہے ایسا ایسا بے وقوف کوئی نہیں ہو گا کہ بڑے ڈاکٹر کا انتظار کرے جو موجودہ ڈاکٹر ہے اسی کی طرف رجوع کرے گا بس آخرت کا معاملہ بھی یہی ہے کہ جو موجودہ اللہ والے ہیں ان ہی سے جڑ جاؤ۔

منفع کے لیے مناسبت شرط ہے | اور انہیں سے جڑو کہ جن سے آپ کو مناسبت ہو بہ نسبت دیکھ لو، اگر آپ کا بلڈ گروپ ملتا ہے تو فائدہ ہو گا ورنہ نہیں۔ میرا اس پر ایک شعر بھی ہے کہ

آنکھ سے آنکھ ملی دل سے مگر دل نہ ملا

عمر بھر ناوقہ پیٹھے رہے ساحل نہ ملا

مناسبت دیکھو کہ دل ملتا ہے یا نہیں، روحانی بلڈ گروپ ملتا ہے یا نہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پھر نفع ہو گا۔

شرح صد کی تفسیر زبان نبوت ﷺ سے
آخر میں آیت کا ترجمہ ایک

دفعہ سن لیجئے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کی ہدایت کا ارادہ فرماتے ہیں اس کے سینہ میں ایک نور عطا فرماتے ہیں، سینہ کھول دیتے ہیں، کیا معنی ہیں؟ صحابہ کے اس سوال پر کہ اے اللہ کے رسول! سینہ کیسے کھلتا ہے؟ اس

کے معانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے کہ نور یقذف فی الصدر فینشرح له وینفسح (روح المعانی جلد ۲، صفحہ ۲۲) اللہ جس کی ہدایت کا ارادہ کرتے ہیں اس کے دل میں اپنا ایک نور داخل کرتے ہیں جس سے دین پر عمل کرنا مثلاً نظر بچانا اور مسجد پڑھنا سارے کام اسلام کے آسان ہو جاتے ہیں اس کا دل بڑا کر دیا جاتا ہے دنیا میں بھی آپ دکھیں گے کہ جس غریب کے گھر میں کوئی بڑا آدمی گھوڑے پر یا ہتھی پر بیٹھ کر آئے اور کہے کہ میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں تو غریب کہتا ہے کہ حضور میرا گھر چھوٹا ہے تو کہے گا کہ میں پہلے تمہارا گھر بڑا بناؤں گا پھر ہتھی پر بیٹھ کر آؤں گا تو اللہ تعالیٰ جس دل کو اپنا گھر بناتا ہے پہلے اس کے دل کو وسیع کر دیتا ہے تاکہ اللہ مع اپنی صفات اور عظمتوں کے اس کے دل میں بجلی خاص نازل فرمائے۔

دل میں نور ہدایت داخل ہونے کی علامات

مشکوٰۃ باب
فضل الفقر

صفحہ ۲۴۶ و روح المعانی جلد ۸، صفحہ ۲۲)

جب حضرات صحابہ نے پوچھا کہ جب اللہ سینہ کھولتا ہے تو کیا بات ہوتی ہے، سینہ کیسے کھلتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نور ہدایت اس میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے۔ حضرات صحابہ نے پوچھا کہ اس کی علامت کیا ہے؟ کیسے معلوم ہو کہ ہمارے دل میں ہدایت کا نور آگیا ہے؟

پہلی علامت: دُنیا سے کنارہ کش ہو جانا

تو حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم

نے پہلی علامت یہ بیان فرمائی کہ التَّجَا فِي عَن دَارِ الْغُرُورِ۔ دھوکہ کے
 گھر سے دل اُچاٹ ہو جاتے دُنیا میں رہے مگر دل لگے نہیں ہے
 دُنیا میں ہوں دُنیا کا طلبگار نہیں ہوں
 بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں
 رہے مگر پانی کی طرح کشتی کے نیچے رہے، کشتی میں نہ گھسنے پاتے دُنیا کی
 محبت کا پانی دل میں گھسنے نہ پاتے۔
 اللہ تعالیٰ کا جو بندہ نورِ ہریت سے مشرف ہوتا ہے دُنیا میں اس کا دل
 نہیں لگتا، رہتا تو ہے دُنیا میں مگر سوچتا ہے کہ ایک دن جانا ہے سمجھ لو کہ ایسا شخص
 آخرت کی تیاری کر لے گا۔
 اُس کے دل پر یہ راز کھل جائے گا کہ دُنیا دھوکہ کا گھر ہے۔

دُنیا دھوکہ کا گھر کیوں ہے؟ | جو آیت میں نے تلاوت کی مولانا

رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے

بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو دارُ الغرور یعنی دھوکہ کا گھر کیوں فرمایا
 ہے اس کی وجہ کیا ہے لہذا اپنی مثنوی شریف میں اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں

زَاں لِقَبْ شَدْ خَاکِ رَا دَارُ الْغُرُورِ

مٹی کی دُنیا کو اللہ نے دھوکہ کا گھر کیوں فرمایا ہے

کو کُشد پارِ اُپس یومِ العبور

جب جنازہ قبر میں اترتا ہے تو اس کا کاروبار اس کی موڑ اس کے بیوی بچے

اے دوست! اے قالمین! اے موبائل اور ساری نعمتیں سموسے پا پڑ
 سب اوپر رہ جاتے ہیں۔ کوئی چیز اندر جاتی ہے بھئی؟ اے لیے اللہ نے اس کا نام
 رکھا کہ یہ دنیا دھوکہ کا گھر ہے، آگے پیچھے پھرتی ہے۔ سیٹھ پھولار ہوتا ہے ہر وقت
 موبائل ساتھ۔ آپ کسی کو موبائل کی حالت میں دیکھیں تو کم لوگ ملیں گے جن میں
 عبدیت اور بندگی ملے گی۔ یوں ٹیڑھے ہو جو کہ اس کو سنتے ہیں اور چلتے بھی
 رہتے ہیں۔ دوسروں کو دکھاتے بھی ہیں کہ آسٹریلیا سے بھی فون آیا ہے۔ لیکن
 موت کے وقت موبائل، ٹیلیفون، کار، بنگلے بیوی بچے سب ہاتھ کھینچ
 لیتے ہیں۔ جو دنیا آگے پیچھے پھر رہی تھی اچانک لات مار کر قبر میں ڈیل دیتی ہے۔

کو کشد پار آپس یوم العبور

دنیا دھوکہ کا گھر اس لیے ہے کہ جب ہمارا ڈیپارچر ہوتا ہے اور ہم زمین
 کے نیچے جاتے ہیں تو دنیا ہمارا ساتھ نہیں دیتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے
 دنیا کا نام دھوکہ کا گھر رکھا اور اللہ کیسا با وفا ہے کہ زمین کے اوپر بھی وہ با وفا
 ہے اور زمین کے نیچے بھی اپنی وفاداری و رحمت کا ظہور فرماتا ہے کہ اے
 میرے پیارے بندے تو نے زمین کے اوپر بھی مجھے فراموش نہیں کیا، ماں
 باپ کا روبرو اور بال بچوں میں تو مجھے نہیں بھولا۔ اب زمین کے نیچے قبرستان
 میں اکیلا آیا ہے تو میں تجھے کیسے بھلا دوں! تو نے تو مجھے کثرتِ تعلقات میں
 بھی فراموش نہیں کیا تو آج تیری تنہائی میں کیسے میں تجھے بھلا دوں گا؟

مثنوی رومی ہیں دنیا کے دارِ لغز و ہونے کی عجیب تمثیل

اب مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مثالوں سے سمجھایا کہ دنیا دل لگانے کے قابل نہیں ہے۔ میں نے مثنوی کی شرح لکھی ہے۔ احمد اللہ علماء میں بہت مقبول ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا دھوکے کا گھر کیوں ہے؟ فرماتے ہیں کہ تین واقعے سے تم ہمیشہ کے لیے دنیا کی محبت سے پاک ہو جاؤ گے واقعہ نمبر ۱۔ ایک مگر مچھ ہوتا ہے کہ اس کا لمبا سامنہ ہوتا ہے اس کے دانتوں کے درمیان فاصلے ہوتے ہیں گوشت کھانے کے بعد وہ بیچارہ خلال تو کرتا نہیں۔ لہذا جو گوشت اٹک جاتا ہے وہ سٹر جاتا ہے جس سے چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ بھوک کی وجہ سے دریا کے کنارہ آکر منہ کھول دیتا ہے اور جو چڑیا وہاں سے گذرتی ہے تو بیچاری دیکھتی ہے کہ واہ یہ کیڑے تو بہت عمدہ غذا ہیں گویا ٹیلی ویژن چل رہا ہے اور وی سی آر بھی ہے اور بہت سی ننگی فلمیں اندر چل رہی ہیں۔ بس ایک ایک چڑیا بیٹھ کر چونچ سے ان کیڑوں کو کھانے لگتی ہے اور ان کو اس میں اتنا مزہ آتا ہے کہ کیا سموسہ پاڑ کا مزہ ہو گا پہلے ایک چڑیا بیٹھی دوسری نے کہا کہ اچھا اکیلے مزے اڑا رہی ہو میں بھی یہی کروں گی۔ گناہ بھی ایسے ہی پھیتا ہے اب بیس چڑیاں مگر مچھ کے اس سائیڈ میں اور بیس چڑیاں اس سائیڈ میں بیٹھ کر خوب چھپا رہی ہیں کہ آہ کیا مزہ آ رہا ہے وی سی آر کا اور ننگی فلموں کا اور خوب عمدہ غذا کا۔ اب جب مگر مچھ نے دیکھا کہ میرے دونوں سائیڈوں میں بیس چڑیاں ادھر اور بیس چڑیاں ادھر آرام

سے بیٹھی ہیں تو اپنے مُنہ کو ایک دم سے ملا لیتا ہے اور چڑیوں کو نگل جاتا ہے۔
 اس کے بعد وہ کہتی ہیں کہ ارے وہ ٹی وی، وی سی آر کہاں گئے، دُنیا میں وہ
 ہمارا کاروبار، قالین، موبائل اور وہ پاڑ اور سموں کے دسترخوان سب کہاں
 گئے؟ تب کہتی ہیں کہ آہ ہم نے بڑی بے وقوفی کی! اس مگر مجھ کا، میں تو پتہ ہی
 نہیں تھا کہ یہ زندہ ہے! یہ ظالم تو مُنہ کھولے مردہ بنا ہوا تھا۔ مولانا رومی رحمۃ
 اللہ علیہ اسی کو فرماتے ہیں کہ دُنیا کی زمین کے اُوپر تمہارا کتنا ہی کاروبار چل
 جاتے مر سیدیز ہو، قالین ہوں، موبائل ہوں، سموں، پاڑ اور شامی
 کباب ہوں لیکن خبردار دُنیا سے دل نہ لگانا۔ دو گز کا مگر مجھ مُنہ کھولے ہوئے
 تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ سُن لیا بھتی آپ حضرات! دیکھو بھئی بھولنا مت۔ پھر نہ
 کتنا، میں خبر نہ ہوتی، کیونکہ کراچی سے آنا آسان نہیں ہے، ضعیف اور عمر کے
 تقاضے کی وجہ سے۔ تو کتنی ہی شاندار بلڈنگ ہو اور کاروبار ہو اور پونڈ ہو
 اور پونڈ کی وجہ سے ٹونڈ بھی نکلی ہو لیکن یاد رکھو کہ دو گز کی زمین قبرستان میں ہمارا
 انتظار کر رہی ہے، زمین مثل مگر مجھ کے مُنہ کھولے ہوئے انتظار کر رہی ہے کہ
 دیکھو یہ کب آتے ہیں؟ ہے عبرت ناک واقعہ یا نہیں! بتاؤ، چڑیوں کی طرح حیات
 نہ کرنا چھانا مت، دُنیا کی حرام لذتوں سے مست نہ ہونا۔ ایک دن زمین مگر مجھ
 کی طرح مُنہ کھول کر پھر بند کر لے گی اور ہم کتنی من مٹی کے نیچے ہوں گے جیسے
 مگر مجھ نے مُنہ کو ملا کر چڑیوں کو نگل لیا۔ ایسے ہی زمین بھی قبرستان میں ہم کو
 اپنے پیٹ میں نگل لے گی۔ دو تین من مٹی ہمارے اوپر پڑنے والی ہے۔ جلد ہی
 گناہوں کو چھوڑ دو میرے پیارے دوستو! کیوں کہ گناہ بہت خراب چیز ہے۔

ہمیں اللہ کا ولی نہیں بننے دیتی ہے یہی گناہ ہمارے اللہ کا ولی بننے میں حائل ہے۔ ورنہ آج ٹک نہ جانے ہم کتنے بڑے ولی اللہ بن جاتے!

مثنوی میں دار الغرور کی دوسری تمثیل | اب دوسرا واقعہ سُنئے! ایک شہزادے

پیر ایک بڑھیا نے جادو کر دیا۔ دیکھا کہ شہزادہ بہت حسین ہے تو اس کو اپنے چکر میں لانے کے لیے بڑھیا نے اس کے اوپر جادو کر دیا جس سے اس شہزادہ کو اپنی جوان بیوی نہایت بُری معلوم ہوتی تھی حالانکہ وہ ایسی حسین تھی کہ اندھیرے میں اُجالا ہو جاتا تھا مگر جادو کی وجہ سے اس کو وہ جوان بیوی بہت ہی خوف ناک چڑیل معلوم ہوتی تھی اور وہ اتنی سال کی بڑھیا جس کے مُنہ میں دانت بھی نہیں تھے اور گال ایک ایک انچ اندر پھکے ہوئے تھے ان گالوں کو اپنے ہونٹوں سے اٹھا کر کہتا تھا کہ واہ واہ کیا عالم شباب طاری ہے! جادو سے خراب چیز اچھی لگتی ہے اور اچھی چیز خراب نظر آتی ہے۔ کئی برس ہو گئے مگر اولاد نہیں ہوئی تو بادشاہ نے وزیروں کو بلایا کہ میں دادا بننا چاہتا ہوں، بیٹے کی شادی کو تین برس ہو گئے لیکن کیا بات ہے کہ دُور دُور تک کوئی اُمید نظر نہیں آتی، تو علما دین کو بلایا گیا، بزرگان دین نے اس کے ہاتھ میں تعوید رکھ کر پتا لگا لیا کہ شہزادے پر جادو کا اثر ہے۔ تب بادشاہ علما کے پیر پکڑ کر رونے لگا کہ اللہ والو! ہمارے بیٹے کا جادو اُتار دو۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ اُتر جائے گا۔ قرآن شریف میں اس کا علاج موجود ہے۔ چالیس دن جادو اُتارنے کی آیات اور تمییز قل وغیرہ اس کو پڑھ کر پلا دیا، جادو بالکل

اچھا ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ اس کا جادو ٹھیک ہونے کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا کہ دلیل اس کی یہ ہے کہ اس کو اب اپنی خوب صورت بیوی اچھی لگے گی حقیقت صحیح واضح ہو جائے گی اور اسی سال کی بڑھیا کو دیکھ کر یہ روئے گا کہ میں نے جوانی کہاں برباد کر دی، اور اس کو قے ہو جائے گی۔ لہذا پولیس اور فوج کے ساتھ بادشاہ خود اس بڑھیا کے یہاں گیا۔ جب اس شہزاد کے اس بڑھیا کو دیکھا تو نفرت سے قے ہو گئی اور فسوس کرنے لگا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اسی خراب بڑھیا جس کے گیارہ نمبر کا چشمہ لگا ہوا ہے اس کو میں حسین دیکھتا تھا اور جب اس کی بیوی دکھائی گئی تو وہ رونے لگا کہ آہ! میں نے اس کی قدر نہیں کی۔ جادو کی وجہ سے اس بڑھیا کے ساتھ میں نے اپنی زندگی ضائع کر دی اور اس سے معافی مانگی اور پیروں پر گر گیا کہ مجھے معاف کر دو۔

مولانا رومی رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہیں

حُبِّ نِیَا کے شیطانی جادو کی علامات

کہ اسی طرح شیطان بہت بڑا جادوگر ہے جب آنکھوں پر جادو کر دیتا ہے تو دُنیا اچھی لگتی ہے اور اللہ والے بھی اچھے نہیں لگتے اور اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اچھے نہیں لگتے، زنا، شراب، خنزیر سب خبیث چیزیں پھر اس کو اچھی لگنے لگتی ہیں۔ اس لیے دوستو! یہ جادو کیسے اترے گا؟ اس شہزاد کا جادو جس چیز نے اُتارا اسی سے یہ جادو بھی اترے گا یعنی اللہ والوں کی صحبت میں رہو ان شاء اللہ تعالیٰ چند دن کے بعد آپ کو اللہ اور رسول سے ایسی محبت معلوم ہوگی اور اللہ تعالیٰ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

میں وہ جمال نظر آنے کا کہ ساری دُنیا نگاہوں سے گر جائے گی اور آپ اللہ پر
جان دے کر بھی کہیں گے کہ ہے

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جادو اتنا ضروری ہے یا نہیں؟ ورنہ اسی حالت میں بڑھیا کا گال
چوستے چوستے مر جاؤ گے اور جنازہ دفن ہو جائے گا اور بڑھیا کیا ہے؟ یہ دُنیا۔
دُنیا بڑھیا ہے اللہ اور رسول کے مقابلے میں دُنیا کی کیا حقیقت ہے بتاؤ بھی؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر پوری دُنیا کی قدر و قیمت چھڑکے پر کے برابر بھی جتنی تو اللہ
کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا (ترمذی جلد ۲، باب الزہد صفحہ ۵۸) اب
ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں اسی میں یہ لڑکیاں بھی ہیں کہ یہ بھی چھڑکے پر ہیں قبرستان
میں قبر کھول کر دیکھو کہ ان حسینوں کا انجام کیا ہے کسی کا حُسن نظر نہیں آئے گا۔
زندگی ہی میں ان کی شکل بگڑ جاتی ہے اور ان کے عاشقین ان سے بھاگتے ہیں
مجھے اپنے دو شعر اچانک یاد آ گئے ے

ان حسینوں سے دل بچانے میں
میں نے غم بھی بہت اٹھاتے ہیں

یہ اس لیے کہتا ہوں کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھنا کہ ملا اور صوفی ہونے کے بعد
وہ بالکل مخنث ہو جاتے ہیں۔ اہل اللہ کی طاقت عام لوگوں سے زیادہ
ہوتی ہے کیوں جتنی اوج گناہ سے بچتا ہے اس کی طاقت زیادہ نہیں ہوگی؟ اس
لیے میں نے بزرگوں کی طرف سے یہ شعر کہا ہے اور دوسرا شعر ہے ے

شکل بگڑی تو بھاگ نکلے دوست

یہاں دوست کا لفظ طعنہ ہے، تاکید الذم بمایشبہ المدح ہے۔ جب اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا، بال سفید ہو گئے اب وہاں سے بھاگے دوست! اب اس گلی کا رخ بھی نہیں کرتے۔

شکل بگڑی تو بھاگ نکلے دوست

جن کو پہلے غزل سُناتے ہیں

پہلے دیوانِ غالب پڑھتے تھے اب دیوانِ لپیٹا اور ایک دو تین ہو گئے۔ پلٹ کے بھی نہیں آتے۔ جس سے پلٹتے تھے اب ادھر پلٹتے بھی نہیں۔ مہل یہ ہے کہ دُنیا فانی ہے دل لگانے کے قابل نہیں۔ یہ جادو ہے۔

دُنیا کا جادو اُتارنے کا طریقہ | اور جادو کیسے اُترے گا بھتی !
اللہ والوں کی صحبت میں رہو

ان شاء اللہ ان کی برکت سے جادو اُترے گا، پھر خدا سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بڑھ کر کسی کا کلمہ اور کسی کا طریقہ پسند نہیں آئے گا۔

دار الغرور کی تیسری تمثیل | یہ دو واقعے ہو گئے اب ایک تیسرا واقعہ بھی سُن لیجئے اور وہ یہ ہے کہ ایک قلعہ

میں ایک بادشاہ رہتا تھا اس نے اپنی فوج کے لیے اور اپنے بچوں اور غلامان کے لیے قلعہ کے اندر کوئی کنواں کھدوایا تھا۔ باہر سے پانچ دریاؤں کا پانی آتا تھا۔ دشمن ملک کے بادشاہ نے سی آتی ڈی کے ذریعہ سے پتہ کر لیا کہ یہ بادشاہ

بے وقوف ہے کہ جس کے قلعے کے اندر کوئی کنواں نہیں ہے اور پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے لہذا اس نے پانچوں دریاؤں پر بند باندھ دیا یہاں تک کہ پانچوں دریاؤں سے پانی آنا بند ہو گیا جب پانی ختم ہونے کے قریب ہو گیا تو بادشاہ نے کہا کہ یہ کیا ہو گیا؟ وزیر نے کہا کہ جناب ہم تو آپ سے کہتے تھے کہ آپ پانی کا اندر کوئی انتظام کریں لیکن آپ مذاق اڑاتے تھے کہ اندر کنویں کی کیا ضرورت ہے؟ اب تو مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۷

آل زماں یک چاہ شورے اندروں

بہ زصد جیون شیریں از بروں

اگر یہ ظالم بادشاہ انٹرنیشنل جمحق اور مونگی اینڈ ڈونگی نہ ہوتا اور اس کے زمانہ میں ایک کھاری کنواں بھی قلعہ کے اندر کھود لیتا تو آج جان بچانے کے لیے سینکڑوں دریاؤں کے میٹھے پانی سے بہتر ہوتا۔

جسم خاکی کے قلعہ میں لذت درآمد کرنے والے پانچ دریا

اب مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بھی سر سے پیر تک ایک قلعہ ہیں جس میں پانچ دریاؤں سے ہمارا دل اندر مزہ اپور کرتا ہے اور دل کو بہلاتا ہے آنکھوں سے کچھ دیکھ کر لذت حاصل کر رہا ہے اس دریا کا نام دریائے باصرہ ہے، دیکھنے والا دریا، یہ ایسا ہے کہ جو دیکھتا رہتا ہے دنیا میں کوئی ایسا دریا ہے کہ جو دیکھتا ہو؟ اس کا نام کیا ہے؟ دریائے باصرہ!

کاروبار دیکھتا ہے بیوی بچے دیکھتا ہے، گاؤں کو دیکھتا ہے، مرٹیدز پر چلتا ہے، ہیلٹ باندھ کر ایس پی کی طرح سے کار چلاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا دریا کون سا ہے؟ دریائے سامعہ! کان سے گانے سنتا ہے، میموں کی گفتگو سنتا ہے۔ کراچی میں ایک شخص نے کہا کہ یہ بے پردہ عورتیں جو پھر رہی ہیں مولانا! انہوں نے ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے۔ میں نے کہا کہ انہوں نے ناک میں دم نہیں کیا، تم نے اُن کی دم میں ناک لگا رکھی ہے اگر تم احتیاط سے رہیں اور آنکھوں کو بچا کر رکھیں اور اللہ کا حکم مانیں تو کبھی ہم کو ان کی دم سے کوئی نقصان نہ ہو۔ جب انہوں نے کہا کہ میری ناک میں دم کیا ہوا ہے تو میں نے کہا کہ آپ کی پریشانی آپ کی خریدی ہوئی ہے۔ یہ بدنظری کا عذاب ہے۔ انہوں نے آپ کی ناک میں دم نہیں کیا آپ نے اُن کی دم میں ناک لگائی۔

یہیں پر میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے کیوں دم لگائی؟ کیونکہ وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے کی عقل نہیں رکھتے تو ایک دم لٹکا دی۔ اللہ تعالیٰ کو غیرت معلوم ہوتی کہ یہ میری مخلوق ہے اگرچہ جانور سہی لیکن میری مخلوق تو ہے۔ ان کی شرمگاہ کو اللہ نے حیا پر وہ میں کر دیا اور آج کل انسان ہو کر بے پردہ تنگے پھر رہے ہیں۔

ذرا اس کو سوچئے کہ یہ جانور سے بدتر ہیں یا نہیں۔ ایمان لاؤ، ایمان لاؤ! اللہ کے فرمان پر! اُولَئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (پ ۹، عرف)

یہ جانوروں سے بدتر ہیں۔

تو دو دریائے آپ نے۔ ایک کا نام دریائے باصرہ اور دوسرا

دریائے سامعہ یعنی سننے والا۔ جب بچے ابوا تو کہتے ہیں اور بیوی کہتی ہے
 او میرے پیا اور میرے میاں اور سرتاج وغیرہ تو کانوں کے ذریعہ دریائے
 لذت دل تک جاتا ہے اور تیسرا دریا ہے سونگھنے کا اور اس کا نام دریائے شامہ
 ہے اور اس سے سونگھتے رہتے ہیں اجگر کی طرح۔ ایک بہت بڑا سانپ
 ہوتا ہے جو چلتا نہیں ہے اگر دس فٹ کے فاصلہ سے بھی بکرا جا رہا ہو تو
 زور سے سانس لیتا ہے اور بکرا اس کے منہ میں چلا جاتا ہے، بہت سے عاشق
 ایسے بھی ہیں کہ ناک سے سونگھ کر حرام مزہ لیتے ہیں، تو یہ تین دریا ہوتے
 دریائے باصرہ، دریائے سامعہ اور دریائے شامہ اور چوتھا دریا ہے دریائے
 ذائقہ، چکھنے والا، بہت سی لذتیں زبان سے چکھ کر حاصل کی جا رہی ہیں حلال
 اور حرام کی کوئی فکر نہیں، جانتے ہیں کہ اس کی آمدنی حرام ہے، رشوت اور سود
 لیتا ہے لیکن حرام لقمے نگلتے جا رہے ہیں۔ بریانی کو کیسے چھوڑیں! اس دریا کا
 نام دریائے ذائقہ۔ یہ چار دریا تو ہو گئے اور پانچویں دریا کا نام دریائے لامہ
 ہے۔ چھونے سے گالوں پر ہاتھ پھیرنے سے مزہ آتا ہے۔ یہ مزہ کیسے حلال
 بھی ہے کہ بیوی کے گال پر ہاتھ لگاؤ تو ثواب بھی ملے گا!

موت کے وقت جسمانی لذتوں کا انقطاع اور انسان کی کسبی

لیکن موت کا فرشتہ جب آتا ہے جن کا نام ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام وہ
 پانچوں دریا قفل پر بندھ ڈال دیتے ہیں۔ سیٹھ صاحب زندہ ہیں، ڈاکٹرول
 کا فیصلہ ہے کہ ابھی جان ہے لیکن اب آنکھوں سے نظر نہیں آ رہا ہے،

سکرات یعنی موت کی غشی طاری ہے، آنکھیں ہیں دکھائی نہیں پڑ رہا ہے آہ! اکبر الہ آبادی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے عجیب شاعر تھے تہجد گزار۔ اللہ والے جج تھے، انہیں کا شعر ہے، فرماتے ہیں :-

قصائے سامنے بیکار ہوتے ہیں حواس اکبر
کھلی ہوتی ہیں گونکھیں مگر بینا نہیں ہوتیں

اب دریائے باصرہ ہے مگر نظر نہیں آ رہا ہے، چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں ابو ذرا مجھے دیکھ تو لو۔ ابو کو نظر ہی نہیں آتا۔ بیوی کہتی ہے کہ ایک نظر مجھے دیکھ لو میرے پیارے شوہر! شوہر صاحب کو کچھ نظر نہیں آتا۔ کان میں بیوی آواز دیتی ہے کچھ سنائی نہیں دیتا اور زبان پر کباب شامی کی لذت کا کچھ پتہ نہیں۔ زبان میں ادراک کی خاصیت ختم ہو گئی، اب کچھ نہیں سکتی ذائقہ مفلوج ہو گیا۔ قوت لامسہ بھی ختم۔ اب ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا اور سونگھنے کی بھی طاقت ختم ہر قسم کی طاقت ختم۔ قوت باصرہ، قوت سامعہ، قوت ذائقہ، قوت لامسہ، قوت شامہ سب معطل ہو گئیں۔

موت کے اندھیروں میں کس چراغ سے نور ملتا ہے؟ | اب اس

وقت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی زندگی میں قلب کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دریا حاصل کر لیا تو جب ان فانی دریاؤں پر بندھ پڑ جائے گا تو دل میں اس وقت اس لافانی دریا کی حلاوت کا احساس ہوگا۔ جب حواس خمسہ کی روشنیاں بجھ جائیں گی تو دل میں اللہ تعالیٰ کے نور کی

سرج لائٹ جل جالتے گی۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہے

باد تندست و چپرداغ ابترے
 زو بگیرانم چپرداغ دیگرے
 اے دُنیا والو! موت کی آندھی تیز چل رہی ہے
 موت کی تیز و تند آندھی میں
 زندگی کے چپرداغ جلتے ہیں
 تو فرماتے ہیں ہے

باد تندست و چپرداغ ابترے
 اے دُنیا والو! موت کی آندھی تیز چل رہی ہے اور زندگی کا چپرداغ
 بہت کمزور ہے کسی وقت بھی بجھ سکتا ہے
 زو بگیرانم چپرداغ دیگرے

جلدی جلدی نماز روزہ کر کے، قرآن پاک کی تلاوت کر کے اور اللہ والوں
 کی صحبت سے ایک دوسرا چراغ روح کے اندر جلاؤ تاکہ جب حواسِ خمسہ کے
 یہ پانچوں چراغ گل ہوں تو اندر کا چراغ روشن ہو جائے اور آپ کو تنہائی
 محسوس نہ ہو اور آپ ایک بڑی دولت لے کر جائیں جیسا کہ حضرت مولانا شاہ
 ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی جامع مسجد میں فرماتے تھے
 کہ اے مغل بادشاہ! جب تم مرو گے تو یہ تاج و سلطنت اور تخت تم سے چھین لیا
 جائے گا کفن میں لپیٹ کر قبر میں ڈالا جائے گا اور جب ولی اللہ مرے گا،
 اللہ کے یہاں جائے گا تو فرماتے ہیں کہ میں اللہ کی محبت کے جواہرات اپنے

ساتھ لے کر جاؤں گا۔

دلے دارم جواہر پارہ عشق است تھویش

ولی اللہ شاہ دہلوی سینہ میں ایک دل رکھتا ہے جس کے اندر اللہ تعالیٰ
کی محبت کے موتی رکھے ہوئے ہیں۔ بتاؤ تم زیادہ مالدار ہو یا۔
مہدار وزیر گردوں میر سامنے کھن دارم

اے سلاطین مغلیہ تم زیادہ رئیس و مالدار ہو یا شاہ ولی اللہ دہلوی مالدار
ہے۔ پتہ چلے گا جس وقت روح نکلے گی، تو اللہ والوں کی روح جنوں نے
دُنیا میں خوب اللہ کو یاد کیا اللہ کی محبت کے نور کا دریا لے کر جائے گی۔

شاہوں کے سروں میں تاج گراں سے دروہا کثر رہتا ہے

اور اہل صفائے سینوں میں ایک نوک کا دریا بہتا ہے

اللہ والوں کے سینوں میں ایک نور کا دریا بہتا ہے۔ اگر کسی کو اس میں کلام
ہو تو بتائے، کیا حقیقت نہیں جو میں نے پیش کی ہے کیا ایک دن یہاں سے
جانا نہیں ہے؟ اس دُنیا کا نام دارالغور ہی لیے رکھا گیا ہے کہ جس کو اپنا گھر
بھٹتا ہے اس کو چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔

دوسری علامت: آخرت کی طرف توجہ و انابت

آخرت کو کسی وقت بھی وہ بھولنے نہ پائے یہاں تک کہ اگر آپ چاہیں بھی کہ
آج میں اللہ کو بھلا کر ان ٹیڈیوں کو دیکھ لوں تو یہ حال ہو جس کو حضرت خواجہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بھلاتا ہوں پھر بھی وہ یاد آئے ہیں
 ایسی نسبت اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمادے۔ احقر کا شعر ہے
 کوئی کانٹا چھبے اور ٹوٹ جائے
 اسی کا نام ہے دردِ محبت

مگر دردِ دل تو اللہ والوں سے ملتا ہے جس سے آج کل ہم مستغنی اور غافل
 ہیں ایسی نسبت تعالیٰ ہم سب کو عطا کر دے کہ بھلاتا ہوں پھر بھی وہ یاد آئے ہیں پس جس کمال میں نورِ ہدایت
 داخل ہوتا ہے نیلے کنارے رہنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی یاد بھی اُسے ہر وقت تہی ہے محبت کا نٹا چھبائے
 اللہ کی محبت پر میرا ایک شعر ہے
 درِ محبتِ الہیہ کی عجیب تعبیر | لوگ کہتے ہیں کہ ہر وقت ہم خدا

کو کیسے یاد کر سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ اگر آپ کے کانٹا چھب جائے تو سموسہ پا پڑ
 کھاتے وقت میں وہ دردِ سہے گا یا نہیں اور اگر نئی شادی کرو اور پہلی ہی رات
 ہو تو بھی اس کانٹے کے درد کو بھلا سکتے ہو؟ لہذا مجھ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ
 کی محبت کی تعریف کرو تو میں نے کہا کہ اس کی تعریف میں ایک شعر پیش کرتا ہوں
 کوئی کانٹا چھبے اور ٹوٹ جائے

اسی کا نام ہے دردِ محبت

اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا ایسا درد عطا فرمائیں کہ سلاطین کے تخت و تاج بھی
 نیلام ہوتے ہوئے نظر آئیں اس کے قلب میں دنیا کے دولت مندوں کے دولت
 کی کوئی اہمیت نہ ہو، سموسہ اور پا پڑ نعمت سمجھ کر کھا لو مگر اس کے لیے جماعت کی
 نماز نہ چھوڑو اور اس کے لیے اللہ کو مت بھولو، نعمتوں کی وجہ سے نعمت دینے

والے کو مت بھولو نعمتوں پر نعمت دینے والے کی یاد کو غالب کر لینا اسی کا نام تصوف ہے اور یہ تصوف قرآن پاک سے ثابت ہے۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ
ذکر کو شکر پر مقدم فرمانے کی حکمت

نے اپنے ذکر کو مقدم فرمایا۔ فَادْكُرْ فَرَّقِي اَذْكُرْكُمْ (پ ۲، سورۃ بقرہ) تم ہم کو یاد کرو و اطاعت سے ہم تمہیں یاد کریں گے اپنی عنایت سے وَاشْكُرُوا لِي اور شکر بھی کرو۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنی یاد کو مقدم کیا اس لیے کہ فَإِنْ حَاصِلَ الذِّكْرِ یاد کا حاصل کیا ہے الْإِشْتَغَالُ بِالنَّعْمَةِ نعمت دینے والے کو یاد کرنا، اور وَإِنْ حَاصِلَ الشُّكْرِ الْإِشْتَغَالُ بِالنِّعْمَةِ اور شکر کا حاصل نعمت میں مشغول ہونا ہے، تو نعمت دینے والے کو یاد کرنا زیادہ فضل ہے یا نہیں؟ (روح المعانی جلد ۲، صفحہ ۱۹) بجائے اس کے کہ نعمت کو دیکھ کر نعمت دینے والے کو بھول جاؤ۔ جائِ تصوف اور رُوحِ تصوف یہی ہے کہ ایک لمحہ کو اللہ کو فراموش نہ کرو۔

حق تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کے بعض ضروری اعمال | آخر میں ایک

ضروری بات میں عرض کرتا ہوں کہ اپنے گالوں کی کھنچائی مت کرنا یعنی بلیڈ مت مارنا کھینچ کھینچ کر ایک کوٹ، دوسرا کوٹ، آخر میں کھوٹی اُکھاڑ کوٹ۔ اس سے احتیاط کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سمجھ کر، فرمانِ عالی شان سمجھ کر آپ لوگ ایک ایک مٹھی ڈاڑھی رکھ لیں، تینوں طرف سے ڈاڑھی واجب ہے،

چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے اور بچہ ریش بھی رکھنا واجب ہے اس کا کاٹنا بھی حرام ہے اور ٹخنہ مت چھپاؤ، جو لوگ اس کو چھپا لیتے ہیں اللہ کی نظر رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مسلم شریف کی روایت ہے اور بخاری شریف کی روایت ہے کہ جتنا حصہ ٹخنہ چھپے گا جہنم میں جائے گا اور حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں کہ یہ جو تکبر کی قید ہے یہ قید واقعی ہے احترازی نہیں ہے۔ لہذا یہ دو تین مسئلے بھی بتا دیئے اور ناف سے گھٹنے تک چھپانا بھی ضروری ہے انگریزوں کو دیکھ کر آپ لوگوں کو نیکر نہیں پہننا چاہیے کہ جس سے گھٹنے سے اوپر کا حصہ نظر آتا ہے۔ انڈیا میں ایک صاحب نے کہا کہ ناف سے گھٹنے تک چھپانا شریعت نے کیوں فرض کیا کیونکہ جو چیز چھپانی ہے وہ تو لنگوٹ سے چھپ جاتی ہے میں نے کہا کہ جہاں فوجی افسران رہتے ہیں وہاں دُور دُور تک کیوں تار گھیر دیتے ہیں حکومت کہتی ہے کہ میرے میجر کو اور میرے کرنل کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے تو شریعت کا یہ احسان ہے کہ اس نے دُور تک پردہ کر دیا تاکہ کسی کو گندے خیالات اور بُرائی اور شہوت کے خیالات نہ آجائیں اور منہ چھو کو اتنا رکھو کہ اوپر کے لب کا کنارہ نظر آئے۔

تیسری علامت: موت پہلے موت کی تیاری

وَالْإِسْبِغَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نَزْوِلِهِ ہر وقت موت کی تیاری رکھے کہ معلوم نہیں کس وقت آجائے؟ موت آتی ہے تو کیا کسی کو بتا کر آتی ہے یا میر جنسی میں آتی ہے اس لیے ہمارے شیخ شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ

نہ جانے بلا لے پیا کس گھڑی

بتاؤ بھائی کہ کسی وقت بھی آسکتی ہے یا نہیں؟ کیا جوان نہیں مر رہے ہیں، جوان بھی جا رہے ہیں اور بڑھے بھی جا رہے ہیں اور بچے بھی۔ ناظم آباد کراچی میں ایک دل کا ڈاکٹر مریض کے دل کی حرکت کو شمار کر رہا تھا کہ خود اس کا ہارٹ فیل ہو گیا۔ دیکھا آپ نے کہ ڈاکٹروں کی ڈاک اور ٹری میں بھی فاصلہ ہو جاتا ہے کہ ڈاک کہیں پڑی ہے اور ٹری کہیں چلا گیا۔ بس اب دُعا کرو۔ اتنی دیر تک میں نے خطیب صاحب کی اجازت سے مضمون پورا کیا ہے ورنہ میں پہلے ہی ختم کر دیتا۔ بس مولانا مجھ کو دُعا بھی دے رہے ہیں آپ لوگ بھی مجھ کو دُعا دے دیں کہ جو جزاک اللہ۔ دُعا کرو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اور ہم سب کے سینے میں وہ دل داخل کر دے جو اولیاء اللہ کو عطا ہوتا ہے۔ اے اللہ! اپنے دوستوں کا دل ہمارے سینوں میں عطا فرما اور جو دل آپ سے غفلت کرے اس کو تبدیل فرما دیجئے۔ اے اللہ! اپنے دروِ محبت کی وہ دولت عطا فرما دے جو آپ اپنے دوستوں کو عطا فرماتے ہیں۔ اولیاء اللہ والی زندگی اے خدا! اپنے دوستوں کی زندگی اختر کو اور ہم سب کو عطا فرما دے اور میرے بچوں کو بھی آپ کے بچوں کو بھی عطا فرما دے۔ دوستو! یہی زندگی اصلی زندگی ہے جو اپنے مالک اور خالق اور پالنے والے پر فدا ہو جائے۔ وہ ظالم زندگی کیا زندگی ہے جو اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کے خلاف حرام لذتوں کو چوری چھپے امپورٹ کر رہی ہے! خدائے تعالیٰ اس غیبت زندگی سے ہم سب کو پاک فرما دے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ایمان ایسا یقین عطا فرما دے ایسی محبت ہمیں عطا فرما دے کہ ہماری

زندگی اور ہماری اولاد اور ہمارے دوست احباب کی زندگی کی ہر سانس اے
خدا آپ پر فدا ہو اور ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں۔ دوستو بتاؤ زندگی
کی جو سانس اللہ کے غضب میں اللہ کی نافرمانی میں گذرتی ہے بتاؤ وہ مبارک
سانس ہے یا مخوس؟ جو اپنی زندگی کی ہر سانس کو اپنے اللہ پر فدا کرے اس
سے بہتر زندگی کس کی ہوگی۔ اے اللہ! اختر مسافر ہے اور آپ سے بھیک مانگتا
ہے مسافر کی دعا کا وعدہ ہے کہ آپ قبول فرما لیتے ہیں لہذا اختر کو بھی اور میرے
سب دوستوں کو بھی جتنے حاضر ہیں اور جتنے غائب ہیں دوست احباب ہیں
سب کو ایمان اور یقین ایسی نسبت ایسی محبت نصیب فرما کہ ہم سب کی زندگی کی
ہر سانس آپ پر فدا ہو اور ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں اور آپ کے
غضب اور قہر کے اعمال سے حرام خوشیوں کی درآمدات پر اپور ٹنگ پر تیس
پوری پابندی عائد کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ
اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

عارفانہ کلام

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

جاں بازی عشق

جاں دے دی میں نے ان کے نام پر
عشق نے سوچا نہ کچھ احبام پر

انجام حُسن فانی

دوستو مرنا نہ ان گلف نام پر
خاک ڈالو گے انہیں اجہام پر

قنائیت حُسن و عشق

اُن کا چراغ حُسن بھبھایہ بھی بجھ گئے
بلبل بے چشم نم گل افسرہ دیکھ کر

پہرہ کا جغرافیہ بدلنے سے عشق فانی کا زوال

اُدھر جغرافیہ بدلا ادھر تاریخ بھی بدلی
نہ ان کی ہٹری باقی نہ یہی ہٹری باقی

عشق مجازی عذابِ الہی

ہتھورے دل پہ ہیں مغزِ داغ میں کھونٹے
بتاؤ عشقِ محبازی کے مزے کیا لوٹے

نزولِ سچینہ بر قلبِ عارف

میرے پینے کو دوستو! سُن لو
آسمانوں سے مے اترتی ہے
اس میکیدہِ غیب سے کیا جام ملا ہے
ہے دُورِ مجھ سے دستِ دُنیا سے تفکر